فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُ

احکام الصیام

(تالیف)

محمد آصف احسان عبدالباقی

www.KitaboSunnat.com

ناشر

کشمیر بک ڈپو پبلشرز، بکسلیرز، ایکسپورٹرز

چنیوٹ بازار فیصل آباد (پاکستان)

٢٥
ف_١

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

احکام الصیام

محمد آصف احسان عبد الباقی

www.KitaboSunnat.com

کشمیر بک ڈپو ناشران وتاجران کتب
چنیوٹ بازار فیصل آباد فون: 640320

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	احکام الصیام
مؤلف	محمد آصف احسان عبدالباقی
طبع اول	جنوری 2000ء
تعداد طباعت	گیارہ سو (1100)
صفحات	128
کمپوزنگ	خطاط کمپوزنگ سنٹر مدینہ ٹاؤن' فیصل آباد
ناشر	کشمیر بک ڈپو، ناشران و تاجران کتب چنیوٹ بازار فیصل آباد
قیمت	
پرنٹرز	الرفیق افضالی پرنٹنگ پریس فیصل آباد فون۔ 611030

المکتبۃ الرحمانیۃ
99-جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر 1429[illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

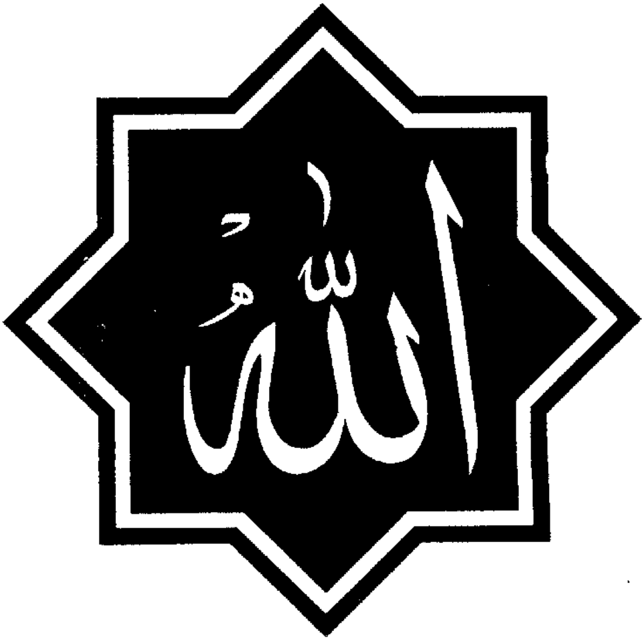

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

✪ تمہید ---------- 13

باب اول (صفحہ 15 تا 28)

روزہ کے مفہوم، فرضیت اور فوائد کے بیان میں

✪ صوم کا معنی ---------- 15

✪ فرضیت صوم ---------- 17

✪ تاخیرِ فرضیتِ صیام کی حکمت ---------- 17

✪ روزہ کے فوائد ---------- 19

✪ روزہ کے اصل مقاصد ---------- 20

✪ تقویٰ کا حصول ---------- 21

✪ نفس کے باطل میلانات کی تحدید ---------- 21

✪ جھوٹ بولنے سے پرہیز ---------- 22

✪ سب وشتم کی ممانعت ---------- 23

✪ جود وسخا کی زیادتی ---------- 23

✪ اسلام کی روزہ میں اصلاحات ---------- 24

✪ حواشی ---------- 26

باب دوم (صفحہ 29 تا 43)

رمضان کی فضیلت اور اس کے روزوں کی فرضیت کے بیان میں

✪ رمضان کی وجہ تسمیہ ---------- 29

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- رمضان یا شھر رمضان (رمضان کا مہینہ) کہنا ——— 29
- رمضان کی خصوصیات ——— 30
- اول : نزول قرآن ——— 30
- دوم : رمضان کے روزوں کا وجوب ——— 31
- سوم : صدقات کی افضلیت ——— 31
- چہارم : رمضان میں شبِ قدر کی موجودگی ——— 31
- پنجم : رات کا قیام ——— 32
- ششم : اعتکاف ——— 32
- ہفتم : رمضان کے عمرہ کی فضیلت ——— 32
- رمضان، برکات کا مہینہ ——— 33
- ماہِ رمضان میں شیاطین کی اسیری ——— 35
- رمضان میں قیام کی فضیلت ——— 36
- جنت میں دخول کیلئے روزہ داروں کا مخصوص دروازہ ——— 37
- رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت ——— 37
- حواشی ——— 38

باب سوم (صفحہ 44 تا 54)
رویت ہلال کے بیان میں

- رویت ہلال سے روزے کا رکھنا یا نہ رکھنا مشروط ہے ——— 44
- شہادتِ ہلال ——— 45
- اگر ایک جگہ چاند نظر آجائے اور دوسری جگہ نہ آئے ——— 47
- یوم الشک کا روزہ ——— 47

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- رمضان کے دنوں کی تعداد ---- 48
- چاند دیکھنے کی دعاء ---- 48
- حواشی ---- 49
- تعلیقہ حواشی باب سوم ---- 52

باب چہارم (صفحہ 55 تا 71)

روزے کے متعلقات کے بیان میں

- روزے کی صحت کے لئے شرائط ---- 55
- نیت ---- 55
- طہارت ---- 55
- کھانے' پینے اور دیگر مفطرات سے اجتناب ---- 56
- وہ لوگ جن پر روزہ فرض نہیں ہے ---- 56
- نابالغ بچہ ---- 56
- مجنون ---- 57
- مریض ---- 58
- مسافر ---- 58
- حیض یا نفاس والی عورت ---- 60
- حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت ---- 60
- بوڑھا مرد یا بوڑھی عورت ---- 60
- رمضان کے روزوں کی قضاء ---- 61
- رمضان کے روزوں کی قضاء میں تاخیر کرنا ---- 61
- میت کے ذمہ روزوں کی قضاء ---- 62

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✪ حواشی ---------- 63

✪ تکملۂ باب چہارم ---------- 70

باب پنجم (صفحہ 72 تا 78)

روزہ کے آداب و مستحبات

✪ سحری ---------- 72

✪ افطار ---------- 73

✪ جود وسخا ---------- 75

✪ حواشی ---------- 76

✪ تتمۂ باب پنجم ---------- 78

باب ششم (صفحہ 79 تا 87)

روزہ کے مباحات

✪ مسواک ---------- 79

✪ ٹوتھ پیسٹ ---------- 79

✪ غسل کرنا ---------- 80

✪ کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ---------- 81

✪ سرمہ لگانا ---------- 82

✪ بوسہ ---------- 82

✪ فصد ---------- 83

✪ احتلام ---------- 83

✪ جنابت کی حالت میں صبح کرنا ---------- 84

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- بھول کر کھانا پینا ---- 84
- حواشی ---- 84

باب ہفتم (صفحہ 88 تا 94)

روزہ کے مبطلات

- جماع کرنا ---- 88
- قے کرنا ---- 90
- جان بوجھ کر کھانا پینا ---- 90
- غلطی سے وقت سے پہلے روزہ افطار کر لینا ---- 91
- حیض اور نفاس ---- 91
- روزہ توڑ لینے کی نیت کرنا ---- 92
- کوئی چیز نگلنا ---- 92
- حواشی ---- 92

باب ہشتم (صفحہ 95 تا 104)

نفلی روزے

- شوال کے چھ روزے ---- 95
- عرفہ کے دن کا روزہ ---- 95
- عاشوراء کا روزہ ---- 96
- شعبان میں روزوں کی زیادتی ---- 97
- اشہر الحرم کے روزے ---- 97
- ہفتہ اور اتوار کا روزہ ---- 98

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- پیر اور جمعرات کا روزہ ---------- 98
- ہر ماہ میں تین دن کے روزے ---------- 99
- ایک دن روزہ اور ایک دن افطار ---------- 99
- حواشی ---------- 100
- ضمیمۂ باب ہشتم ---------- 101
- نفلی روزہ کی نیت ---------- 101
- نفلی روزہ کا دن میں افطار کرنا ---------- 103

باب نہم (صفحہ 105 تا 111)
ممنوع روزے

- وہ ایام جن کا روزہ رکھنا حرام ہے ---------- 105
- عید الفطر اور عید الاضحیٰ ---------- 105
- ایام تشریق ---------- 105
- عورت کا اپنے شوہر کے اذن کے بغیر نفلی روزہ رکھنا ---------- 106
- وصال کے روزے ---------- 106
- وہ ایام جن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے ---------- 107
- صرف جمعہ کا روزہ رکھنا ---------- 107
- صرف ہفتہ کا روزہ رکھنا ---------- 108
- شک کے دن کا روزہ ---------- 108
- ہمیشہ روزہ رکھنا ---------- 108
- حواشی ---------- 109

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دہم (صفحہ 112 تا 121)

اعتکاف

- معنی ---------- 112
- مشروعیت ---------- 112
- وقت ---------- 113
- وہ کام جو اعتکاف کے لئے ضروری ہیں ---------- 113
- مستحباتِ اعتکاف ---------- 114
- وہ کام جو اعتکاف میں جائز ہیں ---------- 114
- وہ کام جو اعتکاف میں ممنوع ہیں ---------- 116
- اعتکاف کی قضاء ---------- 116
- عورتوں کا اعتکاف ---------- 116
- قیامِ رمضان ---------- 117
- شبینہ ---------- 117
- حواشی ---------- 118
- کتابیات ---------- 122

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہید

الحمد للہ الذی ھدانا لخالص الایمان وارشدنا الی اتباع السنة والفرقان والصلوۃ والسلام علیٰ نبیہ الذی دینه خیر ادیان وعلیٰ اٰله واصحابه برك الایمان وعلی من تبعهم او تبع من تبعهم بالاحسان۔ اما بعد:

روزہ اسلام کے مسلمانوں پر فرض کردہ فرائض میں سے ایک ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ و صریحہ سے مستنبط ہے اور اس کی دوسرے فرائض سے یک گونہ فضیلت کا اندازہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ہوتا ہے: الصیام لی وانا أجزی به۔ یعنی روزہ خالص میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ (اس روایت کو امام بخاری اپنی صحیح میں لائے ہیں۔ دیکھئے کتاب الصوم باب فضل الصوم)

چونکہ روزہ ایک ایسا عمل ہے جس میں ریا کا دخل نہیں ہوتا، آدمی خالص خدا ہی کے ڈر سے اپنی تمام جائز و ناجائز خواہشات کے اتمام سے رک جاتا ہے، چنانچہ اسی وجہ سے روزہ اختصاص کے ساتھ اللہ ہی کے لئے ہوتا ہے۔

عوام الناس میں روزہ کے احکام و مسائل سے متعلق مکمل آ گاہی موجود نہیں ہے جس کی بناء پر اس اہم عبادت کا کماحقہ حق ادا نہیں ہو پاتا۔ لہٰذا ضروری معلوم ہوا کہ ایک ایسی کتاب تالیف کی جائے جس میں روزہ سے متعلقہ تمام مباحث کی تبیین کی جائے۔

چنانچہ اس کتاب میں بحمد اللہ تقریباً ان تمام موضوعات پر بحث کی گئی ہے کہ جن سے ایک روزہ دار کو سابقہ پڑتا ہے۔ وللہ الحمد والمنة علیٰ ذالك۔

کتاب ہٰذا کی چند ایک اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

...... ہر مسئلے سے متعلق مختلف ائمہ مثلاً امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد بن حنبل، امام لیث، امام سفیان ثوری اور امام اوزاعی وغیرھم کے مذاہب اس باب کے آخر میں موجود حواشی میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔

...... تقریباً ہر اس بات کا جو اس کتاب میں لکھی گئی ہے، حوالہ دیا گیا ہے تاکہ مراجعت (Remigration) کرنے میں آسانی رہے۔

...... ہر مسئلے کا استنباط و استخراج اول قرآن، دوم حدیث اور سوم فقہ سے کیا گیا ہے۔

امید ہے کہ یہ کتاب کافی حد تک روزہ کے احکام سے آگاہی حاصل کرنے میں ممد و معاون ثابت ہو گی۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

افقر العباد الی الملک الجواد

محمد آصف احسان عبد الباقی

عفا اللہ عنہ بمنہ

فیصل آباد فون: 626357, 639717

15 اگست 1999ء

****

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اول

روزہ کے مفہوم، فرضیت اور فوائد کے بیان میں

صوم کا معنیٰ :-

صوم یا صیام : یہ ص و م (مادہ) سے مصدر ہیں۔ ثلاثی مجرد میں باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے صام یصوم صوماً وصیاماً اور ثلاثی مزید فیہ میں تصویم مصدر ہے۔ صوم کا لغوی معنیٰ ہے : اَلاِمْسَاكُ عَنَ الطعامِ والشَرابِ والکلام والنکاح والسیر ۔ یعنی کھانے، پینے، کلام کرنے، نکاح کرنے اور چلنے پھرنے سے رک جانا۔

چنانچہ نابغہ ذبیانی کا شعر ہے :

خیل صیام وخیل غیر صائمة

تحت العجاج واخری تعلك اللجما

ترجمہ : بہت سے بھوکے اور بہت سے آسودہ گھوڑے میدان جنگ کے غبار میں کھڑے تھے اور دوسرے بہت سے اپنی لگامیں چبا رہے تھے۔

معلوم ہوا کہ عربی زبان میں صوم یا صیام صرف کھانے اور پینے سے احتراز کرنے کو نہیں کہتے بلکہ نکاح کرنے اور چلنے پھرنے سے باز رہنے وغیرہ کو بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن منظور افریقی نے مشہور نحوی ابو عبیدہ کا قول حکایت کیا ہے کہ

”کل مُمسك عن طعام او کلام او سیر فھو صَائم۔“

یعنی (لغوی اعتبار سے) کھانے، بولنے اور چلنے پھرنے سے باز رہنے والے کو صائم کہا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکام القرآن میں مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے بھی ابو بکر جصاص کا اسی طرح کا قول نقل کیا ہے کہ صوم میں صرف کھانے اور پینے سے رک جانے کی تخصیص شامل نہیں ہے۔ (1)

یہ صوم کی لغوی تشریح تھی، اب ہم اس کی شرعی تعریف کے متعلق دیکھتے ہیں۔اصطلاحِ شریعت میں صوم کا مطلب ہے:

"امساك المكلف بالنية من الخيط الابيض الى الخيط الاسود عن تناول الاطيبين والاستمناء والاستقاء۔" (2)

یعنی کسی ایسے شخص کا جو کہ احکامِ شریعت کا مکلّف ہو طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک روزے کی نیت سے (اور اللہ کی خوشنودی کے لئے) ارادۃً کھانے، پینے، ہاتھ سے منی نکالنے اور ہر قسم کی لغویات سے محترز و مجتنب رہنا۔

شریعت اسلامیہ میں صوم (روزہ) کی تعریف مندرجہ بالا ہی ہے۔اس کے علاوہ چلنے پھرنے اور بول چال سے باز رہنے کا اسلام کے بتائے ہوئے روزے سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی ایسے کسی روزے کا اسلام میں تصور موجود ہے۔ تاہم نبی کریم ﷺ کی بعثت سے قبل بنو اسرائیل میں نہ صرف کھانے پینے سے باز رہنے کو روزہ شمار کیا جاتا تھا (جس کا تفصیلی بیان انشاء اللہ آئندہ صفحات میں آئے گا) بلکہ مجرد چپ رہنے اور وقت مخصوص تک سکوت و صموت اختیار کرنے والے روزے کے شواہد بھی ملتے ہیں۔ چنانچہ قرآن حکیم میں مریم علیہا السلام کا یہ قول مندرج ہے کہ

اِنِّی نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا ۝ (3)

یعنی میں نے خدائے رحمٰن کے لئے روزے کی منت مانگ رکھی ہے اس لئے آج میں کسی سے بات نہیں کروں گی۔

ممکن ہے کہ یہاں کسی کو یہ شبہ ہو کہ حضرت مریمؑ جس حال میں تھیں یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے بعد تو اس میں تو عورت کو روزہ رکھنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت ہی نہیں، پھر یہ چپ کا روزہ کیا معنی رکھتا ہے ؟

اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ بنو اسرائیل میں مجرد چپ کا روزہ رکھنا ہر حال میں مباح تھا اور اس کے لئے کسی قسم کی تقیید نہ تھی، چنانچہ عہد نامہ عتیق (Old Testament) میں معتد بہ مقامات پر ''خاموش رہو'' کی تعبیر اللہ کو یاد کرنے اور اس کی عبادت کرنے کے لئے استعمال ہوئی ہے۔ (4)

فرضیت صوم :-

رمضان المبارک کے روزے ہجرت کے اٹھارہ ماہ بعد شعبان کے مہینہ میں تحویل قبلہ کے دس روز بعد فرض کئے گئے۔ (5)

بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس سے قبل کوئی روزہ فرض نہیں تھا جب کہ بعض کا قول ہے کہ اس سے قبل بھی کچھ ایام کے روزے فرض تھے جو اس یعنی ماہِ رمضان کے روزوں کی فرضیت کے بعد منسوخ ہو گئے۔ (6)

تاخیر فرضیتِ صیام کی حکمت :-

افتراضِ صوم کے بیان کرنے کے بعد معلوم ہونا چاہئے کہ اگر عبادات اسلامی کی تفریض کا مقصد محض جسمانی ریاضت و مشقت کا حصول ہوتا تو بلا شک و شبہ نماز سے قبل روزہ فرض کیا جاتا۔ دیکھنا چاہئے کہ روزہ عرفِ عام میں فاقہ کشی کا نام ہے اور عرب کو اپنی اقتصادی حالت کی وجہ سے اکثر ایسی صورتِ حال سے سابقہ پڑتا رہتا تھا کہ نوبت فاقوں تک جا پہنچتی تھی اور اسلامی تاریخ کے طالب علموں سے یہ بات قطعاً مخفی نہیں کہ ظہور اسلام کے بعد کفارِ مکہ نے مسلمانوں کو جن نکبات و مصائب میں مبتلا کر دیا تھا اس نے ان کو عرب کے معمولی طریقہ کسب معاش سے بھی غیر مطمئن کر دیا تھا۔ جن لوگوں نے اسلام کی حمایت کی تھی بیشتر قبائل نے ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اپنے تمدنی و معاشی تعلقات منقطع کر دیئے تھے۔ ان تمام حالات کا ذکر کتب تاریخ میں بالتفصیل ملتا ہے، تو ان اوقات میں روزہ ایک ایسا فریضہ تھا جو کہ عرب کی عام حالت اور مسلمانوں کی موجودہ زندگی کے لئے موزوں ہو سکتا تھا۔ نماز کے بالکل برعکس اس میں کسی بھی قسم کی مزاحمت (Resistance) کا اندیشہ نہ تھا کیونکہ یہ تو ایک خاموش طریقہ عبادت تھا جو بلا روک ٹوک اپنے منہاج پر جاری و ساری رہ سکتا تھا، لیکن اسلام نے عبادات کو امراضِ روحانی کی دوا قرار دیا ہے جن کا استعمال صرف اس وقت ہی ہو سکتا ہے جب کہ امراضِ روحانیہ پیدا ہو جائیں یا ان کے پیدا ہونے کا زمانہ شروع ہو جائے۔ قوائے شہوانیہ اور زخارف دنیا کی شیفتگی اور لذات حسیہ کے انہماک و استغراق سے جو امراضِ روحانی پیدا ہو سکتے تھے ان کا انسداد و تدارک اصل معاملہ تھا، لیکن مکہ میں یہ تمام ساز و سامان مفقود تھے بلکہ خود کفار مکہ کے جور و ستم نے ان جذبات کا استیصال کر دیا تھا۔

اس لئے وہاں اس کی ضرورت نہیں تھی لیکن اس کے بعد جب آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو کفار کے مظالم سے مسلمانوں کو نجات ملی۔ انصارِ مدینہ کی ایثارِ نفسی نے مسلمانوں کو وجہ کفاف سے بے نیاز کر دیا، فتوحات کا سلسلہ بھی چل نکلا جس کی ابتداء بالخصوص معرکہ بدر سے ہوئی اور اس کے بعد اس میں بتدریج وسعت ہوتی چلی گئی، آسائشاتِ دنیا کے در مسلمانوں پر وا ہوئے اور اس طرح سے اب وہ وقت آ گیا کہ دنیا اپنے اصل روپ میں مسلمانوں کے سامنے آئے۔ درحقیقت یہ وہ زمانہ تھا جب کہ ولادتِ مرض سے قبل اس کے معالجہ کی ضرورت تھی۔ چنانچہ یہی وجہ تھی کہ روزہ تعین کے ساتھ مسلمانوں پر فرض ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آئندہ سطور میں ہم دیکھیں گے کہ فرضیت صوم نے کن کن منہ زور فتنوں کو لگام دے کر مسلمانوں کو اللہ کریم کی عبادت کا خوگر کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ کے فوائد :-

• شہوات اور خواہشاتِ نفسانیہ کے غلبہ سے انسان کے اندر عبادتِ خدا سے جو غفلت اور اس کی مقرر کردہ حدود سے جو تساہل پیدا ہو جاتا ہے اس کی اصلاح (Improvement) کے لئے روزے کو مسلمانوں پر چند مخصوص ایام میں فرض کیا گیا۔ اس عبادت کی موجودگی کے آثار قدیم مذاہب میں بھی ملتے ہیں اس کا تفصیلی بیان آئندہ صفحات میں آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ تاہم مذاہب سابقہ کے مطالعہ سے یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ ان میں اس عبادت کی ادائیگی کے لئے حد درجہ حدود قیود موجود تھیں جو کہ عام شخص کے لئے امر دقیق تھیں۔ اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس لئے اللہ کریم نے مسلمانوں پر اس عبادت میں آسانیاں پیدا فرمادیں تاکہ ہر شخص کمال دلی رغبت کے ساتھ اس فریضہ کو ادا کر سکے۔

تاریخ کے طالب علم سے یہ بات قطعاً مخفی نہیں ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت سے قبل دیگر مذاہب بالخصوص بدھ مت اور جین مت وغیرہ میں نفس کشی کے لئے فاقہ کرنے کو کتنی اہمیت حاصل تھی، تاہم اس معاملہ میں ان کے اندر افراط و تفریط کی حالت تھی جو کہ بدیہی طور پر ایک صحیح طریق کے متوازی نہیں ہو سکتی تھی لیکن اسلام نے اس میں اعتدال کی روش پیدا کی اور چند مخصوص ایام میں روزے رکھنے کو فرض قرار دیا بلکہ اس میں بھی انسانی ضعف کا خیال رکھتے ہوئے بوڑھے اور حاملہ عورت کو مستثنیٰ قرار دے کر فدیہ کی ادائیگی کا حکم دے دیا۔

قرآنِ پاک میں ارشاد ہے :

اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ ط فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ط وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ط فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ط وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (7)

یعنی (روزے کی فرضیت) گنتی کے چند ایام ہیں اور اس میں بھی جو شخص تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (قضاء روزوں کی) گنتی پوری کرے اور جو لوگ روزے رکھنے کی بمشکل طاقت رکھیں وہ (ایک روزے کے بدلے میں) ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں اور جو نیکی کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر تم روزہ رکھ لو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَات کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

چونکہ عامۃ الناس ارتفاقاتِ ضروریہ سے علیحدگی اختیار نہیں کر سکتے اور اہل و مال کی پابندیاں ان کیلئے زنجیر پا ہیں۔ اس لئے روزے پر مواظبت کرنا ان کے لئے ممکن نہ تھا، للہٰذا ضروری ہوا کہ کچھ عرصے کے بعد (مثلاً ایک برس گزرنے کے بعد) مکرراً اس کا التزام کیا جائے اور اس کی اتنی مقدار جمہور پر فرض کی جائے جس کی بدولت ملکیت کے آثار از قسم انشراح و ابتہاجِ روحانی صاف نظر آ جائیں اور درمیانی وقفے میں جو کچھ کوتاہی ہوتی رہی ہے اس کی تلافی (Compensation) ہو جائے۔ اس مقدار کا معین کرنا بھی اصول تشریع کے مطابق ضروری تھا، بصورتِ دیگر کوئی تو اتنی تفریط کرتا کہ اس سے کوئی معتدبہ فائدہ حاصل نہ ہوتا اور حصولِ مقصد کے لئے وہ غیر مؤثر ہوتا اور کوئی افراط سے کام لیتا جس سے اس کے قویٰ اور اعضاء میں فتور آ جاتا اور اس کی استعداد ضائع ہو جاتی۔ اس لئے اوقات اور عرصے کی تعیین کو خود مکلفین کی رائے پر چھوڑنا درست نہ تھا۔ ان تمام باتوں کو ملحوظ رکھ کر اسلام نے یہ قانون دیا کہ اس کی مقدار ضرورت کے لحاظ سے منضبط کی جائے۔ (8)

روزہ کے اصل مقاصد :-

روزہ کے فوائد کی تبیین کے بعد ہم روزہ کے اصل مقاصد و حِکم کا اختصار و اجمال (Reduction) کے ساتھ جائزہ لیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(1) تقویٰ کا حصول : روزہ نیکی سے رغبت اور بدی سے اجتناب یعنی معروف معانی میں تقویٰ کے حاصل ہونے کا ذریعہ ہے کیونکہ جب ایک شخص اپنے نفس کو صبح سے لے کر شام تک کھانے پینے اور مجامعت کرنے سے روکتا ہے (حالانکہ ان تمام انواع (Spicies) کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے) صرف اللہ کریم کی رضا کے لئے اور اس کے عذاب الیم سے ڈر کر تو بدرجہ اولیٰ وہ حرام چیزوں سے رک جاتا ہے کیونکہ روزہ ان کے واقع ہونے میں مانع ہوتا ہے اور روزہ دار کے قلب وذہن میں اس خیال کو پختہ کرتا ہے کہ جب تم ان چیزوں کو ایک وقت مخصوص تک چھوڑے ہوئے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء سے بھی محترز رہو، اس طرح سے روزہ تقویٰ پیدا کرتا ہے۔

جیسا کہ اس آیت میں اسی طرف اشارہ ہے :

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۞ (9)

یعنی شاید کہ تم متقی ہو۔ یہ نہیں فرمایا "تاکہ تم متقی ہو" بلکہ یہ کہا کہ اگر تم روزے کے اجزاء اسی طرح سے پورے کرو گے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو امید ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہو جائے گی جو کہ ایک مسلمان کی زندگی میں اسلام کا حقیقی مقصود و منشا ہے۔

(2) نفس کے باطل میلانات کی تحدید : انسان کے قلب و ذہن میں جابجا ابلیس نفسانی خواہشات کا القاء کرتا رہتا ہے۔ اسلام کے احکامات کے مطابق عام دنوں میں بھی ایک مسلمان کو شہواتِ نفسانیہ سے امتناع واحتراز کا حکم ہے تاہم بلاشک وشبہ بحالت روزہ انسان کے قویٰ زیادہ بہتر طریقے سے ان باطل میلانات سے نبرد آزما ہو سکتے ہیں۔ اسی لئے آپ ﷺ نے ایک مرتبہ قریش کے لوگوں سے فرمایا کہ یا معشر الشباب: من استطاع منکم الباءة فلیتزوج، فانه اغض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

للبصر واحصن للفرج ومن لم يستطع فعليه بالصوم، فانه له وجاء۔ (10)

یعنی اے نوجوانو! تم میں سے جو کوئی جماع پر قادر ہو تو وہ نکاح کر لے کیونکہ اس سے نگاہ نیچی اور شرمگاہ محفوظ رہے گی اور جو اس کی مقدرت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لئے خصی کرنا ہے۔

اسی کے متعلق حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: چونکہ قوت بہیمی کا قوی ہونا احکام پر عمل پیرا ہونے سے مانع ہے لہٰذا اس کا مغلوب کرنا ضروری ہوا اور چونکہ اس کی قوت کی شدت کا سبب کھانا، پینا اور لذائذ شہویہ میں مستغرق و منہمک ہونا ہے اور اس محویت کا وہ اثر ہوتا ہے کہ جو بلا روک ٹوک کھانے پینے کا بھی نہیں ہوتا، لہٰذا ان کے مغلوب کرنے کے لئے ان اسباب کی تقلیل ضروری ٹھہری، لہٰذا وہ سب لوگ جو نفس امارہ کی مغلوبیت کا ظہور چاہتے ہیں باوجود اختلافِ مذاہب اور بُعد ممالک کے ان اسباب کی تقلیل پر مطاوعت (Cotton) کرتے ہیں۔ نیز بہیمیہ کا ملکیہ کے اس طرح پر تابع کرنا مقصود ہے کہ قوتِ ملکیہ قوتِ بہیمیہ کو قبول کرنے سے محفوظ رہے اور وہ اس کے نقوشِ رذیلہ کو قبول نہ کرنے پائے اور یہ بات روزہ سے حاصل ہو سکتی ہے (یعنی ملکیت کی خصوصیات کو حاصل کرنا اور بہیمیت کے مقتضیات کو ترک کر دینا)۔ (11)

(3) جھوٹ بولنے سے پرہیز: آپ ﷺ نے جھوٹ بولنے کی بہت مذمت فرمائی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں تو اسے منافق کی چار نشانیوں میں سے ایک قرار دیا ہے۔ (12) لیکن روزے کی حالت میں اس سے اجتناب کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ چنانچہ ارشاد پاک ہے:

من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامهٗ وشرابهٗ۔ (13)

یعنی جس نے جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا ہی نہ چھوڑا تو اللہ کریم کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے۔

اسی طرح دوسری حدیث میں فرمایا:

کم من صائمٍ لیس لہٗ من صیامہٖ الا الظمأ وکم من قائمٍ لیس لہٗ من قیامہٖ الاّ السھر۔ (14)

مندرجہ بالا دونوں حدیثوں کا مطلب بالکل واضح ہے اور ان سے کسی ابہام کے بغیر معلوم ہوتا ہے کہ محض بھوکا اور پیاسا رہنا ہی عبادت نہیں بلکہ اصل عبادت کا ذریعہ ہے اور اصل عبادت یہ ہے کہ خوفِ خدا کی بناء پر اللہ تعالیٰ کے دیئے گئے احکامات کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔ اس اصل عبادت سے جو شخص غافل رہا اس نے خواہ مخواہ اپنے پیٹ کو تکلیف دی اور بارہ چودہ گھنٹے کھانے اور پینے سے رکا رہا۔

(4) سبّ و شتم کی ممانعت: اسی طرح روزے کے عالی مقاصد میں سے ایک مشاتمت سے پرہیز بھی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اذا کان یومُ صوم احدِکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابّہٗ احدٌ اور قاتلہٗ فلیقل انی امرءٌ صائم۔ (15)

یعنی تم میں سے جو کوئی روزے سے ہو تو وہ فحش گوئی اور دنگے فساد سے پرہیز کرے اور اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا اس سے لڑے تو وہ اس سے کہہ دے کہ بھائی میں روزے سے ہوں۔

(5) جود و سخا کی زیادتی: روزہ کے مقاصد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان اپنے دل میں اپنے غریب بھائیوں سے متعلق جذبات کو محسوس کرے کیونکہ ظاہر بات ہے کہ جب وہ خود سارا دن کھائے پیئے بغیر رہتا ہے تو اس پر اس حقیقت کا ادراک زیادہ اچھی طرح ہوتا ہے کہ غرباء و مساکین تو سارا سال اسی کیفیت میں مبتلا رہتے ہیں، اس طرح سے اس کے مشفقانہ جذبات میں فراوانی آجاتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

كان النّبى صلى الله عليه وسلم اجود الناس بالخير وكان اجودُ ما يكون فى رمضان حين يلقاه جبرائيل وكان جبرائيل عليه السلام يلقاه كلّ ليلة فى رمضان۔ (16)

یعنی آپ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے بھلائی پہچانے میں اور رمضان میں جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملتے تو آپ ﷺ اور دنوں سے زیادہ سخاوت کرتے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر شب آپ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے۔

اسلام کی روزہ میں اصلاحات :-

اسلام نے روزہ کی سختیوں کو جس حد تک کم کیا اور اس میں جو سہولتیں پیدا کیں وہ مندرجہ ذیل ہیں :

(1)۔۔۔۔سب سے اول یہ کہ اسلام سے قبل جو الہامی و غیر الہامی مذاہب تھے ان میں سے اکثر کے روزہ پیروؤں کی کسی خاص جماعت پر فرض تھا، مثلاً ہندوؤں میں غیر برہمن پر روزہ ضروری نہیں، پارسیوں کے یہاں روزہ صرف مذہبی پیشوا کیلئے ہے، یونانیوں میں صرف عورتوں کے لئے روزہ تھا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر روزہ اچھی چیز ہے تو پھر یہ کسی مذہب کے تمام ماننے والوں پر ضروری کیوں نہیں ؟

اسلام نے اس فرق کو ختم کیا اور روزے کی فرضیت میں مرد و عورت کی کوئی تخصیص و تعیین نہ کی بلکہ یکساں طریق سے تمام مسلمانوں پر فرض کیا۔

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔ اس ماہ میں جو موجود ہو وہ پورے ماہ کے روزے رکھے۔

(2)۔۔۔۔اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب میں عموماً شمسی سال معتبر ہے، شمسی سال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں روزہ کی جو تاریخیں جن موسموں میں متعین ہوں گی ان میں تغیر و تبدل ناممکن ہے، اس بناء پر اگر وہ گرمی یا سردی کے موسم میں بڑے یا چھوٹے دنوں میں واقع ہوتے ہیں تو یا تو وہ مختلف ممالک میں ہمیشہ کے لئے تکلیف دہ یا ہمیشہ کے لئے آرام دہ ہوں گے جب کہ اسلام کے روزوں کی تاریخیں قمری مہینوں سے شمار ہوتی ہیں اور چاند کی تاریخیں بدلتے رہنے سے اسلامی روزہ کا مہینہ ہر ملک میں ہر موسم میں آتا ہے اور اسی بناء پر اس کی سختی اور نرمی بدلتی رہتی ہے۔

(3)۔۔۔۔ جہاں تک دیگر مذاہب کی الہامی کتابوں کے پڑھنے کا موقع ملا ہے روزہ کی تاکید اور حکم کے متعلق کسی حالت انسانی کی تخصیص واستثناء نظر سے نہیں گزری تورات میں تو یقیناً مذکور نہیں بلکہ یہاں تک ہے کہ اگر کسی وجہ سے روزہ نہ رکھے تو وہ لٹ جائے گا یا قتل ہو جائے گا بلکہ یہ بھی ہے کہ اس پردیسی پر بھی روزہ فرض ہو گا جو گو یہودی نہیں مگر یہودیوں کے پاس آ کر رہا ہو۔ (17) لیکن اسلام نے نہایت طرت شناسی کے ساتھ ہر قسم کے معذور و مجبور لوگوں کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دے دیا ہے جیسے بچے، بوڑھے، بیمار، مسافر اور ایام حمل میں عورتیں مستثنیٰ ہیں۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرْ ۔ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْن ۔ (18)

یعنی اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا مسافر ہو وہ رمضان کے بعد اور دنوں میں روزہ رکھ لے اور وہ لوگ جو بمشکل روزہ رکھ سکتے ہوں ان پر ایک مسکین کا کھانا ہے۔

(4)۔۔۔۔ اور مذاہب میں روزہ کے ایام نہایت غیر معتدل تھے، یا تو چالیس چالیس روز کا فاقہ تھا یا روزہ کے دنوں میں غلہ اور گوشت کے علاوہ پھل تک کھانے کی اجازت تھی، اسلام نے اس میں بھی توسط اختیار کیا یعنی روزہ کے اوقات میں گو ہر قسم کے کھانے پینے سے روک دیا مگر اس کی مدت ایک ماہ تک صرف آفتاب کے طلوع سے غروب تک چند گھنٹوں کی رکھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(5)۔۔۔۔ جاہلیت میں دستور تھا کہ روزہ کے دنوں میں راتوں کو بھی زوجین کو مباشرت کرنے کی اجازت نہیں تھی، اسلامی روزے کی تفریض کی ابتداء میں یہ حکم اسی طرح برقرار رہا لیکن صحابہ کرامؓ عورتوں کے ساتھ اختلاط کی اجازت نہ ہونے کے سبب پریشان رہتے تھے، اس لئے اسلام نے یہ ممانعت صرف روزہ کی حد تک محدود کر دی اور رات کو اس کی اجازت دے دی۔ (19)

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَآئِكُمْ ۔روزہ کی راتوں میں بیویوں سے مقاربت تمہارے لئے حلال کی گئی۔ (20)

حواشی

(1) ..... دیکھئے احکام القرآن از مولانا ظفر احمد عثمانی 163/1 بذیل آیت یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ۔

(2) ..... صوم (روزہ) کی مزید تشریح و توضیح (Simplification) کے لئے دیکھئے لسان العرب از علامہ ابن منظور افریقی مصری 350/12 بذیل مادہ صوم ------المنجد ص 531، وہی مادہ ------ لغات الحدیث از علامہ وحید الزماں، وہی مادہ ------ المفردات فی غریب القرآن از علامہ راغب اصفہانی ص 291، وہی مادہ ------ الموسوعۃ الفقھیہ 28 / 7، وہی مادہ طبع وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیہ، الکویت ------ مرعاۃ المفاتیح از علامہ عبید اللہ الرحمانی 398/6 بذیل کتاب الصوم ------ نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار از علامہ شوکانی رحمہ اللہ 197/4 بذیل کتاب الصیام ------ التمہید از علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ 53/19 بذیل حدیث: الصیام جنۃ ------ اوجز المسالک از مولانا زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ 2/5 بذیل کتاب الصیام۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(3)...... سورۂ مریم آیت 26

(4)...... دیکھئے عہد نامہ عتیق، کتاب زکریا باب 2 نشان 13

(5)...... رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کا سال تو بالاتفاق 2 ہجری نبوی اور غزوۂ بدر سے قبل ہے تاہم مہینے اور تاریخ کے بارے میں اختلاف ہے۔ متن کتاب میں فرضیت صیام سے متعلقہ عبارت درمختار سے ماخوذ ہے تاہم مزید تفصیل کے لئے دیکھئے الدر المختار 87/2 بذیل کتاب الصوم ----- اوجز المسالک از مولانا زکریا کاندھلویؒ 4/5 بذیل کتاب الصیام ----- البدایہ والنہایہ از علامہ ابن کثیرؒ 254/3 بذیل فصل فی فریضۃ شھر رمضان سنۃ ثنتین قبل وقعۃ بدر -----التمہید لابن عبد البرؒ 52/8 ----- مرعاۃ المفاتیح از الشیخ عبید اللہ رحمانی 399/6 ----- تاریخ ابن خلدون (مترجم) 80/1 طبع نفیس اکیڈمی کراچی ----- تاریخ اسلام از محمد اکبر شاہ نجیب آبادی 146/1 ۱۲ منہ۔

(6)...... تفصیل کیلئے دیکھئے کتب احادیث اور مظاہر حق شرح مشکوٰۃ 292/2

(7)...... سورۃ البقرہ آیت 184

(8)...... حجۃ اللہ البالغہ از شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ ج 2 بذیل ابواب الصوم

(9)...... سورۃ البقرہ آیت 183

(10)...... صحیح بخاری کتاب الصوم باب الصوم لمن خاف علیٰ نفسہ العزوبۃ ----- وہی کتاب، کتاب النکاح باب قول النبی ﷺ من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج لانہ اغض للبصر واحصن للفرج ----- صحیح مسلم کتاب النکاح باب استحباب النکاح لمن استطاع ----- سنن ابی داؤد کتاب النکاح باب التحریض علی النکاح ----- جامع ترمذی کتاب النکاح باب ما جاء فی فضل التزوج والحث علیہ ----- سنن نسائی کتاب النکاح باب الحث علی النکاح۔

اسی روایت کو امام ابن حزم رحمہ اللہ دلیل ٹھہراتے ہوئے لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر قادر پر اپنی جماع کی قوت کے مطابق ضروری ہے کہ وہ نکاح کرے یا لونڈی بنائے جہاں سے اسے میسر ہو اور اگر وہ ایسا کرنے سے عاجز ہو تو روزے رکھنے میں اکثار کرے۔ (وفرض علی کل قادر علی الوطء ان وجد من این ----) تفصیل کے لئے دیکھئے المحلی بالآثار لامام ابن حزمؒ کتاب النکاح، مسئلہ 1819، 3/9 طبع بیروت ۱۲ منہ۔

(11)...... حجۃ اللہ البالغہ از شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ ج 2 ابواب الصوم

(12)...... دیکھئے بخاری و مسلم وغیرھما۔

(13)...... صحیح بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ فی الصوم ----- تقریباً اسی سے ملتی جلتی روایت مسند امام احمد بن حنبلؒ میں ہے، دیکھئے کتاب الصیام باب تحذیر الصائم من اللغو والرفث والغیبۃ۔

(14)...... مراجعت کے لئے دیکھئے ابن ماجہ ابواب ما جاء فی الصیام، باب ما جاء فی الغیبۃ والرفث للصائم ----- مسند امام احمد بن حنبلؒ کتاب الصیام باب تحذیر الصائم من اللغو والرفث والغیبۃ۔

(15)...... صحیح بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شتم۔

(16)...... صحیح بخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبی ﷺ یکون فی رمضان۔

(17)...... عہد نامہ عتیق کتاب احبار باب 16 نشان 29

(18)...... سورۃ البقرہ آیت 184

(19)...... ملخصاً ماخوذ از سیرۃ النبی ﷺ از علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ تعالیٰ 161/5 تا 164 مقالہ ”روزہ“۔

(20)...... سورۃ البقرہ آیت 187

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

رمضان کی فضیلت اور اس کے روزوں کی فرضیت کے بیان میں

رمضان کی وجہ تسمیہ :-

رمضان، مادہ رم ض سے مشتق ہے جس کا معنیٰ لغتِ عرب میں ''سخت گرم اور حدت زدہ ہونا'' ہے۔

رمضان کی وجہ تسمیہ پر اہل لغت کے کئی ایک اقوال نقل کیے گئے ہیں جیسے ابن منظور نے ابن درید کا یہ قول نقل کیا ہے:

''جب قدیم لغت میں مہینوں کے نام رکھے گئے تو اس کا طریقہ یہ تھا کہ جس زمانے میں وہ مہینہ آتا اس کی مناسبت سے اس کا نام رکھ دیا جاتا، پس رمضان تب آیا جب گرمی میں بہت شدت اور تمازت تھی تو اس کی موافقت کی بناء پر اس کا نام رمضان رکھ دیا گیا۔'' (1)

اس سے معلوم ہوا کہ زمانہ قبل از اسلام میں بھی رمضان کا یہی نام مستعمل تھا۔ یہ اسلامی تقویم کا نواں مہینہ ہے۔

رمضان یا شھر رمضان (رمضان کا مہینہ) کہنا :-

واضح رہے کہ بعض کا قول ہے کہ رمضان المبارک کو صرف رمضان کہنا جائز و مباح نہیں بلکہ شھر رمضان (رمضان کا مہینہ) کہنا چاہئے اور اس کی تائید میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس روایت سے استدلال کیا جاتا ہے کہ :

عن ابی ہریرۃ مرفوعًا لا تقولوا رمضان، فان رمضان اسم من اسماء اللہ، ولکن قولوا شھر رمضان۔

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ تم صرف رمضان نہ کہو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے بلکہ تم شھر رمضان یعنی رمضان کا مہینہ کہو۔

اس روایت کو ابن عدی نے الکامل میں بیان کیا ہے لیکن اس روایت کی اسناد میں ضعف ہے جس کی بناء پر یہ قابل احتجاج نہیں ہو سکتی۔ (2)

معلوم ہوا کہ صرف رمضان کہنا بھی درست ہے اور اسی کو امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح کے ترجمۃ الباب میں بیان کیا ہے۔ (3)

رمضان کی خصوصیات :-

رمضان بہت برکت والا مہینہ ہے اور اسکی وجہ اس کی وہ خصلتیں ہیں جو اسے دوسرے مہینوں سے ممتاز کرتی ہیں۔ چنانچہ سطورِ ذیل میں ہم ان کا ذکر کرتے ہیں۔

اول : نزولِ قرآن : اس ماہ مکمل قرآن پاک لوحِ محفوظ سے آسمان اول پر بیت العزت میں نازل ہوا اور اس کے بعد تدریجاً 23 سال پر محیط عرصہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ سے مختلف اوقات میں حسب احوال نازل ہوا۔

جیساکہ قرآنِ پاک میں بیان ہوا ہے : شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ۔ (4)

یعنی رمضان وہ مہینہ ہے کہ جس میں قرآن نازل کیا گیا لوگوں کی ہدایت کے لئے اور جو ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہِ راست دکھانے والی اور حق و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہے۔

دوم : رمضان کے روزے کا وجوب : رمضان کے روزے فرض قرار دیئے گئے اور یہ اسلام کے پانچ اہم ارکان میں سے ایک ہیں۔

قرآنِ پاک میں ارشاد ہے : يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (5)

یعنی اے اہل ایمان! تم پر (رمضان) کے روزے فرض کئے گئے جیسا کہ تم سے پہلوں پر کئے گئے تھے شاید (کہ اس طریق سے) تم پرہیز گار بن جاؤ۔

اس کے علاوہ فرمایا : فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔ (6)

یعنی تم میں سے جو اس مہینے کو پائے وہ (پورے ماہ کے) روزے رکھے۔

سوم : صدقات کی افضلیت : آپ ﷺ کی سنت اس بات پر دلالت (Denote) کرتی ہے کہ رمضان میں کیا جانے والا صدقہ باقی مہینوں میں کئے جانے والے صدقہ سے افضل ہے۔

اس کی تائید ابن عباسؓ کی اس روایت سے ہوتی ہے :

كانَ النبى صلى الله عليه وسلم اجود الناس بالخير وكان اجود ما يكون فى رمضان حين يلقاه جبريل، وكان جبريل عليه السلام يلقاه كل ليلة فى رمضان۔ (7)

یعنی آپ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے بھلائی کے امور میں اور رمضان میں جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ ﷺ اور دنوں سے زیادہ سخاوت کرتے اور جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات آپ ﷺ سے ملتے تھے۔

چہارم : رمضان میں شبِ قدر کی موجودگی : رمضان کے با برکت اور با سعادت ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس میں شبِ قدر ہوتی ہے جس کے متعلق قرآن کریم کا ارشاد ہے : لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ (8)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یعنی شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

اس کے علاوہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: من قام لیلة القدر ایمانا و احتسابا غفرلهٗ ما تقدم من ذنبه۔ (9)

یعنی جو شخص شبِ قدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ اللہ کے حضور کھڑا ہوا تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے گئے۔

پنجم: رات کا قیام: منجملہ رمضان کی راتوں میں تخصیص کے ساتھ قیام کرنا بھی شامل ہے اور رمضان کی راتوں کے قیام کی فضیلت کے لئے آپ ﷺ کا یہ ارشاد ہی کافی ہے:

من قام رمضان ایمانا و احتسابا غفرلهٗ ما تقدم من ذنبه۔ (10)

یعنی جس شخص نے رمضان (کی راتوں) میں ایمان و احتساب کے ساتھ قیام کیا تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے گئے۔

ششم: اعتکاف: آپ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں ہمیشہ اعتکاف فرمایا کرتے تھے، اسی بناء پر فقہاء کی آراء میں رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ (11)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: ان النبی صلی اللہ علیه وسلم یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ اللہ تعالیٰ، ثم اعتکف ازواجه من بعده۔ (12)

یعنی آپ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ پاک نے آپ کو اس دارِ فانی سے اٹھا لیا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج اعتکاف کرنے لگیں۔

ہفتم: رمضان کے عمرہ کی فضیلت: رمضان المبارک میں کیا گیا عمرہ عام مہینوں میں کئے گئے عمرے سے افضل ہے اور اس کی تائید حضرت ابن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث سے ہوتی ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ۔ (13)

یعنی رمضان میں کیا گیا عمرہ حج کے برابر ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ: حجۃ معی۔ (14)

یعنی میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

رمضان، برکات کا مہینہ:-

وعن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اخر یوم من شعبان فقال یا ایھا الناس قد اظلکم شھر عظیم شھر مبارک شھر فیہ لیلۃ خیر من الف شھر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلۃ تطوّعا من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادّی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ فیہ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ وھو شھر الصبر ثوابہ الجنۃ وشھر المواساۃ وشھر یزاد فیہ رزق المؤمن من فطر فیہ صائما کان لہٗ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النّار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینتقص من اجرہ شیٔ قلنا یا رسول اللہ! لیس کلنا نجد ما نفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صائما علی مذقۃ لبن او تمرۃٍ او شربۃٍ من مآءٍ ومن اشبع صآئماً سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لا یظمأ حتی یدخل الجنۃ وھو شھر اوّلہ رحمۃ واوسطہٗ مغفرۃ واخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفر اللہ لہٗ واعتقہ من النّار۔ (15)

یعنی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخری روز ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''اے لوگو! تمہارے اوپر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عظمت اور برکت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے۔ اس مبارک مہینہ کی ایک رات (شبِ قدر) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں اور اس کی راتوں میں بارگاہِ خداوندی میں کھڑا ہونے کو نفل عبادت مقرر کیا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں اللہ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے کوئی غیر فرض عبادت (یعنی سنت یا نفل) ادا کرے گا تو اس کو دوسرے دنوں میں ادا کئے گئے فرضوں کے برابر ثواب ملے گا اور اس ماہ میں فرض ادا کرنے کا ثواب دوسرے زمانہ کے ستر فرضوں کے برابر ملے گا۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ ہمدردی اور غم خواری کا مہینہ ہے اور اس مہینے میں مومن کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ جس نے اس میں کسی روزہ دار کا (اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لئے) روزہ افطار کرایا تو یہ اس کے گناہوں کی مغفرت اور آتشِ دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہوگا اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب دیا جائے گا اور اس سے روزہ دار کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔" تو ہم نے آپ ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو بوجہ غربت افطار کرانے کا سامان حاصل نہیں ہوتا تو کیا ہم غرباء اس ثواب سے محروم رہیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو دودھ کی تھوڑی سی لسی پر یا صرف پانی ہی کے ایک گھونٹ پر کسی کا روزہ افطار کرا دے اور جو کوئی کسی روزہ دار کو پورا کھانا کھلا دے اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (یعنی حوضِ کوثر) سے ایسا سیراب کریں گے جس کے بعد جنت میں داخلے تک اسے پیاس نہیں لگے گی اور اس ماہِ مبارک کا ابتدائی حصہ رحمت ہے، درمیانی حصہ مغفرت اور آخری حصہ آتشِ دوزخ سے آزادی ہے اور جو کوئی اس ماہ میں اپنے خادم یا لونڈی کے کام میں تخفیف (Reduction) کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائیں گے اور اسے دوزخ سے آزادی دیں گے۔"

واضح رہے کہ اس کے اندر آپ ﷺ نے جو یہ فرمایا ہے کہ وہ (یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ دار کو کھانا کھلانے والا) جنت میں داخلے تک پیاسا نہ ہوگا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پھر وہ کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وانّك لا تظمؤا فيها۔ (16)

یعنی تم جنت کے اندر پیاسے نہ ہو گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں پر ایک عظیم انعام ہوگا۔ (17)

ماہِ رمضان میں شیاطین کی اسیری:-

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وفی روایۃ فتحت ابواب الجنۃ وغلّقت ابواب جھنم وسلسلت الشیاطین۔ (18)

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ نیز شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔

شیاطین کو قید کرنے سے یہ مراد ہے کہ شیاطین کی وہ قوت جس سے وہ بندگانِ خدا کو گمراہ کرتے ہیں، سلب کر لی جاتی ہے جس سے نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کے مواقع زیادہ ہو جاتے ہیں مگر جو شخص خود ہی اپنے نفس کو ڈھیل دے اور اسے گناہ پر آمادہ کرے تو اس کا معاملہ اسی کے ساتھ ہے۔

شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب رمضان آتا ہے، تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں سے باندھ دیئے جاتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ فضیلت رمضان کے مہینہ میں صرف مسلمانوں کے اوپر ہے کیونکہ کفار رمضان کے مہینہ میں بہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسبت اور مہینوں کے زیادہ بہرے اور اندھے ہو جاتے ہیں، وہ شعائر الٰہی کی ہتک و تذلیل کرنے میں اور بھی بڑھ جاتے ہیں مگر مسلمان جب روزہ رکھتے ہیں اور شب کو عبادت کرتے ہیں اور ان میں جو اپنے تقویٰ میں یکتا ہیں نور الٰہی سے دریا میں غوطہ زن ہوتے ہیں اور ہر شخص اپنی قابلیت و استعداد کے موافق عبادات سے قرب حاصل کرتا ہے اور معاصی سے اجتناب کو لازم ٹھہراتا ہے تو یہ بات صادق ہو جاتی ہے کہ ان کیلئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں کیونکہ فی الحقیقت جنت اللہ تعالیٰ کی رحمت (Kindness) اور جہنم اس کی پھٹکار کا نام ہے اس لئے تمام روئے زمین کے لوگوں کا ایک صفت پر اتفاق کرنا اس کے موافق خدا تعالیٰ کے جود و بذل کو متوجہ کر لیتا ہے اور یہ بات صادق ہو جاتی ہے کہ شیاطین مقید کر لئے گئے اور ان کی جائے ملائک منتشر کر دیئے گئے اس لئے کہ شیاطین کا اثر اسی نفس پر ہوتا ہے جو اس کی طرف رغبت کرتا ہے اور اس کے خلاف عمل قوت بہیمی کے مغلوب ہونے سے ہوتا ہے اور یہ قوت روزہ کے سبب فنا ہو جاتی ہے۔ (19)

رمضان میں قیام کی فضیلت :-

وعن ابی هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام رمضان ايمانًا و احتسابًا غفرلهٗ ما تقدم من ذنبه ومن قام رمضان ايمانًا واحتسابًا غفرلهٗ ما تقدم من ذنبه ومن قام ليلة القدر ايمانًا واحتسابًا غفرلهٗ ما تقدم مِن ذنبه۔ (20)

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے ایمان اور احتساب کے ساتھ رکھے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے گئے اور جس نے (صرف اللہ کی رضا کے لئے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمضان میں قیام کیا تو اس کے بھی گزشتہ گناہ بخش دیئے گئے اور جو شب قدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ کھڑا ہوا تو اس کے گزشتہ گناہ بھی معاف کردیئے گئے۔

جنت میں دخول کیلئے روزہ داروں کا مخصوص دروازہ :-

وعن سهل ابن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الجنة ثمانية ابواب منها باب يسمى الريّان لا يدخله الا الصآئمون۔ (21)

یعنی حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور ان میں سے ایک دروازے کا نام ''ریان'' ہے، اس دروازے سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دروازہ صرف روزہ داروں کے لئے ہی مخصوص ہے۔ یہاں پر ایک اشکال ہوتا ہے کہ مختلف احادیث میں بعض اعمال کے کرنے پر یہ بشارت آئی ہے کہ اس کے عامل کے لئے جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جب کہ یہاں پر تو اس دروازے کو صرف روزہ داروں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر تو وہ روزہ دار ہوا پھر تو کوئی شبہ نہیں اور اگر وہ روزہ دار نہیں تو پھر اللہ اس کو توفیق دے گا کہ وہ روزوں میں اِکثار کرے، اس طرح سے وہ روزہ داروں میں سے ہو جائے گا تو روزہ دار ہونے کی نسبت سے اس کے لئے یہ دروازہ بھی کھل جائے گا۔ (22)

رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت :-

امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ رمضان المبارک کے روزے ہر عاقل و بالغ مرد و عورت پر فرض ہیں تو اس کی فرضیت کی دلیل کتاب و سنت اور اجماع امت سے مستنبط ہوتی ہے۔ (23)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (24)

یعنی اے ایمان والو! تم پر روزے لکھے (فرض کئے) گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر لکھے گئے تھے شاید کہ تم پر ہیز گار ہو۔

اس آیت سے جہاں مسلمانوں پر روزوں کی فرضیت کے متعلق معلوم ہوتا ہے وہاں یہ بھی ادراک ہوتا ہے کہ روزوں کی فرضیت مذاہب قبل از اسلام میں بھی تھی۔ (25)

اس کے علاوہ ان کی فرضیت کی دلیل اس ارشاد سے بھی ملتی ہے کہ فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْهُ۔ (26)

یعنی تم میں سے جو اس مہینے کو پائے وہ اس کے (مکمل) روزے رکھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: بنی الإسلام علی خمس: شھادۃ ان لا اِلٰہ اِلا اللہ و ان محمدًا رسول اللہ واقام الصلاۃ ایتآء الزکاۃ والحج وصوم رمضان۔ (27)

یعنی آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اللہ کی شہادت اس طریق سے کہ اس کا کوئی ہمسر و شریک نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج بیت اللہ کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

چنانچہ مندرجہ بالا حدیث سے صراحت کے ساتھ رمضان کے روزوں کی فرضیت پر استدلال کیا جا سکتا ہے اور اس کی فرضیت کا سوائے کافر کے اور کوئی انکار نہیں کرے گا۔

حواشی

(1) ...... مزید تفصیل کیلئے دیکھئے لسان العرب لابن منظور افریقی، مادہ رمض،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

161/7 ----- المفردات فی غریب القرآن از امام راغب اصفہانی، وہی مادہ ص203 ----- الموسوعۃ الفقہیہ، مادہ رمضان 140/23 طبع الکویت ----- فتح الباری از علامہ ابن حجر عسقلانی 113/4 بذیل باب ھل یقال رمضان او شہر رمضان ومن رای کلہ واسعا ----- اردو دائرہ معارف اسلامیہ، مادہ رمضان 347/10 طبع دانش گاہ پنجاب، لاہور۔

(2)..... دیکھیے فتح الباری 113/4 کتاب الصیام باب ھل یقال رمضان او شہر رمضان ومن رای کلہ واسعا ----- لسان العرب 161/7 مادہ رمض۔

(3)..... صحیح بخاری کتاب الصیام باب ھل یقال رمضان او شہر رمضان ومن رای کلہ واسعا۔

(4) ..... سورۃ البقرہ آیت 185

(5)..... سورۃ البقرہ آیت 183

(6)..... سورۃ البقرہ آیت 185

(7)..... صحیح بخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبی ﷺ یکون فی رمضان۔

(8)..... سورۃ القدر آیت 3

(9)..... صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل لیلۃ القدر

(10)..... حوالہ بالا باب فضل من قام رمضان

(11)..... مزید تفصیل کیلئے دیکھیے الموسوعۃ الفقہیہ 144/23 مقالہ: رمضان ----- المغنی لابن قدامہ 456/4 کتاب الاعتکاف ----- نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار از امام شوکانی 278/4، 279 کتاب الاعتکاف ----- اردو دائرہ معارف اسلامیہ 875/2 مقالہ: اعتکاف طبع دانش گاہ پنجاب، لاہور

(12)..... صحیح بخاری کتاب الصوم باب الاعتکاف فی العشر الاواخر والاعتکاف فی المساجد کلھا۔

(13)..... صحیح بخاری کتاب المناسک، ابواب العمرۃ باب عمرۃ فی رمضان ----- صحیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم کتاب الحج باب فضل العمرۃ فی رمضان۔

(14)...... دیکھئے مصادر سابق۔

(15)...... صحیح ابن خزیمہ 191/3 کتاب الصیام باب فضائل شھر رمضان ----- مشکوٰۃ المصابیح کتاب الصوم ، الفصل الثالث ...... اس حدیث کی اسناد میں ضعف ہے اس کے رواۃ میں سے ایک راوی علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے ، مراجعت کے لئے صحیح ابن خزیمہ ، تحقیق علامہ ناصر الدین البانی 191/3 کتاب الصیام باب فضائل شھر رمضان ----- مرعاۃ المفاتیح 420/6 بذیل روایت خطبنا رسول اللہ ﷺ ، کتاب الصوم ، الفصل الثالث ----- تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوۃ 30/2 بذیل روایت مندرجہ بالا ------ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ ، تحقیق علامہ ناصر الدین البانی 262/2 روایت کا عدد 871 ------ ضعیف راوی کی تخریج کیلئے دیکھئے میزان الاعتدال فی نقد الرجال از امام ذہبی رحمہ اللہ 127/3

(16)...... سورۃ طہٰ آیت 119

(17)...... مرعاۃ المفاتیح 419/6 طبع مکتبہ الرحمٰن السلفیہ

(18)...... صحیح بخاری کتاب الصیام باب ھل یقال رمضان اور شھر رمضان ومن رأی کلہ واسعاً۔

(19)...... حجۃ اللہ البالغہ از شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ ج 2 ابواب الصوم۔

(20)...... مشکوٰۃ المصابیح کتاب الصوم ، الفصل الاول روایت عن ابی ہریرۃؓ۔

(21)...... صحیح بخاری کتاب الصوم باب الریان للصائمین۔

(22)...... دیکھئے مرعاۃ المفاتیح 403/6

(23)...... مزید تفصیل کے لئے دیکھئے الموسوعۃ الفقہیہ 7/28 مقالہ صوم ------ المحلی بالآثار لابن حزم رحمہ اللہ تعالیٰ 285/4 کتاب الصیام ، مسئلہ 727 ----- مختلف تفاسیر قرآن بذیل آیت : یآ ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(24)..... سورۃ البقرہ آیت 183

(25) ..... مرقومہ آیت میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ روزہ اسلام کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ اسلام سے پہلے بھی یہ مختلف مذاہب کے جملہ احکام کا جزء رہا ہے۔ عرب کا پیغمبر امّی جو بقول مخالفین اسلام عالم کی تاریخ سے ناواقف تھا وہ مدعی ہے کہ دنیا کے مذاہب میں روزہ فرض عبادت رہا ہے، اگر یہ دعویٰ صحت پر مبنی ہے تو اس کے علم کے مافوق ذرائع میں کیا شک رہ جاتا ہے۔ چنانچہ یورپ کا محقق ترین ماخذ گویا ہے کہ ..... روزہ کے اصول اور طریقے گو آب و ہوا، قومیت، تہذیب اور گردوپیش کے حالات کے اختلاف سے بہت مختلف ہیں لیکن بمشکل کسی ایسے مذہب کا نام ہم لے سکیں جس کے مذہبی نظام میں روزہ مطلقاً تسلیم نہ کیا گیا ہو۔ (دیکھئے انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا مقالہ: فاسٹنگ Fasting)

آگے درج ہے:

گو کہ روزہ ایک مذہبی رسم کی حیثیت سے ہر جگہ موجود ہے۔ (حوالہ بالا)

ہندوستان کو سب سے زیادہ قدامت کا دعویٰ ہے لیکن برت یعنی روزہ سے یہ بھی آزاد نہیں، ہر ہندی مہینہ کی گیارہ بارہ کو برہمنوں کا روزہ ہے۔ اس حساب سے سال میں چوبیس روزے ہوئے۔ بعض برہمن کاتک (ہندی سال کا ساتواں مہینہ، قریباً 15 اکتوبر سے 15 نومبر تک) کے مہینے میں ہر دو شنبہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ ہندو جوگی چلہ کشی کرتے ہیں یعنی 40 دن تک اکل و شرب سے احتراز کرتے ہیں۔ ہندوستان کے تمام مذاہب میں سے جین مت میں روزہ کی شرائط زیادہ سخت ہیں، ان کے یہاں 40، 40 روز کا ایک روزہ ہوتا ہے۔ گجرات و دکن میں جین مت سے تعلق رکھنے والے کئی کئی ہفتے کا روزہ رکھتے ہیں۔

قدیم مصریوں کے ہاں بھی روزہ مذہبی احکامات میں داخل نظر آتا ہے۔

پارسی مذہب میں گو عام پیروؤں پر روزہ فرض نہیں لیکن ان کی الہامی کتاب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصرح ہے کہ روزہ کا حکم ان کے ہاں بھی موجود ہے۔

یہود میں بھی روزہ فریضۂ الٰہی تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہِ طور پر چالیس دن بھوکے پیاسے گزارے۔ (دیکھئے خروج) چنانچہ عام طور پر یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی متابعت میں چالیس دن روزہ رکھنا اچھا سمجھتے ہیں تاہم یہود کے ساتویں مہینہ کی دس تاریخ کو روزہ ان پر فرض ہے اور اسی لئے اس کو عاشوراء (دسواں) کہتے ہیں۔ یہی وہ دن ہے کہ جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات کے دس احکامات عنایت ہوئے تھے، اسی لئے تورات میں اس دن کے روزے کی بہت تاکید آئی ہے۔ (دیکھئے کتاب احبار باب 16 نشان 29)

اس کے علاوہ یہودی صحیفوں میں دوسرے روزوں کے احکام بھی بتصریح مذکور ہیں۔ (دیکھئے سموئیل اول باب 7 نشان 6 اور یرمیاہ باب 36 نشان 6)

عیسائی مذہب میں بھی ہمیں روزہ کے احکامات ملتے ہیں۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام نے جنگل میں 40 دن تک روزہ رکھا۔ (عہد نامہ جدید کتاب متی باب 4 نشان 2)

حضرت یحییٰ علیہ السلام جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گویا پیشرو تھے وہ بھی روزے رکھتے تھے اور ان کی امت بھی روزہ دار تھی۔ (مرقس باب 2 نشان 18) عیسائیت کے روزے کے متعلق مزید تفصیل کے لئے دیکھئے "روزہ" از افرائیم اختر میتھیو، طبع ظفر اینڈ فضل پریس فیصل آباد۔

اسلام سے قبل اہل عرب بھی روزہ سے کچھ نہ کچھ مانوس تھے۔ مکہ کے قریش جاہلیت کے دنوں میں عاشوراء (یعنی دسویں محرم کو) اس لئے روزہ رکھتے تھے تاکہ خانہ کعبہ پر اس دن نیا غلاف ڈالا جائے اور یہودِ مدینہ اپنا عاشوراء الگ مناتے تھے یعنی وہ بھی اپنے ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو روزہ رکھتے تھے۔ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صیام یوم عاشوراء)

مندرجہ بالا تمام دلائل سے بتصریح واضح ہوتا ہے کہ قرآن پاک کا بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس قدر حقیقت پر مبنی ہے۔ (ملخصاً از سیرۃ النبی ﷺ از علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ 148/5 تا 151)

(26) ..... سورۃ البقرہ آیت 185

(27) ..... صحیح ابن خزیمہ 159/1 کتاب الصلاۃ باب ذکر الدلیل علی ان اقام الصلاۃ من الاسلام۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

رویت ہلال کے بیان میں

رویت ہلال سے روزہ رکھنا یا نہ رکھنا مشروط ہے :-

اس پر اجماع ہے کہ رمضان کی ابتداء اور انتہاء کا حساب چاند کے دیکھنے سے مشروط ہے۔ (1)

29 شعبان کی شام کو اگر چاند نظر آجائے تو اگلا دن یکم رمضان ہوگا یعنی اس دن روزہ رکھا جائے گا ورنہ 30 دن کی گنتی پوری کی جائے گی اور اس سے اگلے دن روزہ رکھا جائے گا خواہ 30 شعبان کو چاند نظر آئے یا نہ آئے۔

اگر 29 شعبان کو آسمان پر بادل ہوں جن کی وجہ سے چاند نظر نہ آئے تو اگلے دن روزہ نہیں رکھا جائے گا بلکہ 30 دن کی گنتی پوری کر کے اس سے اگلے دن روزہ رکھا جائے گا۔ اسی طرح اگر 29 رمضان کی شام کو چاند نظر آجائے تو اگلا دن یکم شوال ہوگا اور اس دن عید ہوگی اور اگر 29 رمضان کو چاند طلوع نہ ہو یا بادلوں کی وجہ سے نظر نہ آئے تو 30 دن کی گنتی پوری کی جائے گی اور اس سے اگلے دن عید کی جائے گی خواہ 30 رمضان کو چاند نظر آئے یا نہ آئے۔ (2)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا حتی تروا الھلال ولا تفطروا حتی تروہ فإن غمّ علیکم فاقدروا لہ۔ (3)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم بغیر چاند دیکھے روزہ نہ رکھو اور نہ ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر دیکھے افطار کرو اور اگر (ابر وغیرہ یا کسی اور سبب سے) چاند نظر نہ آئے تو اس کا حساب کرلو (یعنی اس مہینہ کو 30 دن کا سمجھ لو)۔

دوسری روایت میں اس طرح ہے: قال الشهر تسع و عشرون ليلة فلا تصوموا حتى تروه فن غم عليكم فأكملوا العدة ثلاثين ۔ (4)

یعنی فرمایا کہ مہینہ (کبھی) 29 رات کا بھی ہوتا ہے اس لئے جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ مت رکھو اور اگر (29 تاریخ کو ابر وغیرہ ہو اور) چاند نظر نہ آئے تو 30 دن کی گنتی پوری کرلو (یعنی 30 کا مہینہ سمجھو)۔

مندرجہ بالا احادیث کی تبیین سے معلوم ہوا کہ روزے کی ابتداء یا انتہاء چاند دیکھنے پر ہے، اسی بناء پر علماء نے تحریر کیا ہے کہ شعبان کی 29 تاریخ کو رمضان کا چاند دیکھنے کی کوشش کرنا مسلمانوں پر واجب کفایہ ہے۔ (5)

نیز چاند کی رویت کو کسی تجربہ کی بنیاد پر ماننا اور روزہ رکھنا جائز نہیں، مثلاً عوام میں مشہور ہے کہ "جس دن رجب کی چوتھی ہے اس دن رمضان کی پہلی ہوتی ہے۔" (6)

شریعت میں چاند کے ثبوت کیلئے اس طرح کے تجربوں کا کوئی اعتبار نہیں۔

شہادتِ ہلال :-

اگر رمضان کا چاند صرف ایک قابلِ اعتبار مسلمان آدمی بھی دیکھ لے تو اس کی شہادت قبول کی جائے گی اور اگلے دن روزہ رکھا جائے گا۔

اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے: عن ابن عمر تراأى الناس الهلال فاخبرت رسول الله صلى الله عليه وسلم انى رأيته فصام وامر الناس بصيامه ۔ (7)

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے عہد میں ایک مرتبہ) چاند دیکھنے کے لئے لوگ جمع ہوئے، چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو بتایا کہ میں نے چاند دیکھا ہے، اس پر آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور دوسرے لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

اس کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

جآء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی رأیت الهلال یعنی هلال رمضان۔ فقال أتشهد أن لا الـه الا اللہ۔ قال نعم۔ قال أتشهد ان محمداً رسول اللہ۔ قال نعم۔ قال یا بلال! اذّن فی الناس ان یصوموا غداً۔ (8)

یعنی ایک اعرابی آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ (معبود) نہیں؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: ہاں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کر دو کل روزہ رکھیں۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص مستور الحال ہو یعنی اس کا فاسق ہونا معلوم نہ ہو تو رمضان کے چاند کے بارے میں اس کی شہادت معتبر اور قابل قبول ہوگی، نیز یہ کہ رمضان کے چاند کی گواہی دیتے ہوئے شہادت کا استعمال شرط نہیں۔ (9)

یہ بیان رمضان کے چاند کے متعلق تھا تو اس کے بعد معلوم ہو کہ شوال (عید الفطر) کے چاند کے لئے کم از کم دو قابلِ اعتبار مسلمان مردوں کی شہادت ضروری ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ کسی صحابی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کرتے ہیں : اختلف الناس فی اخر یومٍ من رمضان فقدم اعرابیان فشھدا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللہ لا ھلا الھلال امس عشیّة فأمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس ان یفطروا ۔ (10)

یعنی رمضان المبارک کے آخری دن (29 رمضان کو) چاند نظر نہ آنے کی وجہ سے لوگوں نے تیسواں روزہ رکھا تو صبح کے وقت دوبدو آئے اور انہوں نے گزشتہ رات میں چاند دیکھ لینے کی شہادت دی تو آپ ﷺ نے لوگوں کو روزہ افطار کرنے کا حکم دے دیا۔ (11)

اگر ایک جگہ چاند نظر آجائے اور دوسری جگہ نہ آئے :-

اگر کسی ایک مقام پر چاند نظر آجائے تو دوسرے مقامات پر بھی لوگوں کے لئے روزہ رکھنا یا عید کا چاند ہونے کی صورت میں روزہ ختم کرنا ضروری ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد " اسے (چاند کو) دیکھ کر روزے رکھو اور اسے دیکھ کر روزے ختم کرو" کا حکم عام ہے اور اس میں کسی علاقے کی تخصیص شامل نہیں ہے۔ (12)

یوم الشک کا روزہ :-

شک کے دن سے مراد 30 شعبان ہے اس صورت میں کہ 29 شعبان کو بوجہ ابر چاند نظر نہ آئے اور یہ بات قطعی طور پر معلوم نہ ہو سکے کہ کل 30 شعبان ہے یا یکم رمضان۔ (13)

شک کے دن میں رمضان کے روزے کی نیت کر کے روزہ رکھنا ممنوع ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے : من صام الیوم الذی یُشکُّ فیہ فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم۔ (14)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی جس شخص نے شک کے دن روزہ رکھا تو اس نے ابو القاسم یعنی آپ ﷺ کی نافرمانی کی۔

اگر کوئی شخص یوم الشک یعنی شک کے دن کا روزہ رکھ لے اور اس دن یہ بات واضح ہو جائے کہ آج واقعی رمضان ہے تو جمہور (جن میں مالکیہ، حنابلہ، شافعیہ شامل ہیں) کے نزدیک اگرچہ اس شخص کے لئے ضروری ہے کہ کھانے پینے سے رکا رہے لیکن اس کا وہ روزہ رمضان کا روزہ شمار نہ ہوگا اور بعد میں اس کے ذمہ اس دن کے روزے کی قضاء ضروری ہوگی۔ (15)

شک کے دن روزہ کے نہ رکھنے کے متعلق علماء امت نے اس کی مختلف حکمتیں بیان کی ہیں کہ اس دن کا روزہ رکھنا کیوں ممنوع ہے؟ (16)

رمضان کے دنوں کی تعداد:-

اس پر اجماع ہے کہ کوئی بھی قمری (عربی یا اسلامی) مہینہ 29 دن سے کم اور 30 دن سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ (17)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب الشھر ھکذا وھکذا۔ (18)

یعنی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم ایک ان پڑھ قوم ہیں۔ مہینہ یوں ہے یوں ہے اور یوں ہے۔ اس کے بعد حدیث کے راوی ابن حرب نے اپنی انگلیوں کو 29 اور 30 پر موڑا۔

چاند دیکھنے کی دعاء:-

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب [illegible] چاند دیکھتے تو [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰھم اھلہٗ علَینا بالامنِ والایمانِ والسلامۃ والاسلام ربّی وربّك

اللہ، ھلال رشدٍ وخیر ۔ (19)

یعنی اے اللہ! ہم پر یہ چاند امن وامان اور سلامتی واسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے (اس سے ہم یہ دعاء کرتے ہیں کہ یہ) ہدایت و خیر کا چاند ہو۔

حواشی

(1)...... دیکھئے بدایۃ المجتھد ونھایۃ المقتصد 284/1 کتاب الصیام

(2)...... فقہ السنہ از محمد عاصم الحداد 138/2 طبع چہارم، ادارۂ معارف اسلامی لاہور

(3)...... صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی ﷺ اذا رایتم الھلال فصوموا واذا رایتموہ فافطروا ----- صحیح مسلم کتاب الصیام باب وجوب صوم رمضان لرؤیۃ الھلال والفطر لرؤیۃ الھلال وانہ اذا...... الخ۔

(4)...... صحیح بخاری حوالہ مذکورہ۔

(5)...... دیکھئے آسان فقہ از محمد یوسف اصلاحی 130/2 ----- مظاہر حق شرح مشکوٰۃ از علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی 304/2

(6)...... آسان فقہ از محمد یوسف اصلاحی 130/2، 131

(7)...... سنن ابی داؤد کتاب الصیام باب فی شھادۃ الواحد علی رؤیۃ ھلال رمضان۔

(8)...... دیکھئے مرجع سابق ----- دیگر کتب صحاح۔

(9)...... مظاہر حق از علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی 308/2

(10)...... سنن ابی داؤد کتاب الصیام باب شھادۃ رجلین علی رؤیۃ الھلال شوال ----- مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب الصیام باب ثبوت رؤیۃ ھلال شوال بشھادۃ رجلین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(11) ..... اس بارے میں سوائے امام ابو ثور رحمۃ اللہ علیہ کے اور کسی کا اختلاف نہیں ہے، ان کے نزدیک رمضان کی طرح عید کے چاند کے لئے بھی صرف ایک آدمی کی شہادت قابلِ قبول ہے، ان کی تائید صرف عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی اس روایت سے ہوتی ہے :إن عمر رضی اللہ عنه امر الناس بالفطر لشهادة رجل انهٗ رأى هلال شوال ۔ یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو روزہ افطار کرنے اور عید منانے کا حکم دیا صرف ایک شخص کی شہادت کی بناء پر کہ اس نے شوال کا چاند دیکھا تھا، لیکن جمہور علمائے سلف کے نزدیک یہ روایت ضعیف اور ناقابلِ احتجاج ہے جس کی بناء پر اس سے استدلال کرنا ممکن نہیں ہے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے الفتح الربانی شرح مسند احمد الشیبانی از عبد الرحمٰن البناء 269/9 طبع دار الشھاب قاہرہ

اہل حدیث علماء میں سے امام شوکانیؒ نے امام ابو ثورؒ کے مسلک کو ترجیح دی ہے اور ان کے نزدیک بھی شوال کے چاند کیلئے ایک آدمی کی شہادت کافی ہے کیونکہ مذکورہ حدیث میں دو آدمیوں کی شہادت کا ذکر ہے، اس میں اس بات کی تصریح نہیں کہ اگر ایک ہی آدمی شہادت دیتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے قبول نہ فرماتے۔ امام شوکانیؒ کے مسلک کیلئے دیکھئے نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار 198/4، 199 ۱۲ منہ

(12) ..... یہ امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام لیث بن سعد اور دیگر فقہاء کا مسلک ہے، بعض شافعیہ کا بھی یہی مسلک ہے لیکن اکثر شافعی علماء کے نزدیک اگر چاند ایک جگہ نظر آجائے اور دوسری جگہ نظر نہ آئے تو اس دوسری جگہ کے لوگوں پر رمضان کا چاند ہونے کی صورت میں روزہ رکھنا اور عید کا چاند ہونے کی صورت میں روزے ختم کرنا ضروری ہے۔ اسی مسلک کی روایت حضرت ابن عباسؓ، عکرمہ، سالم اور اسحاق بن راہویہ سے بھی ملتی ہے، ان حضرات کے نزدیک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث : ''اسے دیکھ کر.........'' میں خطاب ہر جگہ کے لوگوں کے لئے الگ الگ ہے البتہ دونوں جگہیں قریب ہوں تو دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

دو جگہوں کے درمیان وہ دوری کون سی ہے جس کے ہوتے ہوئے اگر ایک جگہ چاند نظر آئے اور دوسری جگہ نظر نہ آئے تو اس دوسری جگہ والوں کے لئے روزہ رکھنا یا ختم کرنا ضروری نہیں، اس کے متعلق مختلف شافعی علماء کی آراء مختلف ہیں، بعض کے نزدیک یہ دوری دو جگہوں کے درمیان مطلع (آسمان کا وہ حصہ جہاں چاند طلوع ہوتا ہے) کا مختلف ہونا ہے جیسے حجاز عراق اور خراسان وغیرہ، اس کے مقابلے میں قربت یہ ہے کہ دونوں کا مطلع ایک ہو جیسے بغداد اور کوفہ وغیرہ، بعض کے نزدیک یہ دوری قصر کی مسافت ہے، بعض کے نزدیک یہ دوری ملک کے ایک یا الگ ہونے کی صورت میں متعین کی جائے گی اور بعض کے نزدیک اگر دونوں جگہیں اس طرح واقع ہوں کہ اگر چاند طلوع ہو تو دوسری جگہ کسی رکاوٹ (جیسے بادل) کے بغیر اس کا نظر نہ آنا متصور نہ کیا جا سکتا ہو تب تو وہ دونوں ایک ہی مقام ہیں وگرنہ مختلف۔ مزید توضیح کے لئے دیکھئے الفتح الربانی 271/9 طبع دارالشھاب قاہرہ ----- مرعاۃ المفاتیح 425/6 تا 429 ----- نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار 203/4 تا 205

لیکن واضح رہے کہ یہ سارا اختلاف صرف اس صورت میں ہے جب کہ دو جگہوں کے درمیان غیر معمولی فاصلہ نہ ہو، اگر دونوں جگہوں کے درمیان فاصلہ بہت زیادہ ہو جیسے حجاز اور اندلس تو اس پر سب کا اتفاق ہے کہ ان کا حکم الگ الگ ہے۔

(بدایة المجتهد ونهایة المقتصد لابن رشد قرطبی 287/1، 288 ۱۲ منہ)

(13)...... حنفیہ کے نزدیک اس وجہ سے کہ آسمان پر بادل ہوں یا اس وجہ سے کہ بعض لوگوں نے تو چاند دیکھا ہو لیکن ان کی شہادت قبول نہ کی گئی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالکیہ کے نزدیک صرف اس وجہ سے کہ آسمان پر بادل ہوں۔
شافعیہ کے نزدیک اس وجہ سے کہ چاند کے دیکھنے کی شہادت ایسے لوگوں نے دی ہو جن کی شہادت معتبر نہ ہو جیسے بچے اور عورتیں وغیرھا خواہ آسمان پر بادل ہوں یا نہ ہوں۔ مزید تفصیل کے لئے رجوع کریں: الفتح الربانی 262/9 ----- مرعاۃ المفاتیح 444/6، 445 ----- فقہ السنہ از محمد عاصم الحداد 170/2 ۱۲ منہ

(14) ...... سنن ابی داؤد کتاب الصیام باب کراہیۃ صوم یوم الشک، حدیث کی اسناد صحیح ہیں، دیکھئے مرعاۃ المفاتیح از شیخ عبید اللہ الرحمانی 447/6

(15) ...... حنفیہ کے نزدیک اگرچہ اس شخص کو شک کے دن روزہ رکھنے کا گناہ ہو گا لیکن اس کا روزہ رمضان کا روزہ شمار ہو جائے گا اور اس پر بعد میں قضاء ضروری نہیں ہو گی۔ دیکھئے احکام القرآن از مولانا ظفر احمد عثمانیؒ 180/1 تا 182 ----- فقہ السنہ 2/ص 170، 171 ۱۲ منہ۔

(16) ...... ان سب کی تفصیل کیلئے دیکھئے مرعاۃ المفاتیح 444/6 طبع مکتبۃ الرحمٰن السّلفیہ۔

(17) ...... بدایۃ المجتہد و نہایۃ المقتصد لابن رشد قرطبی 283/1، 284

(18) ...... صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی ﷺ لا نکتب ولا نحسب۔

(19) ...... جامع ترمذی ابواب الدعوات باب مایقول عند رویۃ الہلال۔

تعلیقہ حواشی باب سوم متعلق بہ عدد 7

توضیح کے لئے معلوم ہو کہ ہلال رمضان کی شہادت کے لئے اکثر اہل علم کا یہی مسلک ہے کہ ایک شخص کی شہادت قابل قبول ہے، ان میں امام احمد، امام عبد اللہ بن مبارک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم شامل ہیں۔ دیکھئے جامع ترمذی ابواب الصوم باب ما جاء فی الصوم بالشہادۃ۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی یہی مسلک ہے لیکن ان کے نزدیک ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی کی شہادت صرف اسی صورت میں قابلِ قبول ہے جب کہ آسمان پر بادل ہوں، اگر آسمان صاف ہو تو صرف ایک آدمی کی شہادت ناکافی ہے اور ایسی صورت میں بہت سے لوگوں کا چاند کو دیکھ کر اس کی شہادت دینا ضروری ہے۔

امام مالک، امام اوزاعی اور امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک رمضان کے چاند کے لئے کم از کم دو قابلِ اعتماد آدمیوں کی شہادت ضروری ہے، ان کے مسلک کی بنیاد حضرت عبد الرحمٰن بن زید بن خطاب کی بیان کردہ اس روایت پر ہے: أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صوموا لرویتہ وافطروا لرویتہ وانسکوا لھا فان غم علیکم فأتِموا ثلاثین یومًا وإن شھد شاھدان مسلمان فصوموا وافطروا۔ (مسند امام احمد بن حنبل کتاب الصیام)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم روزہ رکھنا اور افطار کرنا چاند کی رویت سے مشروط رکھو اور اسی سے اپنی عبادتوں کے اوقات بھی مقرر کرو اور اگر بادل ہوں تو تیس دن کی گنتی پوری کرو اور اگر دو مسلمان شہادت دیں تو روزے شروع کرو اور ختم کرو۔ (روایت ہٰذا کی اسناد قابل قبول ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے الفتح الربانی لاحمد عبد الرحمٰن البناء رحمہ اللہ 265/9 طبع دار الشھاب قاہرہ)

اس باب میں بعض اور روایات بھی حکایت کی گئی ہیں جن میں دو آدمیوں کے شہادت دینے کا ذکر ہے، ان حضرات کے نزدیک کتاب کے متن میں مذکور حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات کی تاویل یہ ہے کہ ممکن ہے کہ آپ ﷺ کو اور لوگوں کی شہادت بھی پہنچی ہو۔

اس کے مقابلہ میں جن حضرات کے نزدیک ایک آدمی کی شہادت کافی ہے ان کا دو آدمیوں کی شہادت والی روایات کے متعلق یہ کہنا ہے کہ ان میں ایک آدمی کی شہادت قبول کرنے کی تصریح نہیں ہے، صرف ان کے مفہوم سے مطلب نکالا جا سکتا ہے جب کہ اس کے مقابلے میں جن روایات میں ایک آدمی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت کا ذکر ہے ان میں اس بات کی تصریح ہے کہ ایک آدمی کی شہادت قابل قبول ہے لہذا یہ روایات قابل ترجیح ہیں۔ مزید ایضاح کیلئے دیکھئے الفتح الربانی 269،268/9

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

روزے کے متعلقات کے بیان میں

روزہ کی صحت کے لئے شروط :-

روزے کی کما حقہ ادائیگی کے لئے مندرجہ ذیل تین شروط ہیں، اگر ان کے استکمال کا خیال نہ رکھا گیا تو روزہ نہ ہو گا۔

نیت : روزہ اسلام کی بتائی گئی عبادات میں سے ایک ہے اور عبادت نیت کے بغیر کامل نہیں لہٰذا روزے کے لئے بھی نیت کرنا ضروری ہے۔ (1)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : انما الاعمالُ بالنّیات ۔ (2)

یعنی اعمال نیتوں ہی کے ساتھ ہیں۔

رمضان اور اسی طرح کفارہ، قضاء اور نذر کے روزہ کی نیت کا ... ت طلوع فجر کے وقت یا اس سے پہلے ہونا ضروری ہے۔

اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہٗ۔ (3)

یعنی آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے طلوع فجر سے پہلے پختہ ارادہ نہ کیا (یعنی روزہ کی نیت نہ کی) تو اس کا روزہ نہیں۔ (4)

طہارت : حیض اور نفاس سے طہارت بھی ضروری ہے، بعض فقہاء اسے روزے کی صحت کی شروط میں شمار کرتے ہیں جب کہ بعض اسے روزے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادائیگی کے وجوب کی شروط میں شمار کرتے ہیں۔ بہر کیف حیض و نفاس سے پاکی ضروری ہے اور اس کے ساتھ روزہ صحیح نہ ہوگا، اس کے متعلق اجماع ہے۔ (5)

اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے: قالت عائشة كان يصيبنا ذالك فنؤمر بقضآء الصوم ولا نؤمر بقضآء الصلوة۔ (6)

یعنی (آپ ﷺ کے عہد میں) جب ہم حیض کی حالت میں ہوتیں تو ہمیں روزہ کی قضاء کا حکم تو دیا جاتا لیکن نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

کھانے پینے اور دیگر مفطرات سے اجتناب: طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور دوسرے مفطرات (وہ چیزیں جن سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، ان کا تفصیلی بیان انشاء اللہ آئندہ آئے گا) سے رکے رہنا، اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (7)

وہ لوگ جن پر روزہ فرض نہیں ہے:-

نابالغ بچہ، مجنون (ناسمجھ آدمی یا عورت)، مریض، مسافر، حیض و نفاس والی عورت، بوڑھا مرد یا بوڑھی عورت، حاملہ اور مرضع (دودھ پلانے والی عورت) پر روزہ فرض نہیں ہے، ان میں سے بعض وہ ہیں جن کے لئے روزہ فرض تو نہیں لیکن رکھنا مستحب ہے، بعض کے لئے روزہ چھوڑنا اور اس کی قضاء ضروری ہے، بعض کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے لیکن اس کی قضاء یا فدیہ ضروری ہے۔ چنانچہ سطور ذیل میں ہم ان سب کا تفصیلی جائزہ لیتے ہیں:

نابالغ بچہ: بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے اس پر روزہ فرض نہیں ہے اور نہ اس کے ذمہ اس کی قضاء ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: رفع القلم من ثلثة عن النّائم حتى يستيقظ وعن الصبى حتى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يشبّ وعن المعتوه حتىٰ يعقل - (8)

یعنی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قلم تین قسم کے لوگوں سے اٹھالیا گیا: ایک سونے والا یہاں تک کہ جاگے اور بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو اور مجنون یہاں تک کہ اس کو عقل آئے۔

لیکن اگر بچہ اس عمر میں ہو کہ وہ روزہ رکھ سکتا ہو تو اس کے لئے روزہ رکھنا مستحب ہے بلکہ اس کے سرپرست کو چاہئے کہ وہ اسے روزے کی ترغیب دے تاکہ وہ اس کا عادی بنے۔

حضرت ربیع بن معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے:

أرسل رسول الله صلى الله عليه وسلم غداة عاشوراء الى قرى الأنصار إلى حول المدينة من كان اصبح صائمًا فليتم صومهٗ ومن كان اصبح مفطراً فليتم بقية يومهٖ فكنا بعد ذالك نصومهٗ ونصوّم صبياننا الصغارِ منهم ان شاء الله ونذهب الى المسجد ------ الخ - (9)

یعنی عاشوراء کی صبح نبی ﷺ نے انصار کی بستیوں میں یہ اعلان کرایا کہ جس شخص نے روزہ کی حالت میں صبح کی ہو اسے چاہئے کہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس شخص کا صبح کے وقت روزہ نہ ہو اسے چاہئے کہ دن کے بقیہ حصے کا روزہ رکھ لے، چنانچہ اس کے بعد ہم عاشوراء کا روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے، ہم مسجد جاتے تو انہیں کھیل کے لئے اون کا کھلونا بنادیتے تھے، جب ان میں سے کوئی بچہ کھانے کے لئے روتا تو اسے یہ کھلونا دے دیتے یہاں تک کہ افطار کاوقت آپہنچتا۔ (10)

مجنون : مجنون پر نہ تو روزہ فرض ہے اور نہ ہی اس پر اس کی قضاء لازم ہے۔ مجنون کے مرفوع القلم ہونے کا ذکر گزشتہ سطور میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں گزر چکا ہے۔ (11)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریض : مریض کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے لیکن بعد میں چھوڑے گئے روزوں کی قضاء ضروری ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۔ (12)

یعنی تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اسے چاہئے کہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے۔ (13)

مسافر : مسافر کے لئے روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے لیکن بعد میں اس پر چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء ضروری ہے، اسی کا بیان مندرجہ بالا آیت میں بھی ہے۔ نیز حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں :

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله وضع عن المسافر يعني نصف الصلوة والصوم وعن الحبلى والمرضع ۔ (14)

یعنی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کو آدھی نماز معاف کر دی ہے اور مسافر، حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ۔

سفر میں روزہ رکھنا بھی جائز ہے اور نہ رکھنا بھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں : عن حمزه بن عمرو اسلمى انهٗ سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصوم في السفر قال ان شئت فصم وإن شئت فافطر ۔ (15)

یعنی حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ سے دوران سفر روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر چاہو تو روزہ رکھو اور اگر چاہو تو نہ رکھو۔

اسی طرح ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے :

غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ست عشرة مضت من رمضان فمنا من صام ومنا من افطر فلم يعب الصائم على المفطر ولا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المفطر علی الصائم۔ (16)

یعنی ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولھویں رمضان کو جہاد کیا تو ہم میں سے بعض روزہ دار تھے اور بعض نہیں تو نہ تو روزہ دار افطار کرنے والے کو ملامت کرتے تھے اور نہ افطار کرنے والے روزہ دار کو۔

اس بارے میں تو کوئی اختلاف نہیں، اختلاف اس بارے میں ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے یا نہ رکھنا؟

جمہور جن میں امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم شامل ہیں، کے نزدیک جو شخص سفر میں روزہ رکھ سکتا ہو اور اس سے اسے کوئی تنگی نہ ہوتی ہو تو اس کے لئے روزہ رکھنا افضل ہے۔ (17)

مسافر کے لئے یہ جائز ہے کہ رات کو روزہ کی نیت کرنے کے باوجود اگر چاہے تو دن میں روزہ توڑ لے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خرج عام الفتح الی مکة فی رمضان فصام حتی بلغ کراع الغمیم فصام الناس ثم دعا بقدح من مآء فرفعهٗ حتیٰ نظر الناس الیه ثم شرب فقیل لهٗ بعد ذالك ان بعض الناس قد صام فقال اولئك العصاة اولئك العصاة۔ (18)

یعنی آپ ﷺ فتح مکہ کے سال رمضان میں مکہ کی طرف نکلے تو آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ روزہ رکھا یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کراع الغمیم (ایک مقام جو کہ مدینہ سے سات منزل کے بقدر ہے) پہنچے تو آپ ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور اسے بلند کیا یہاں تک کہ لوگوں نے اسے دیکھ لیا پھر آپ ﷺ نے (اس میں موجود) پانی پی لیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ سے کہا گیا کہ بعض لوگ ابھی تک روزہ رکھے ہوئے ہیں تو آپ ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ یہی نافرمان ہیں، یہی نافرمان ہیں۔

لیکن مسافر کے لئے یہ رخصت صرف ایسی صورت ہی میں ہے جب کہ وہ سفر میں ہو اور سفر ہی کے دوران رات کو روزہ کی نیت کرے، اگر وہ مقیم ہونے کی صورت میں رات کو روزہ کی نیت کرے اور پھر دن میں سفر شروع کرے تو امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک اس کے لئے روزہ توڑنا جائز نہیں ہے۔ (19)

سفر کی وہ مسافت جس کے بعد روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے وہی ہے جس کے بعد نماز میں قصر جائز ہے اور اس بارے میں ائمہ عظام کے مابین وہی اختلاف ہے جو نماز کے بارے میں ہے۔ (20)

حیض یا نفاس والی عورت: جو عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہو اس کیلئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے البتہ جتنے دن وہ روزے چھوڑے بعد میں اس کے ذمے ان کی قضاء ضروری ہے اور اس بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی روایت اسی باب کی سطور گزشتہ میں طہارت کے بیان میں گزر چکی ہے۔ (21)

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت: حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو جب کہ روزہ سے خود اسے یا اس کے بچہ کو یا دونوں کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو تو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے، اس کے بارے میں رخصت سے متعلقہ روایت ''مسافر'' کے بیان میں گزر چکی ہے جو دیکھنا چاہے وہ اس کی طرف مراجعت کرے۔

لیکن روزہ چھوڑنے کی صورت میں اس کے ذمے قضاء ہے یا فدیہ یا دونوں؟ اس بارے میں آپ ﷺ سے کوئی حکم ثابت نہیں ہے۔ (22)

بوڑھا مرد یا بوڑھی عورت: اگر کوئی مرد یا عورت اس قدر سن رسیدہ (Aged) ہو جائے کہ اس کے لئے روزہ رکھنا مشکل ہو تو اسے روزہ چھوڑنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اجازت ہے اور اس میں تمام ائمہ کا اتفاق ہے۔ (23)

رمضان کے روزوں کی قضاء :-

رمضان کی قضاء کے روزوں کا لگاتار رکھنا ضروری نہیں بلکہ لگاتار اور الگ الگ کر کے دونوں طرح سے رکھے جا سکتے ہیں۔

یہ جمہور کا عام مسلک ہے تاہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام نخعی، امام شعبی اور ابو داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک رمضان کی قضاء میں روزوں کا لگاتار رکھنا ضروری ہے۔ (24)

رمضان کے روزوں کی قضاء میں تاخیر کرنا :-

جس شخص کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضاء باقی ہو تو وہ جب چاہے یہ روزے رکھ سکتا ہے، اس معاملے میں شریعت میں توسع ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے: فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔ (25)

یعنی دوسرے دنوں میں ان (قضاء روزوں) کی گنتی پوری کرے۔

ان میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حد مقرر نہیں کی گئی اور نہ ہی آپ ﷺ سے اس بارے میں کچھ ثابت ہے۔

دریں اثناء اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: كان يكون على الصوم من رمضان فما استطيع أن اقضى الا فى شعبان۔ (26)

مجھ پر رمضان (کے روزوں) کی قضاء باقی ہوتی تھی، میں اس کو رکھ نہ سکتی تھی یہاں تک کہ شعبان آجاتا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاہم معلوم رہے کہ قضاء روزوں کی ادائیگی میں تعجیل کرنا مستحب ہے۔

اس کے علاوہ اگر کسی کے ذمہ قضاء روزے ہوئے اور وہ نہ رکھ سکا یہاں تک کہ دوسرا رمضان شروع ہو گیا تو پہلے وہ رمضان کے روزے رکھے گا اور اس کے بعد وہ گزشتہ رمضان کے روزوں کی قضاء کرے گا اور اس کے ساتھ ہر روزے کے بدلے فدیہ بھی ادا کرے گا۔ (27)

لیکن فدیہ ادا کرنا صرف اسی صورت میں ہو گا جب کہ اس نے بغیر کسی عذر کے ان روزوں کی قضاء میں تاخیر کی ہو اور اگر وہ کسی بیماری میں مبتلا تھا یا کوئی ایسا عذر درپیش تھا کہ وہ قضاء نہ کر سکا حتیٰ کہ دوسرا رمضان آ گیا تو پھر اس کے ذمہ صرف روزوں کی قضاء ہی ہو گی فدیہ دینا ضروری نہ ہو گا۔ (28)

اس کے علاوہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا والی روایت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ نفل روزے جیسے شوال کے چھ روزے اور عاشوراء محرم کے روزے نہ رکھتی تھیں کیونکہ جس پر رمضان کے روزوں کی قضاء ہو وہ نفل روزے نہیں رکھ سکتا تاوقتیکہ ان کی قضاء ادا کرے۔ (29)

میّت کے ذمہ روزوں کی قضاء :-

اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کے ذمہ روزوں کی قضاء ہو تو جمہور (جن میں امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم شامل ہیں) کے نزدیک اس کا ولی اس کے روزوں کی قضاء نہیں کرے گا البتہ وہ اس کی طرف سے ہر ایک روزے کے بدلے فدیہ دے گا۔ (30)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے :

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من مات وعلیہ صیام شہر رمضان فلیطعم عنہ مکان کل یومٍ مسکین۔ (31)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کے ذمہ رمضان کے مہینے کے روزے باقی ہیں تو اس کی طرف سے (اس کا ولی) ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلادے۔

حواشی

(1)...... توضیح کے لئے دیکھئے التمہید لابن عبدالبر 38/2 طبع مکتبۃ القدوسیہ اردو بازار لاہور ------ مرعاۃ المفاتیح 461/6 تا 466 ------ المحلی بالآثار لابن حزم 285/4 مسئلہ 728 ------ المغنی لابن قدامہ حنبلی 333/4 تا 340 مسئلہ 485 ------ احیاء علوم الدین لامام غزالی کتاب اسرار الصوم ------ الموسوعۃ الفقہیہ 21/28 مقالہ: شروط صحۃ الصوم ------ نیل الاوطار 207/4 طبع انصار السنۃ المحمدیہ۔

(2)...... صحیح بخاری کتاب الوحی باب کیف کان بدا الوحی الی رسول ﷺ۔

(3)...... صحیح ابن خزیمہ ج 3 کتاب الصیام باب ایجاب الاجماع علی الصوم الواجب قبل طلوع الفجر ------ دیگر کتب صحاح۔

(4)...... یہ مسلک ہے عبداللہ بن عمر اور جابر بن یزید رضی اللہ عنہما کا صحابہ میں سے اور مالک اور لیث بن ابی ذئب رحمہما اللہ کا تابعین میں سے، ان کے نزدیک نیت کرنا فرض اور نفل دونوں قسم کے روزوں میں ضروری ہے جب کہ امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک نیت کرنا نفلی روزوں میں واجب نہیں ہے۔

ان سب کے علی الرغم امام زہری، امام عطاء اور امام زفر رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک رمضان کے روزہ کے لئے بھی نیت کی ضرورت نہیں کیونکہ رمضان میں افطار (روزہ نہ رکھنا) ہو ہی نہیں سکتا، البتہ جن لوگوں پر رمضان میں روزہ ضروری نہیں ہے جیسے مریض اور مسافر تو ان کے لئے نیت ضروری ہے۔ مزید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفصیل کے لئے دیکھئے نیل الاوطار الامام الشوکانی 207/4، 208 ۱۲ منہ۔

(5) ...... الموسوعۃ الفقہیہ 21/28 طبع وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیہ الکویت ------ فقہ النساء از محمد عطیہ خمیس ص 312 تا 314 ناشر ادارہ معارف اسلامی، منصورہ لاہور۔

(6) ...... سنن نسائی کتاب الصیام باب وضع الصیام عن الحائض۔

(7) ...... بدایۃ المجتھد لابن رشد قرطبی 290/1

(8) ...... جامع ترمذی ابواب الحدود، باب ما جاء فیمن لا یجب علیہ الحد ------ سنن ابن ماجہ ابواب الطلاق باب طلاق المعتوہ والصغیر والنائم۔

(9) ...... صحیح مسلم کتاب الصیام باب صوم یوم عاشوراء۔

(10) ...... اس بارے میں اختلاف نہیں ہے البتہ بچہ کو ترغیب دینے کی صورت میں اختلاف ہے۔ حنفیہ، شافعیہ، اور حنبلیہ کے نزدیک بچہ کو سات سال کی عمر میں روزہ کا حکم دینا اور اگر دس سال کی عمر تک روزہ نہ رکھے تو مارنا مستحب ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے الفقہ علی مذاہب الاربعۃ 543/1 تا 548 کتاب الصیام، طبع مصر ۱۲ منہ۔

(11) ...... اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے البتہ جنون کی بعض حالتیں ایسی ہیں، کہ جن میں روزہ کی قضاء ضروری ہے۔

حنفیہ کے نزدیک اگر رمضان کا پورا مہینہ جنون کی حالت میں گزرے تو کوئی قضاء نہیں ہے لیکن اگر رمضان کا کچھ حصہ جنون کی حالت میں گزرے اور کچھ حصہ ہوش کی حالت میں تو جو حصہ ہوش کی حالت میں گزرے اس کے روزے رکھنا اور باقی دنوں کی بعد میں قضاء کرنا ضروری ہے۔

شافعیہ کے نزدیک اگر جنون اپنی شرارت کی وجہ سے ہے تو روزوں کی قضاء ضروری ہے اور اگر اپنی شرارت کی وجہ سے نہیں ہے تو روزوں کی قضاء ضروری نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنابلہ کے نزدیک اگر پورا دن جنون کی حالت میں گزرے تو اس دن کے روزہ کی قضاء نہیں ہے خواہ جنون کسی وجہ سے ہو اور اگر دن کے کسی حصہ میں ہوش آجائے تو اس دن کی قضاء ضروری ہے۔

مالکیہ کے نزدیک اگر دن کا نصف حصہ یا اس سے کم جنون کی حالت میں گزرے تو اس دن کی قضاء ضروری ہے لیکن اگر نصف دن سے زیادہ جنون رہے تو اس دن کی قضاء نہیں ہے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعۃ 576/1 کتاب الصیام، طبع مصر ۱۲ منہ۔

(12)...... سورۃ البقرہ آیت 184

(13)...... یہ امر فقہاء کے درمیان متفق علیہ ہے کہ مریض کے لئے روزہ چھوڑنے کی رخصت صرف اسی صورت میں ہے جب کہ روزہ سے مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو اور اگر روزہ سے کسی نقصان کا احتمال نہ ہو تو روزہ چھوڑنا جائز نہیں ہے۔ دیکھئے احکام القرآن للجصاص 219/1، 220 ناشر سہیل اکیڈمی لاہور ۱۲ منہ۔

(14)...... سنن نسائی کتاب الصیام باب وضع الصیام عن الحبلی والمرضع۔

(15)...... حوالہ سابق باب الصیام فی السفر۔

(16)...... صحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم والفطر فی شہر رمضان للمسافر

(17)...... امام احمد بن حنبل، امام اوزاعی اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے کیونکہ سفر میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے اور رخصت پر عمل کرنا افضل ہے جب کہ بعض اسلاف کے نزدیک سفر میں روزہ رکھنا یا نہ رکھنا دونوں یکساں ہیں۔

فائدہ: اس بارے میں امام شوکانی رحمہ اللہ اپنی رائے یوں ظاہر کرتے ہیں کہ جس شخص پر سفر میں روزہ رکھنا دشوار ہو اور اس سے اُسے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس کے لئے روزہ نہ رکھنا افضل ہے اور اسی طرح جو شخص اللہ تعالیٰ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی ہوئی رخصت کو قبول کرنے سے قصداً اعراض کرتا ہو تو اس کے لئے بھی روزہ نہ رکھنا افضل ہے اور اسی طرح اس شخص کے لئے بھی روزہ نہ رکھنا افضل ہے جسے روزہ رکھنے سے ریا اور خود پسندی (Vanity) میں پڑ جانے کا اندیشہ ہو۔ طبرانی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول منقول ہے :اذا سافرت فلا تصم فانك ان تصم قال اصحابك .... الخ۔

یعنی جب تم سفر کرو تو روزہ نہ رکھو، اگر تم روزہ رکھو گے تو تمہارے ساتھی (آپس میں یہ) کہیں گے کہ دیکھو اس شخص کا روزہ ہے اسلئے اس کا خیال رکھو اور اسے کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دو، پھر وہ تمہارے کام بھی کریں گے یہاں تک کہ تمہارے روزے کا اجر ضائع ہو جائے گا۔ (نیل الاوطار للشوکانیؒ 4/238، 239)

(18)...... صحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم والفطر فی شہر رمضان للمسافر

(19)...... امام احمد، امام اسحاق اور امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک اس صورت میں بھی انسان کے لئے روزہ توڑ لینا جائز ہے۔ مالکیوں میں سے ابن العربی رحمہ اللہ نے اسی مسلک کی تائید کی ہے اور اسی کو امام شوکانی رحمہ اللہ نے بھی اختیار کیا ہے۔ دیکھئے نیل الاوطار 4/240 تا 242

(20)...... نیل الاوطار 4/239 نماز کی قصر سے متعلقہ مباحث احکام کی کتب میں دیکھئے۔

(21)...... اس بارے میں اجماع ہے۔ دیکھئے فقہ السنۃ 2/150 از محمد عاصم الحداد

-----فقہ النساء از محمد عطیہ خمیس ص 312 تا 314

(22)...... حنفیہ کے نزدیک حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت پر جب وہ روزہ نہ رکھے بعد میں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء ضروری ہے فدیہ ضروری نہیں ہے خواہ نقصان کا اندیشہ صرف اسے ہو یا صرف بچے کو یا دونوں کو۔

شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک اگر نقصان کا اندیشہ صرف عورت کو یا عورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بچے دونوں کو ہو تب صرف قضاء ضروری ہے لیکن اگر یہ اندیشہ صرف بچے کو ہو تو پھر قضاء اور فدیہ دونوں ضروری ہیں۔

مالکیہ کے نزدیک حاملہ کے ذمہ (صرف) فدیہ اور دودھ پلانے والی عورت کے ذمہ (صرف) قضاء ضروری ہے خواہ نقصان کا اندیشہ صرف اسے ہو یا بچے کو یا دونوں کو۔ مزید دیکھئے کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعۃ از عبد الرحمٰن جزیری 1/573، 574 کتاب الصیام .... خوف الحامل والمرضع الضرر من الصیام۔ ۱۲ منہ

(23)...... جو سن رسیدہ شخص قدرت نہ ہونے کی وجہ سے روزہ نہ رکھے تو اس کے بدلے وہ فدیہ (ایک مسکین شخص کا کھانا) ادا کرے گا (تفصیل کے لئے دیکھئے اسی عدد کے حوالہ جات) یعنی جتنے ایام وہ روزے افطار کرے گا اتنے ایام کا اسے فدیہ ادا کرنا واجب ہو گا۔ مزید ایضاح کے لئے دیکھئے کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعۃ 1/576 ------ نیل الاوطار 4/243 تا 245 ۱۲ منہ۔

(24)...... مراجعت کے لئے ملاحظہ ہو بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد لابن رشد قرطبی 1/299 ------ نیل الاوطار 4/246 ------ اوجز المسالک از مولانا زکریا کاندھلوی 5/117 تا 130 ------ المغنی ابن قدامہ 4/408 تا 410 مسئلہ 509 ------ احکام القرآن از مولانا ظفر احمد عثمانی 1/225 تا 227 ------ المحلی بالآثار ابن حزم 4/408، 409 مسئلہ 768

(25)...... سورۃ البقرہ آیت 184

(26)...... صحیح بخاری کتاب الصوم باب متی یقضی قضاء رمضان ------ مؤطا امام مالک کتاب الصیام باب لا بأس بتاخیر القضاء الی شعبان۔

(27)...... جمہور کا مسلک یہی ہے اور صحابہ میں سے حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام طحاویؒ امام یحییٰ بن اکثمؒ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے چھ صحابہ کرامؓ کو اسی مسلک پر پایا جب کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بر عکس امام ابو حنیفہ اور امام نخعی رحمہما اللہ کے نزدیک فدیہ کا ادا کرنا واجب نہیں ہے۔

محل استعجاب ہے کہ اس مسئلے کے متعلق امام شوکانی رحمہ اللہ نے ظاہریہ کی روش اختیار کی ہے اور فرمایا ہے کہ اس مسلک کی تائید میں آپ ﷺ سے کوئی حدیث نقل نہیں کی گئی اور اس کے متعلق صحابہ کرامؓ کے اقوال ہمارے لئے حجت نہیں ہیں اسلئے بمطابق ظاہر فدیے کا واجب نہ ہونا ہے۔ (حوالہ سطور ذیل میں دیکھئے)

امام شوکانی کی رائے صواب نہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر آپ ﷺ سے دین کے کسی مسئلے میں کوئی نص ثابت نہیں تو پھر لازماً رجوع صحابہ کرامؓ ہی کی طرف ہو گا کہ ان کا اس کے متعلق کیا مسلک ہے۔ ہاں اس صورت میں جب کہ آپ ﷺ سے کوئی بات قطعی طور پر ثابت ہو اور اس کے بر خلاف کسی صحابی کا قول ملتا ہو تو ہر لحاظ سے آپ ﷺ کے فرمان کو اولیت حاصل ہو گی اور اس وقت صحابی کا قول ہمارے لئے حجت نہیں ہو گا اور یہی اہل علم کا بھی وتیرہ ہے۔ رمضان کے روزوں کی قضاء میں تاخیر کرنے کے جواز کے لئے مزید دیکھئے نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار للشوکانی 246/4 تا 248 ناشر انصار السنۃ المحمدیہ لاہور ----- کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ از عبد الرحمٰن الجزیری 577/1 تا 580 کتاب الصیام باب قضاء رمضان طبع مصر ----- المسوی من احادیث الموطا از شاہ ولی اللہ دہلویؒ 265/1 طبع حجاز ----- التمہید لابن عبد البر 148/23، 149 المکتبۃ الاثریہ ----- احکام القرآن للجصاص 208/1 تا 213 سہیل اکیڈمی لاہور ----- تیسیر الباری شرح صحیح بخاری از علامہ وحید الزمان 308/2، 309 ناشر نعمانی کتب خانہ لاہور ۱۲ منہ۔

(28) ..... یہ ابو العباس اور امام شافعی کے نزدیک ہیں۔ دیکھئے نیل الاوطار للشوکانی 248/4، یہی مسلک سعودی عرب کے مفتیٔ اعظم الشیخ احمد بن عبد العزیز بن عبد اللہ ابن باز کا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ فرماتے ہیں :

"اگر وہ بسبب مرض یا سفر روزہ رکھنے سے عاجز و معذور تھا یا عورت تھی کہ جو دودھ پلانے یا حمل کے باعث روزہ نہ رکھ سکتی تھی تو اس صورت میں ان دونوں کے اوپر سوائے روزوں کی قضاء کے، کوئی فدیہ نہیں ہے۔ (اما إن كان معذوراً لمرض او سفرٍ، او كانت المرأة معذورة بحمل او رضاع ...... الخ۔) دیکھئے مجموع فتاویٰ لسماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ ابن باز 222/4، فتاوی الصیام، ترک القضاء حتیٰ دخل رمضان آخر۔ دار الوطن، الریاض۔

(29)...... مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح 23/7 ----- اوجز المسالک 150/5 تاہم حنفیہ کے نزدیک اس شخص کے لئے نفل روزہ رکھنے کا جواز ہے جس نے رمضان کے روزوں کی قضاء نہ کی ہو۔ دیکھئے مصادر بالا ۱۲ منہ۔

(30)...... اس بارے میں دوسرا مسلک امام ابو ثورؒ اور عام محدثین کا ہے اور وہ یہ کہ میت کی طرف سے اس کا ولی روزہ کی قضاء کرے خواہ یہ قضاء رمضان کے روزوں کی ہو یا نذر مانے ہوئے روزوں کی۔

تیسرا مسلک امام احمد بن حنبل، امام لیث بن سعد اور ابو عبید کا ہے کہ میت کی طرف سے نذر مانے ہوئے روزوں کی قضاء تو کی جا سکتی ہے لیکن رمضان کے روزوں کی قضاء نہیں کی جا سکتی بلکہ ان کے بدلے مساکین کو کھانا کھلانا چاہئے۔

مزید دیکھئے نیل الاوطار 248/4 تا 251

بہرکیف اس کے متعلق صحیح مسلک امام ابو ثورؒ ہی کا ہے اور اس کی دلیل آپ ﷺ کے اس فرمان سے ملتی ہے : من مات وعليه صيام صام عنه وليهٗ۔ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب من مات وعلیہ صوم) یعنی جو اس حال میں مرا کہ اسکے ذمہ روزے ہیں تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزے رکھے۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۲ منہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(31) ...... جامع ترمذی ابواب الصوم، باب ماجاء فی الکفارہ، اس حدیث کی اسناد غریب ہیں اور اس کے علاوہ یہ روایت موقوف ہے، دیکھئے مصدر سابق۔

تکملۂ باب چہارم متعلق بہ مقالہ اول "نیت"

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ مذکورہ حدیث سے بظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر روزہ کی نیت رات ہی سے نہ کی جائے تو روزہ درست نہیں ہوتا خواہ روزہ فرض ہو یا واجب ہو یا نفل، تاہم اس بارے میں علماء کے مابین اختلاف ہے۔ چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک روزہ میں نیت رات ہی سے کرنی شرط ہے خواہ روزہ کسی نوعیت کا ہو اور یہی قول امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ کا ہے، لیکن نفل کے معاملے میں ان دونوں کے یہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ اگر روزہ نفل ہو تو امام احمد کے نزدیک زوال سے پہلے بھی نیت کی جاسکتی ہے اور امام شافعی کے نزدیک نیت کرنے کی حد غروبِ آفتاب تک ہے۔

حنفیہ کے نزدیک رمضان، نفل اور نذر معین کے روزے میں زوال سے قبل نیت کر لینا جائز ہے لیکن قضاء، کفارہ اور نذرِ مطلق میں حنفیہ کے ہاں بھی رات ہی سے نیت کرنی شرط ہے۔ اس مسئلہ کی مزید توضیح کے لئے ملاحظہ ہو: بدایۃ المجتہد لابن رشد 292/1 تا 294 ----- نیل الاوطار للشوکانی 207/4 تا 209 ----- کتاب الفقہ علیٰ مذاہب الاربعہ از عبد الرحمٰن جزیری 543/1 تا 548 ----- آسان فقہ از محمد یوسف اصلاحی 149/2 تا 151 ----- فقہ السنہ از محمد عاصم الحداد 145/2، 146 بذیل حاشیہ ----- مظاہر حق شرح مشکوٰۃ از علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی 312/2 ناشر دارالاشاعت کراچی ----- مرعاۃ المفاتیح از شیخ عبید اللہ رحمانی 461/6 تا 466

اس کے بعد واضح ہو کہ کتب فقہ میں سحری کے وقت روزے کی نیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی یہ دعاء مرقوم ہے: وبصومِ غدٍ نَّویتُ مِن شهرِ رمضان۔ (حوالہ کے لئے دیکھئے: احناف کی کتب فقہ) یعنی میں نے رمضان کے کل کے روزہ کی نیت کی۔

لیکن یہ دعاء کسی بھی قسم کی حدیث سے ثابت نہیں ہے اس لئے اس کا پڑھنا ضروری نہیں بلکہ پڑھنے سے احتراز ہی کرنا چاہئے، دل میں کی گئی نیت ہی صحیح کفایت کرتی ہے۔ واللہ ھوالموفق۔

احناف کے نزدیک روزے کی نیت کے الفاظ زبان سے ادا کرنا سنت نہیں ہیں۔ دیکھئے الموسوعۃ الفقہیہ 21/28 طبع اول 1993۔ لیکن اس کے متعلق علامہ ابن عابدین شامی میں رقم طراز ہیں: ''یہ (یعنی زبان سے نیت کرنا) مشائخ کی سنت ہے آپ ﷺ کی نہیں کیونکہ آپ ﷺ سے نیت کے الفاظ زبان سے ادا کرنا ثابت نہیں ہیں۔'' دیکھئے شامی از علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ 95/2 ناشر المکتبۃ الماجدیہ کوئٹہ۔

علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ کے مذکورہ بیان کے مطابق جب آپ ﷺ سے نیت کا زبان سے کرنا ثابت نہیں ہے تو پھر نیت کا زبان سے کرنا مطلق ضروری نہیں بلکہ اس سے اجتناب ہی کرنا چاہئے کیونکہ دین کے مسائل کا استنباط واستخراج سنت نبوی ﷺ سے ہوتا ہے نہ کہ سنت مشائخ سے، واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ۔

****

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم

روزہ کے آداب و مستحبات

سحری :-

فضلیت : اس پر اجماع ہے کہ روزہ رکھنے کے لئے سحری کھانا مستحب ہے اگرچہ ضروری نہیں ہے۔ اس بارے میں متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں جن میں سے چند ایک کا سطورِ ذیل میں ذکر کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکۃ ۔ (1) یعنی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

اس کے علاوہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصل ما بین صیامنا وصیام اھل الکتاب اکلۃ السحر ۔ (2)

یعنی آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔

کیونکہ اہل کتاب کے ہاں رات میں سو رہنے کے بعد کھانا حرام تھا، اسی طرح مسلمانوں کے ہاں بھی ابتداء اسلام میں یہی حکم تھا مگر بعد میں اللہ تعالیٰ نے اس کو مباح کر دیا، لہٰذا سحری کھانے سے اہل کتاب کی مخالفت لازم آتی ہے جو کہ اس عظیم نعمت کی شکرگزاری کا ایک ذریعہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے علاوہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اِن اللہ و ملائکتہ یصلون علی المتسحرین۔ (3)

یعنی اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں کا ذکر خیر کرتے ہیں۔

وقت: سحری کا آخری وقت طلوع فجر یعنی صبح صادق تک ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ۔ (4)

یعنی تم کھاؤ پیو یہاں تک کہ (رات کے) سیاہ دھاگے سے صبح کا سفید دھاگہ نمایاں ہو جائے۔

جمہور کے نزدیک یہ ضروری ہے کہ انسان جونہی صبح کی اذان سنے وہ کھانے اور پینے سے رک جائے۔ (5)

لیکن اگر طلوع فجر میں شک ہو تو انسان کھائے اور پیئے یہاں تک کہ اسے ـع فجر کا یقین ہو جائے۔

یہ امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کا مسلک ہے جبکہ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک صبح ہو جانے کے بعد کھانا پینا مطلقاً حرام ہے خواہ انسان کو صبح ہو جانے کا یقین ہو یا نہ ہو اور اگر کوئی شخص شک کی بناء پر صبح ہو جانے کے بعد بھی کھاتا پیتا رہے گا تو اس کا روزہ نہ ہوگا اور اس کے ذمہ قضاء ضروری ہو گی۔ (6)

تاہم واضح رہے کہ اس بارے میں آپ ﷺ سے کچھ ثابت نہیں ہے۔

اس بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ سحری کا آخری وقت تک مؤخر کرنا افضل ہے۔ (7)

افطار :-

وقت: اس پر اجماع ہے کہ روزے کا دورانیہ غروب آفتاب کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ختم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جونہی آفتاب کے غروب ہو جانے کا یقین ہو جائے روزہ افطار کر لینا چاہئے۔ (8)

اس پر بھی اجماع ہے کہ روزہ کے افطار کرنے میں جلدی کرنا یعنی آفتاب کے غروب ہوتے ہی افطار کر لینا مستحب ہے۔ (9)

اس کی تائید حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت سے ہوتی ہے: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر۔ (10)

یعنی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ اس وقت تک بھلائی سے رہیں گے جب تک افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔

اس کے علاوہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس مفہوم کے متوازی ایک اور روایت وارد ہوئی ہے: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: قال الله تعالیٰ: احب عبادی الیّ اعجلهم فطراً۔ (11)

یعنی آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میرے بندوں میں مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ بندہ ہے جو (وقت ہو جانے پر) افطار میں جلدی کرے۔

اس کے علاوہ بوقت افطار افضل ہے کہ تر کھجور سے روزہ افطار کیا جائے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: كان النبي صلى الله عليه وسلم يفطر قبل ان يصلي على رطبات، فان لم تكن رطبات فتميرات، فان لم تكن تميرات حسا حسوات من ماء۔ (12)

یعنی نبی کریم ﷺ نماز مغرب سے قبل چند تازہ یا تر کھجوروں سے روزہ افطار کیا کرتے تھے۔ اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک سے اور اگر خشک بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے تھے۔

افطار کی دعاء: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو مندرجہ ذیل دعاء پڑھتے تھے :

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللهُ ۔ (13)

یعنی پیاس دور ہو گئی، رگیں تر ہو گئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہو گیا۔

اس کے علاوہ حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق آپ ﷺ افطار کے وقت یہ دعاء بھی پڑھا کرتے تھے : اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ۔ (14) یعنی اے اللہ ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر اسے افطار کیا۔

بعض لوگوں میں یہ دعاء بھی مشہور ہے : اللّٰهم لك صمت وبك امنت وعليك توكلت وعلىٰ رزقك افطرت ۔ یعنی اے اللہ ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تجھ پر ہی ایمان لایا اور تیرے اوپر میں نے توکل کیا اور (اب) تیرے ہی رزق پر میں نے افطار کیا۔

لیکن اس دعاء کی اصل سنت سے ثابت نہیں چہ جائیکہ اس کے معانی اچھے ہیں۔ (15)

صحیح ادعیہ ماثورہ وہی ہیں جو شروع میں ذکر کی گئی ہیں، علاوہ ازیں واضح ہو کہ حضرت ابن عمر اور معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہما والی دونوں دعائیں روزہ کھولنے کے بعد پڑھنا مسنون و مشروع ہیں۔ (16)

بعض لوگ (بلکہ اکثر ہی) انہیں روزہ کھولنے سے قبل پڑھتے ہیں جو کہ صحیح نہیں ہے۔

جود و سخا :-

آپ ﷺ رمضان میں عام دنوں کی نسبت بہت زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کردہ حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے گزر چکی ہے کہ كان النبي صلى الله عليه وسلم اجود الناس بالخير وكان اجود ما يكون في رمضان حين يلقاه جبريل وكان جبريل عليه السلام يلقاه كل ليلة فى رمضان .... الخ۔ (17)

یعنی آپ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے بھلائی پہنچانے میں اور رمضان میں جب جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملتے تو آپ ﷺ اور دنوں سے زیادہ سخاوت کرتے اور جبرائیلؑ رمضان میں ہر رات آپ ﷺ سے ملا کرتے۔ رمضان گزرنے تک وہ آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے، جن دنوں میں جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملتے تو (ان دنوں) آپ ﷺ تیز ہوا سے بھی زیادہ (بھلائی پہنچانے میں) سخی ہوا کرتے تھے۔

حواشی

(1)...... صحیح بخاری کتاب الصوم باب برکۃ السحور ----- صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل السحور واستحبابہ۔

(2)...... دیکھئے صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل السحور واستحبابہ۔

(3)...... ابن حبان بحوالہ نیل الاوطار 234/4 درعدد حدیث 9 باب آداب الافطار والسحور۔

(4)...... سورۃ البقرہ آیت 187

(5)...... اہل حدیث علماء کے نزدیک اگر انسان پانی وغیرہ پی رہا ہو اور اذان ہو جائے تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ اس وقت تک برتن کو اپنے منہ سے الگ نہ کرے جب تک پانی نہ پی لے، ان کا استدلال حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ اس حدیث سے ہے: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سمع احدكم النداء والاناء علىٰ يده فلا يضعهٗ حتىٰ يقضي حاجته منه۔ (دیکھئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن ابی داؤد کتاب الصیام باب الرجل یسمع النداء والاناء علی یدہ)
یعنی آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اذان سنے اور برتن اس کے ہاتھ پر ہو تو وہ اس وقت تک برتن نہ رکھے جب تک اپنی ضرورت پوری نہ کر لے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے عون المعبود شرح سنن ابی داؤد از مولانا شمس الحق عظیم آبادی 276/2، 277 ناشر فاروقی کتب خانہ ملتان ۱۲ منہ

(6)...... الفتح الربانی 33/10

(7)...... توضیح کے لئے دیکھئے نیل الاوطار للشوکانی 235/4 ------ اوجز المسالک 27/5، 28 ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان ------ الفتح الربانی 33/10

(8)...... الفتح الربانی 5/10

(9)...... دیکھئے کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ از عبد الرحمن جزیری 577/1 باب ما یستحب للصائم، کتاب الصیام ------ نیل الاوطار از شوکانی 232/4 باب آداب الافطار والسحور ------ مرعاۃ المفاتیح 470/6، 471 ------ التمہید لابن عبد البر 22/20 تا 24 ------ وہی کتاب 97/21 تا 99 ناشر المکتبۃ الاثریہ ------ الفتح الربانی 8/10

(10)...... صحیح بخاری کتاب الصوم باب تعجیل الافطار۔

(11)...... جامع ترمذی ابواب الصوم باب ماجاء فی تعجیل الافطار۔

(12)...... جامع ترمذی ابواب الصوم باب ماجاء مایستحب علیہ الافطار۔

(13)...... سنن ابی داؤد کتاب الصیام باب القول عند الافطار۔

(14)...... مصدر سابق۔ بوقت افطار پڑھی جانے والی مزید ادعیہ سے آگاہی کے لئے دیکھئے : الکلم الطیب تالیف شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ، تحقیق محمد ناصر الدین البانی، فصل فی الصوم والافطار۔

(15)...... دیکھئے مرقاۃ المفاتیح از ملا علی قاری رحمہ اللہ 258/4

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(16) ..... دیکھئے عون المعبود 278/2 ----- مرعاۃ المفاتیح 474/6 -----
مرقاۃ المفاتیح از ملا علی قاری رحمہ اللہ 258/4 ناشر مکتبہ امدادیہ ملتان۔

(17) ..... صحیح بخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبی ﷺ یکون فی رمضان۔

تتمہ باب پنجم

سحری: واضح رہے کہ سحری کھانا (نفل اور فرض روزوں میں) بالاتفاق مستحب ہے اور اس کا کھانا ضروری نہیں ہے اور نہ ہی یہ روزے کی صحت کی شروط میں داخل ہے۔ مزید دیکھئے: الفتح الربانی لاحمد عبدالرحمٰن البناء 18/10 دار الشھاب قاہرہ ----- اسی مسلک کو امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح کے ترجمہ باب میں ذکر کیا ہے۔ دیکھئے: کتاب الصوم باب برکۃ السحور من غیر ایجاب۔

افطار: جیسا کہ متن کتاب میں مذکور ہوا کہ افطاری کے وقت کی دعائیں روزہ افطار کرنے کے بعد پڑھنی چاہئیں، یہی مسلک علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی رحمہ اللہ نے مظاہر حق میں ابن ملک کے حوالہ سے لکھا ہے۔ دیکھئے: 314/2 ناشر دارالاشاعت کراچی ----- اسی کے متعلق مولانا احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں: ''فی الواقع اس کا (یعنی افطاری کی دعاء پڑھنے کا) محل بعد افطار ہے۔'' آپ نے ایک رسالہ بھی تالیف فرمایا ہے جس کا نام ''العروس المعطار فی زمن دعوۃ الافطار'' ہے اور اس میں بھی آپ نے اس بات کی تثبیت کی ہے کہ افطاری کی دعاؤں کا اصل محل روزہ کھولنے کے بعد ہے۔ دیکھئے: العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ 651/4 تا 657 ناشر سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد ۱۲ منہ۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ششم

روزہ کے مباحات

روزہ کے دوران مندرجہ ذیل امور جائز و مباح ہیں اور ان کے وقوع سے روزہ پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔

مسواک :-

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما لا أُحصی یتسوك وھو صائم۔ (1)

یعنی میں شمار نہیں کر سکتا کہ میں نے کتنی مرتبہ آپ ﷺ کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا ہے۔

جمہور (جن میں امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام ثوری اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہم شامل ہیں) کے نزدیک روزہ دار کیلئے مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ یہ اسی طرح مسنون و مستحب ہے جس طرح روزہ نہ ہونے کی صورت میں خواہ اسے دن کے شروع حصہ میں کیا جائے یا آخری حصہ میں اور خواہ وہ تر ہو یا خشک۔ (2)

ٹوتھ پیسٹ :-

منجملہ ان افعال کے جو روزہ دار کے لئے مباح ہیں ٹوتھ پیسٹ کا کرنا بھی ہے۔ روزہ کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ جب بالاتفاق روزہ دار کے لئے مسواک کرنا جائز ہے تو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹوتھ پیسٹ کرنے میں کیا امر مانع ہے؟

ذائقہ تو دونوں ہی میں ہوتا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ مسواک کا ذائقہ کڑوا اور ٹوتھ پیسٹ کا خوش کن ہوتا ہے اور جو لوگ اس کے رد میں یہ کہتے ہیں کہ پیسٹ کا ذائقہ اپنی زیادتی کی وجہ سے حلق سے نیچے اتر جاتا ہے جس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص پیسٹ کے ذائقے کو اپنے حلق میں اترنے سے باز نہیں رکھ سکتا تو وہ اس کے کرنے سے پرہیز کرے کیونکہ بلاشک وشبہ ذائقہ کا حلق کے راستے پیٹ میں جانا روزے کے مفسدات میں سے ہے۔

جب کہ اکثریت اس بات کی قدرت رکھتی ہے کہ اس کے ذائقے کو پیٹ میں جانے سے روکے، اس لئے روزے کی حالت میں اس کے کرنے سے روزے کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ چند لوگوں کی حالت پر انطباق کر کے اکثریت پر بھی اس کی تقیید نہیں کی جاسکتی، واللہ اعلم بالصواب۔

یہی مسلک سعودی عرب کے مفتی اعظم الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی ہے۔

چنانچہ فرماتے ہیں:

لا حرج فی ذالك مع التحفظ عن ابتلاع شئ منه۔ (3)

یعنی اس میں نگلنے کے بچاؤ کے ساتھ کوئی گناہ نہیں۔

غسل کرنا:۔

روزہ کی حالت میں غسل کرنا (کسی بھی حالت کا) اور گرمی یا پیاس کی وجہ سے سر وغیرہ پر پانی ڈالنا جائز ہے۔ (4)

ابو بکر بن عبد الرحمن کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں: لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بالعرج یصب علی رأسه الماء وهو صائم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من العطش او من الحر۔ (5)

یعنی میں نے آپ ﷺ کو عرج (ایک مقام) میں روزے کی حالت میں گرمی یا پیاس کی وجہ سے سر پر پانی ڈالتے دیکھا۔

اس کے علاوہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: قد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدرکہ الفجر فی رمضان وھو جنب من غیر حلم فیغتسل ویصوم۔ (6)

یعنی آپ ﷺ جنابت کی حالت میں صبح کرتے تھے اور یہ جنابت احتلام کے بغیر ہوتی تھی اور آپ ﷺ روزہ سے ہوتے تھے اور پھر آپ ﷺ غسل فرماتے۔

کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا:-

روزہ دار کے لئے کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا جائز و مباح ہے البتہ ناک میں پانی دینے میں مبالغہ کرنا صحیح نہیں ہے جب کہ روزہ نہ ہونے کی صورت میں ایسا کرنا مستحب ہے۔

حضرت عاصم بن لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما۔ (7)

یعنی وضو مکمل کرو (فرائض و سنن اچھی طرح ادا کرو) اور خلال کرو انگلیوں میں اور جب (وضو کرتے ہوئے) ناک میں پانی دو تو اس میں مبالغہ کرو مگر یہ کہ تم روزے سے ہو۔

اس بارے میں ائمہ کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن اختلاف اس صورت میں ہے جب کہ ناک میں پانی دینے سے پانی پیٹ میں چلا جائے، اکثر ائمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جن میں امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ شامل ہیں) کے نزدیک ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (8)

سرمہ لگانا :-

اگرچہ روزہ کی حالت میں سرمہ لگانے یا اس سے ممانعت کی کوئی صحیح حدیث آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ (9) لیکن چونکہ روزہ نہ ہونے کی صورت میں سرمہ لگانا مستحب ہے اس لئے صحابہ میں سے حضرت عائشہ، حضرت انس، حضرت ابن عمر اور حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جمہور تابعین و ائمہ عظام (جن میں امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام ابراہیم نخعی، امام حسن بصری اور داؤد ظاہری شامل ہیں) کے نزدیک سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (10)

بوسہ :-

بوڑھا شخص روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے جب کہ ایک نوجوان شخص کو بحالتِ روزہ اپنی بیوی کا بوسہ لینے سے احتراز کرنا چاہئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: ان رجلاً سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المباشرۃ للصائم فرخص لہٗ واتاہ آخر فسألہ فنہاہ فاذا الذی رخص لہٗ شیخ والذی نہاہ شابّ۔ (11)

یعنی ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے روزے کی حالت میں بیوی سے لپٹنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے اسے اجازت دے دی، پھر ایک دوسرے شخص نے آ کر یہی سوال کیا تو آپ ﷺ نے اسے منع فرمادیا، جس شخص کو آپ نے اجازت دی تھی وہ بوڑھا تھا اور جس کو منع فرمایا تھا وہ جوان تھا۔

تاہم آپ ﷺ سے روزہ کی حالت میں اپنی ازواج کا بوسہ لینا ثابت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے : کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقبل ویباشر وھو صائم وکان املککم لا ربہ۔ (12)
یعنی آپ ﷺ بوسہ لیا کرتے تھے حالانکہ آپ ﷺ روزہ سے ہوتے تھے اور آپ لپٹا بھی کرتے تھے لیکن آپ ﷺ کو اپنی خواہش پر تم سب کی نسبت زیادہ قابو تھا۔

جمہور ائمہ (جن میں امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم شامل ہیں) کے نزدیک روزہ دار کے لئے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا یا اس سے لپٹنا جائز ہے لیکن اگر اسے یہ اندیشہ ہو کہ وہ اس سے اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے گا (یعنی جماع یا انزال کا احتمال ہو) تو اس کے لئے بوسہ لینا مکروہ ہے۔ (13)

فصد :-

فصد کا مطلب "نشتر لگانا" یعنی رگ سے خون نکالنا ہے۔ (14)

اکثر ائمہ (جن میں امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہم شامل ہیں) کے نزدیک روزہ کی حالت میں فصد کرانا یا کسی دوسرے طریقہ سے علاج کے طور پر جسم کا خون نکلوانا جائز ہے۔ (15)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے : ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم واحتجم وھو صائم۔ (16)
یعنی آپ ﷺ نے فصد کرائی حالانکہ آپ احرام کی حالت میں تھے اور آپ ﷺ نے فصد کرائی حالانکہ آپ ﷺ روزہ سے تھے۔

احتلام :-

اس پر اجماع ہے کہ اگر روزے دار کو دن میں احتلام ہو جائے تو اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (17)

جنابت کی حالت میں صبح کرنا :-

جنابت کی حالت میں صبح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ جنابت کی یہ حالت جماع کی وجہ سے ہو یا احتلام کی وجہ سے اور خواہ روزہ فرض ہو یا نفلی۔ (18)

اس کی تائید میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سطورِ گزشتہ میں ذکر کی جاچکی ہے کہ آپ ﷺ جنابت کی حالت میں صبح کرتے تھے حالانکہ آپ ﷺ روزہ سے ہوتے تھے پھر آپ ﷺ غسل فرماتے۔ (19)

اسی طرح اس پر بھی قریب قریب اجماع ہے کہ اگر حیض یا نفاس والی عورت کا خون رات کے وقت بند ہو جائے تو وہ روزہ رکھ سکتی ہے اور غسل کو صبح تک مؤخر کر سکتی ہے۔ (20)

بھول کر کھانا اور پینا :-

بھول کر کھانے پینے سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

اس کی تائید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت سے ہوتی ہے: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا نسی فاکل وشرب فلیتم صومہٗ فانما اطعمہ اللہ وسقاہٗ۔ (21)

یعنی آپ ﷺ نے فرمایا کہ بھولے سے کوئی روزہ میں کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔ (22)

حواشی

(1)...... جامع ترمذی ابواب الصوم باب ماجاء فی السواک للصائم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(2) ...... امام مالک، امام احمد، امام اسحٰق بن راہویہ اور امام شعبی رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک روزہ کی حالت میں زوال آفتاب کے بعد مسواک کرنا مکروہ ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے التمہید لابن عبد البر 58/19-----الفتح الربانی 48/10

(3) ...... مجموع فتاویٰ لسماحۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ ابن باز، فتاوی الصیام 247/4، دار الوطن، الریاض۔

(4)...... الفتح الربانی 49/10

(5) ...... سنن ابی داؤد کتاب الصیام باب الصائم یصب علیہ الماء من العطش ویبالغ فی الاستنشاق۔

(6) ...... صحیح بخاری کتاب الصوم باب اغتسال الصائم ----- صحیح مسلم کتاب الصیام باب صحۃ صوم من طلع علیہ الفجر۔

(7) ...... جامع ترمذی ابواب الصوم باب ماجاء فی کراہیۃ مبالغۃ الاستنشاق للصائم۔

(8) ...... امام احمد اور امام اوزاعی رحمہما اللہ کے نزدیک ایسی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس کا حکم روزہ میں بھول کر کھالینے کا ہے۔ دیکھئے الفتح الربانی 49/10 ۱۲منہ۔

(9) ...... جامع ترمذی ابواب الصوم باب ماجاء فی الکحل للصائم۔

(10) ...... امام احمد اور امام مالک رحمہما اللہ کے نزدیک روزہ کی حالت میں سرمہ لگانا مکروہ ہے۔ توضیح کے لئے دیکھئے الفتح الربانی 50/10 مذاہب العلماء فی جواز الکحل للصائم ۱۲منہ۔

(11) ...... سنن ابی داؤد کتاب الصیام باب کراہیۃ للشاب۔

(12) ...... صحیح بخاری کتاب الصوم باب المباشرۃ للصائم۔

(13) ...... مالکیہ کے نزدیک روزہ کی حالت میں بوسہ لینا یا لپٹنا مطلقاً مکروہ ہے اور عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "میری رائے یہ ہے کہ روزہ دار کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بوسہ کسی خیر کی طرف نہیں بلاتا۔" اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی روزہ کی حالت میں بوسہ لینے اور لپٹنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ دیکھئے موطا امام مالک، کتاب الصیام باب ماجاء فی التشدید فی القبلۃ للصائم۔

ظاہریہ کے نزدیک روزہ کی حالت میں بوسہ لینا اور لپٹنا مطلقاً جائز ہے بلکہ ان کے نزدیک اگر ایسا کرنے سے انزال (بغیر جماع کے) بھی ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا حالانکہ ان کے علاوہ باقی سب کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر بوسہ لینے اور لپٹنے میں اتنی زیادتی کی جائے کہ انزال ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ دیکھئے نیل الاوطار 223/4 تا 225 ----- اس مسئلہ کی مزید توضیح کیلئے رجوع کریں: المغنی لابن قدامہ 360/4 تا 363 ----- المحلی بالآثار لابن حزم 338/4 تا 347 ----- المسوی من احادیث الموطا از شاہ ولی اللہ دہلویؒ 252/1 تا 254 طبع حجاز ----- التمہید لابن عبدالبر 107/5 تا 124 ----- وہی کتاب 139/22 ----- وہی کتاب 264/24 تا 267 ----- متن حاشیہ میں مذکور حوالہ جات ۱۲ منہ۔

(14)...... دیکھئے علمی اردو لغت از وارث سرہندی ص 1054

(15)...... صحابہ میں سے حضرت علی، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ائمہ میں سے امام احمد اور امام اسحٰق کے نزدیک فصد کرانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس کی قضاء ضروری ہو جاتی ہے۔ مزید دیکھئے: الفتح الربانی 39/10 تا 41، مذاہب العلماء فی حکم صیام الحاجم والمحجوم ----- احکام القرآن از مولانا ظفر احمد عثمانیؒ 168/1 تا 171

(16)...... صحیح بخاری کتاب الصوم باب الحجامۃ والقئ للصائم۔

(17)...... الموسوعۃ الفقہیہ 62/28، 63

(18)...... التمہید لابن عبدالبر 45/22

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ میں سے صرف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق روایت ہے کہ ان کے نزدیک جو شخص جنابت کی حالت میں صبح کرے اس کا روزہ نہیں ہوتا، اس بارے میں آپ ﷺ کی یہ حدیث بھی بیان کرتے تھے: ''جو شخص جنابت کی حالت میں صبح کرے وہ روزہ نہ رکھے۔'' تاہم دوسری روایات میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مسلک سے رجوع کر لیا تھا۔ دیکھئے صحیح مسلم کتاب الصیام باب صحۃ صوم من طلع علیہ الفجر وھو جنب ----- مزید دیکھئے الفتح الربانی 73،72/10

(19)...... صحیح مسلم کتاب الصیام باب صحۃ صوم من طلع علیہ الفجر وھو جنب۔

(20)...... اس بارے میں اختلاف صرف امام اوزاعی، امام حسن بن صالح اور بعض دوسرے علمائے سلف کا ہے، ان کے نزدیک ایسی حالت میں عورت روزہ نہیں رکھ سکتی بلکہ اس کے لئے رات ہی کو غسل کرنا ضروری ہے۔ دیکھئے الفتح الربانی 74/10 ۱۲منہ۔

(21)...... صحیح بخاری کتاب الصوم باب الصائم اذا اکل او شرب ناسیاً۔

(22)...... یہ جمہور کا مسلک ہے جب کہ امام مالک اور امام ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک بھول کر کھانے پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضاء واجب ہو جاتی ہے۔ دیکھئے نیل الاوطار 219،218/4 کتاب الصیام باب من اکل او شرب ناسیا ۱۲منہ۔

****

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ھفتم

روزہ کے مبطلات

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے وہ دو طرح کی ہیں :

(1)۔۔۔۔۔ جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضاء (یعنی بعد میں ایک روزہ کے بدلے ایک روزہ رکھنا) واجب ہوتی ہے۔

(2)۔۔۔۔۔ جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضاء اور کفارہ (یعنی ایک غلام آزاد کرنا یا دو ماہ کے لگاتار روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا) دونوں واجب ہوتے ہیں۔

چنانچہ سطورِ ذیل میں ہم ان کا اجمالاً جائزہ لیتے ہیں۔

جماع کرنا :۔

جو شخص رمضان میں دن کے وقت جان بوجھ کر مجامعت کرے اس کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور اس پر قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں۔

اس کی تائید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت سے ہوتی ہے : بینما نحن جلوس عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہٗ رجل فقال یا رسول اللہ ھلکت قال مالك قال وقعت علی امراتی وانا صائم .... الخ۔ (1)

یعنی ایک مرتبہ ہم آپ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا، اس نے عرض کیا : یارسول اللہ ! میں تباہ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا : کیوں کیا ہوا؟ وہ کہنے لگا کہ میں اپنی جورو سے لگ گیا (یعنی جماع کر لیا) اور میں روزہ سے تھا۔ آپ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا کہ تجھ کو آزاد کرنے کے لئے ایک بردہ مل سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا دو مہینے لگاتار روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ ٹھہرے رہے اور ہم سب بھی بیٹھے تھے، اتنے میں آپ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک تھیلا آیا، آپ ﷺ نے پوچھا کہ وہ شخص کہاں گیا؟ کہنے لگا: حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو لے لے اور خیرات کر دے۔ وہ کہنے لگا کہ خیرات تو اس پر کروں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو، قسم اللہ کی کہ مدینہ کے دو طرف کے پتھریلے کناروں میں کوئی گھر والے مجھ سے زیادہ محتاج نہیں، یہ سن کر آپ ﷺ ہنس دیئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی کچلیاں کھل گئیں اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔ (2)

جمہور ائمہ کے نزدیک یہ کفارہ مرد اور عورت دونوں پر ضروری ہے لیکن اگر مرد نے عورت کو اپنے ساتھ زبردستی شریک کیا ہو تو اس کا کفارہ بھی مرد کے ذمہ ہوگا۔ (3)

اس کے علاوہ امام ابو حنیفہ، امام احمد، امام ثوری اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک کفارہ کی ادائیگی میں ترتیب (Classification) ضروری ہے یعنی یہ کہ پہلے ایک غلام آزاد کیا جائے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو لگاتار ساٹھ روزے رکھے جائیں اور اگر ایسا کرنا بھی ممکن نہ ہو تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے۔ (4)

سوائے ابن ابی لیلیٰ کے تمام ائمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ کفارہ کے ان روزوں کا پے در پے رکھنا ضروری ہے جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث میں آپ ﷺ نے اس شخص کو ایسا کرنے کا حکم دیا اور یہ بھی ضروری ہے کہ انہیں ایسے دنوں میں رکھا جائے جن میں نہ رمضان کا مہینہ آئے اور نہ ایسے دن آئیں کہ جن میں روزہ رکھنا ممنوع ہے جیسے عیدین وغیرہ۔ (5)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قے کرنا :-

جو شخص روزے کی حالت میں قصداً قے کرے اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن اس کے ذمہ صرف قضاء (یعنی بعد میں ایک دن کے بدلے ایک دن کا روزہ رکھنا) ضروری ہے لیکن جو شخص قصداً قے نہ کرے بلکہ اسے قے آجائے اور وہ اسے لوٹائے نہیں تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر وہ اسے لوٹا دے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (6)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذرعہ القیئ فلیس علیہ قضاء ومن استقاء فلیقض۔ (7)

یعنی آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو قے مغلوب کرے (اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا اور) اس کے ذمہ کوئی قضاء نہیں ہے لیکن جو شخص خود قے کرے (اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور) اسے چاہئے کہ قضاء کرے۔

جان بوجھ کر کھانا پینا :-

جان بوجھ کر کھانے اور پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ کھانے پینے سے رکے رہنا (جیسا کہ صفحاتِ گزشتہ میں مرقوم ہوا ہے) روزہ کا ایک رکن ہے لیکن کیا اس سے قضاء کے علاوہ کفارہ بھی واجب ہوتا ہے یا نہیں ؟ اس بارے میں کوئی واضح روایت آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے جب کہ ائمہ کے مابین اس بارے میں اختلاف ہے۔

امام ابو حنیفہ ، امام مالک ، امام سفیان ثوری ، امام عبد اللہ بن مبارک اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک جان بوجھ کر کھانے پینے سے قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں جب کہ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ اور ظاہریہ کے نزدیک جان بوجھ کر کھانے پینے سے صرف قضاء واجب ہوتی ہے کفارہ نہیں۔ (8)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلطی سے وقت سے پہلے روزہ افطار کر لینا یا طلوع فجر کے بعد تک کھاتے پیتے رہنا :-

اگر کوئی شخص یہ سمجھ کر کھاتا پیتا رہے کہ ابھی صبح (فجر) نہیں ہوئی اور بعد میں اسے معلوم ہو کہ صبح ہو چکی تھی یا وہ یہ سمجھ کر روزہ افطار کرے کہ سورج غروب ہو چکا اور بعد میں اسے معلوم ہو کہ سورج غروب نہیں ہوا تھا تو جمہور (جن میں ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم شامل ہیں) کے نزدیک اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور اسے بعد میں اپنے روزہ کی قضاء کرنی ہو گی کیونکہ قرآن کی آیت : وَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۔ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۔ (9) کی رو سے طلوعِ فجر کے ساتھ ہی کھانے پینے سے رک جانا اور غروب آفتاب تک رکے رہنا ضروری ہے، بھول جانے کا معاملہ الگ ہے کیونکہ وہ تو بھول ہی گیا، البتہ جو شخص محض اس خیال سے کھاتا پیتا رہے کہ ابھی صبح نہیں ہوئی یا اس خیال سے غروبِ آفتاب سے قبل روزہ افطار کرے کہ سورج غروب ہو گیا تو وہ اپنے آپ کو روک سکتا ہے یہاں تک کہ اسے طلوع فجر یا غروبِ آفتاب کا یقین ہو جائے۔

بناء بریں حقیقت واضح ہے کہ اسلام میں عمل کی قبولیت ظن کی بجائے یقین کامل پر ہے۔ (10)

حیض اور نفاس :-

اس پر اجماع ہے کہ اگر عورت کو دن میں (خواہ کسی وقت) حیض یا نفاس شروع ہو جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کے ذمہ اس دن کے روزہ کی قضاء ضروری ہو جائے گی۔ (11)

14295

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ توڑ لینے کی نیت کرنا:۔

اگر کوئی شخص روزہ کی حالت میں یہ نیت کرے کہ میں نے روزہ توڑ لیا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کے ذمہ اس دن کی قضاء ضروری ہو گی کیونکہ نیت روزہ کے لئے ضروری ہے، جب نیت ختم ہو گئی تو روزہ بھی ختم ہو گیا۔ (12)

کوئی چیز نگلنا:۔

اگر منہ کے ذریعے پیٹ میں کوئی چیز اتار لی جائے خواہ وہ غذا کے طور پر استعمال نہ ہوتی ہو تو اس سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس پر تمام ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کا اتفاق ہے۔ (13)

نوٹ: مذاہب اربعہ کے فقہاء اس پر مطاوعت کرتے ہیں کہ جس شخص کا رمضان کا روزہ کسی وجہ سے ٹوٹ جائے تو اس کے لئے رمضان کے احترام میں غروبِ آفتاب تک کھانے پینے سے رکے رہنا ضروری ہے۔ (14)

حواشی

(1)...... صحیح بخاری کتاب الصوم باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن لہ شئ فتصدق علیہ فلیکفر۔

(2)...... صرف شعبی، سعید بن جبیر، ابراہیم نخعی اور قتادہ رحمۃ اللہ علیہم کے متعلق روایت ہے کہ ان کے نزدیک جان بوجھ کر جماع سے صرف قضاء ضروری ہے کفارہ ضروری نہیں۔ دیکھئے الفتح الربانی 96/10 مذہب الجمہور فی وجوب القضاء والکفارۃ علی من وطئ زوجتہ فی نہار رمضان ۱۲ منہ۔

(3)...... الفتح الربانی 97/10

(4)...... مصدر سابق، ھل الکفارۃ علی الترتیب او التخییر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(5) ...... مرجع سالف ص 98 کلام الائمۃ فی اشتراط التتابع فی صیام الکفارۃ ومقدار الطعام۔

(6) ...... تقریباً تمام ائمہ اور اہل علم کا اس پر اتفاق ہے، صرف عطاء اور ابو ثور کے نزدیک قصداً قے کرنے سے قضاء اور کفارہ دونوں ضروری ہو جاتے ہیں۔ توضیح کے لئے دیکھئے: الفتح الربانی 10/44، 45 مذاہب العلماء فی حکم القئ للصائم ------ قے کے متعلق مجمل طور پر حنفیہ کا مسلک وہی ہے جو متن کتاب میں مذکور ہوا تاہم ان کے نزدیک جس قے سے روزہ ٹوٹتا ہے اس سے مراد وہ قے ہے جو منہ بھر ہو اور اگر قے منہ بھر سے کم ہو تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ قصداً کی جائے یا خود بخود آ جائے۔ دیکھئے کتاب الفقہ علیٰ مذاہب الاربعہ ج 1 کتاب الصیام ۱۲ منہ۔

(7) ...... جامع ترمذی ابواب الصوم باب ماجاء فیمن استقاء عمداً۔

(8) ...... التمہید لابن عبدالبر 7/169 ناشر المکتبۃ القدوسیہ لاہور۔

(9) ...... سورۃ البقرہ آیت 187

(10) ...... اسحٰق بن راہویہ اور ظاہریہ کے نزدیک ایسے شخص کا روزہ نہیں ٹوٹتا بلکہ اس کا حکم اس شخص ہی کا ہے جو روزے کی حالت میں بھول کر کھا پی لیتا ہے کیونکہ غلطی اور بھول میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہی مسلک تابعین میں سے عطاء، عروہ بن زبیر، حسن بصری اور مجاہد سے بھی مروی ہے۔ دیکھئے التمہید لابن عبدالبر 10/65 ۱۲ منہ۔

(11) ...... کتاب الفقہ علیٰ مذاہب الاربعۃ 1/575 کتاب الصیام، صوم الحائض والنفساء۔

(12) ...... یہ امام شافعی اور امام ابو ثور رحمہما اللہ اور کچھ دیگر ائمہ کا مسلک ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھئے: المغنی لابن قدامہ 4/370، 371 مسئلہ 493

(13) ...... المغنی لابن قدامہ 4/349، 350 مسئلہ 489

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(14)...... کتاب الفقہ علیٰ مذاہب الاربعہ 1/572، کتاب الصیام، حکم من فسد صومہ فی اداء رمضان۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب هشتم

نفلی روزے

فرض روزوں کے علاوہ مندرجہ ذیل نفلی روزوں کا رکھنا سنت ہے۔

شوال کے چھ روزے :-

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے :

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعهٗ ستا من شوال کان کصیام الدھر ۔ (1)

یعنی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے، پھر ان کے بعد شوال میں چھ دن کے روزے رکھے تو گویا اس نے ہمیشہ یعنی سال بھر کے روزے رکھے۔ (2)

ان روزوں کو عید الفطر کے اگلے دن یعنی 2 شوال سے لگا تار بھی رکھا جا سکتا ہے اور پورے ماہِ شوال میں الگ الگ کر کے بھی، اس بارے میں اختلاف صرف افضل ہونے میں ہے۔ چنانچہ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک ان کا پورے ماہِ شوال میں الگ الگ کر کے اور شافعیہ کے نزدیک ان کا عید کے بعد لگا تار رکھنا افضل ہے جب کہ حنبلیہ اور داؤد ظاہریؒ کے نزدیک دونوں صورتیں یکساں ہیں۔ (3)

عرفہ کے دن کا روزہ :-

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے : قال رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم صوم یوم عرفة یکفر سنتین ما ضیة ومستقبلة۔ (4)
یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ کے دن کا روزہ دو سالوں کے گناہوں کا کفارہ ہے، ایک وہ سال جو گزرا اور دوسرا وہ جو آرہا ہے۔

عرفہ کے دن سے مراد 9 ذی الحجہ ہے۔

واضح رہے کہ عرفہ کے دن کا یہ روزہ اور اس کی تاکید حاجیوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لئے ہے اور اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، حاجیوں کے لئے اس روز عرفات کے میدان میں روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ (5)

عاشوراء کا روزہ :-

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے : کان یوم عاشورا تصومہٗ قریش فی الجاھلیة وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصومہٗ فلما قدم المدینة صامہٗ وامر بصیامہ فلما فرض رمضان ترك یوم عاشوراء فمن شاء صامہ ومن شاء ترکہٗ۔ (6)

یعنی اسلام سے قبل قریش عاشوراء (10 محرم) کا روزہ رکھا کرتے تھے اور نبی ﷺ بھی یہ روزہ رکھتے تھے۔ جب آپ ﷺ مدینہ آئے تو وہاں بھی آپ ﷺ نے یہ روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اس کے رکھنے کا حکم دیا لیکن جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو عاشوراء کا روزہ رکھنا چھوڑ دیا اور (فرمایا) جو چاہے اس دن کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

عاشوراء کے روزے کے متعلق اور روایات بھی ملتی ہیں جو دیکھنا چاہے وہ کتب احادیث سے رجوع کرے۔

10 محرم کے ساتھ 9 یا 11 محرم (میں سے کسی ایک دن) کا روزہ رکھنا بھی مسنون ہے، اس کی تائید حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا یوم عاشوراء وخالفوا فیه الیهود وصوموا قبله یومًا او بعدهٗ یومًا۔ (7)

یعنی آپ ﷺ نے فرمایا کہ عاشوراء کے دن کا روزہ رکھو اور اس میں یہود کی مخالفت کرو اور (وہ اس طرح کہ) اس سے ایک دن قبل یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھو۔ (8)

شعبان میں روزوں کی زیادتی :-

نبی ﷺ شعبان میں رمضان کے علاوہ باقی تمام مہینوں کی نسبت زیادہ روزے رکھا کرتے تھے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صام شهرین متتابعین الا انهٗ کان یصل شعبان برمضان۔ (9)

یعنی میں نے آپ ﷺ کو لگاتار دو مہینوں کے روزے رکھتے نہیں دیکھا مگر آپ ﷺ شعبان کو رمضان سے ملا دیتے تھے یعنی اس کے آخر تک روزے رکھتے تھے۔

اشہر الحرم کے روزے :-

قبیلہ باہلہ کے ایک صحابی کی طویل روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان کو روزے رکھنے کی مزید استعداد ہونے کی بناء پر اشہر الحرم (رجب، ذی القعدہ، ذوالحجہ اور محرم) کے کچھ روزے رکھ کر کچھ چھوڑ دینے کا حکم فرمایا۔ (10)

اشہر الحرم میں نفلی روزوں کے صحیح ہونے پر اجماع ہے، بعض احادیث میں رجب میں خصوصیت کے ساتھ نفلی روزے رکھنے کی فضیلت آئی ہے لیکن یہ تمام کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام احادیث ضعیف ہیں اور ان کے ضعف ہی کی وجہ سے ان احادیث کو نہ تو امام احمدؒ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے اور نہ ہی صحاح ستہ کے مؤلفین نے۔ (11)

ہفتہ اور اتوار کا روزہ :-

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم یوم السبت ویوم الاحد اکثر ممّا یصوم من الایام ویقول انہماعیدا المشرکین فانا احبّ ان اخالفہم۔ (12)

یعنی آپ ﷺ دوسرے دنوں کی نسبت ہفتہ اور اتوار کو زیادہ روزے رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ دونوں دن مشرکین (یہود و نصاریٰ) کی عید ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ ان کے خلاف عمل کروں۔

پیر اور جمعرات کا روزہ :-

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم الاثنین والخمیس۔ (13)

یعنی آپ ﷺ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے۔

اس کے علاوہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس فاحب ان یعرض عملی وأنا صائم۔ (14)

یعنی آپ ﷺ نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کے دن (اللہ کی بارگاہ میں) اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال پیش کئے جائیں اور میں روزہ سے ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر ماہ میں تین دن کے روزے :-

ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھنا مستحب ہے اور ائمہ عظام کا اس پر اتفاق ہے۔ (15)

چاہئے کہ یہ تین روزے ایام بیض کے رکھے جائیں جو کہ قمری مہینہ کی 13، 14 اور 15 تاریخیں ہیں۔

چنانچہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر اذا صمت من الشھر ثلثة ایام فصم ثلث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة۔ (16)

یعنی آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو ذر! جب تم مہینے میں تین روزے رکھو تو 13، 14 اور 15 تاریخوں کے روزے رکھو۔

اس کے علاوہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام ثلاثة ایامٍ من کل شھر فقد صام الدھر کلہٗ۔ (17)

یعنی آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے ایک ماہ میں تین دن کے روزے رکھے تو گویا وہ پورا سال روزہ دار رہا۔

ہر ماہ تین دن کے روزے کب اور کس تاریخ کو رکھے جائیں اس کی تعیین میں اختلاف ہے اور اس سے کماحقہ آگاہی حاصل کرنے کیلئے دیکھئے حواشی۔ (18)

ایک دن روزہ اور ایک دن افطار :-

ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا "صومِ داؤدی" کہلاتا ہے اور یہ نام نفل روزوں میں سے افضل ہے۔ (19)

چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی طویل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو، تو انہوں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ لا افضل من ذالك یعنی ان روزوں سے افضل کوئی روزہ نہیں ہے۔ (20)

حواشی

(1)...... صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صوم ستۃ ایام من شوال اتباعاً لرمضان۔

(2)...... امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ سے شوال کے ان چھ روزوں کے مکروہ ہونے کی روایات ملتی ہیں لیکن متاخرین حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک یہ مکروہ نہیں ہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کو یہ روایات نہ ملی ہوں یا ملی ہوں لیکن صحیح سند سے نہ ملی ہوں۔ مزید دیکھئے الفتح الربانی 218/10 ------ نیل الاوطار 251/4 کتاب الصیام باب صوم ست من شوال ------ مرعاۃ المفاتیح 64/7 ۱۲ منہ۔

(3)...... الفتح الربانی 218/10 ------ مرعاۃ المفاتیح 64/7، 65

(4)...... مسند احمد کتاب الصیام ابواب صیام التطوع۔

(5)...... الفتح الربانی 237/10 مذاہب العلماء فی صوم یوم عرفۃ۔

(6)...... صحیح بخاری کتاب الصوم باب صیام یوم عاشوراء

(7)...... مسند احمد، کتاب الصیام۔

(8)...... آپ ﷺ کے اسی ارشاد کی بنا پر حنفیہ کے نزدیک 9 یا 11 محرم کے بغیر صرف 10 محرم کا روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ دیکھئے کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعۃ ج 1 کتاب الصیام ۱۲ منہ۔

(9)...... مسند احمد کتاب الصیام باب صیام النبی ﷺ واکثارہ الصوم فی شعبان و فضل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصیام فیہ۔

(10)...... سنن ابی داؤد کتاب الصیام باب فی صوم اشہر الحرم۔

(11)...... الفتح الربانی 194/10

(12)...... مسند احمد کتاب الصیام باب ماجاء فی صیام السبت والاحد۔

(13)...... جامع ترمذی ابواب الصوم باب ماجاء فی صوم یوم الاثنین والخمیس۔

(14)...... مصدر سابق۔

(15)...... الموسوعۃ الفقہیہ 93/28 صوم التطوع، صوم ثلاثۃ ایام من کل شہر

(16)...... جامع ترمذی ابواب الصوم باب ماجاء فی صوم ثلثۃ من کل شہر۔

(17)...... مسند احمد کتاب الصیام۔

(18)...... مالکیہ کے نزدیک ان کو مہینہ بھر کے کوئی سے تین ایام میں رکھ لینا مستحب ہے اور ان کے لئے خاص طور پر یہ تاریخیں متعین کرنا مکروہ ہے، جب کہ حضرت عمر بن خطاب، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور امام شافعی اور مالکیہ میں سے ابن حبیب اور امام ابو حنیفہ اور صاحبین اور امام احمد و امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک 13، 14 اور 15 تاریخ کو روزہ رکھنا مستحب ہے۔ مزید دیکھئے: الفتح الربانی 213/10، 214۔ ۱۲ منہ۔

(19)...... الموسوعۃ الفقہیہ 89/28 صوم التطوع۔

(20)...... صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم داؤد علیہ السلام ------ صحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن صوم الدھر۔

ضمیمہ باب ہشتم

نفلی روزہ کی نیت :-

نفلی روزہ کے لئے نیت کے ضروری ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ بعض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ائمہ کے نزدیک نفلی روزہ کی نیت رات کو کرنا ضروری ہے جب کہ بعض کے نزدیک دن میں بھی نیت کر لینا صحیح ہے۔ چنانچہ جمہور ائمہ (جن میں امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل شامل ہیں) کے نزدیک نفلی روزہ کی نیت کا رات سے ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ دن میں بھی اس کی نیت کی جا سکتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یومٍ فقال ھل عندکم شئ قلنا لا قال فانی صائم۔ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز صوم النافلۃ بنیۃ من النھار قبل الزوال)

یعنی ایک روز نبی ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور دریافت فرمایا: تمہارے پاس کھانے کیلئے کچھ ہے؟ ہم نے کہا نہیں۔ فرمایا: تب میں روزہ سے ہوں۔

اس کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت جابر بن یزید رضی اللہ عنہما اور ائمہ میں سے امام مالک اور امام لیث رحمہما اللہ کے نزدیک نفلی روزے میں بھی رات ہی سے نیت کا ہونا ضروری ہے۔ ان کا استدلال اس حدیث سے ہے کہ جس نے فجر کے ساتھ یا فجر سے پہلے نیت نہیں کی اس کا روزہ نہیں، (یہ روایت سطور گزشتہ میں رقم کی جا چکی ہے) جب کہ دوسرے ائمہ اس کا حکم صرف فرض روزہ کے لئے مانتے ہیں۔ مزید توضیح کے لئے دیکھئے الفتح الربانی ج9/281 مذہب الجمہور عدم وجوب تبییت النیۃ من اللیل فی صوم التطوع ----- الموسوعۃ الفقہیہ 87/28، 88 احکام النیۃ فی صوم التطوع، ۱۲ منہ۔

اس بات کی تصریح آپ ﷺ کی کسی حدیث میں نہیں ہے کہ دن میں نفلی روزہ کی نیت کس وقت تک کی جا سکتی ہے؟ ائمہ کے مابین اس بارے میں اختلاف ہے۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نفلی روزے کی نیت زوال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے کی جا سکتی ہے اس کے بعد نہیں، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نزدیک نفلی روزے کی نیت زوال کے بعد بھی کی جا سکتی ہے۔ امام احمد اور دوسرے ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کا یہی مذہب ہے، امام شافعی رحمہ اللہ سے دونوں قسم کی روایات ملتی ہیں اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک نفلی روزہ کی نیت دن میں کی ہی نہیں جا سکتی جیسا کہ بیان ہو چکا۔ اس مسئلہ کی مزید تفصیل کیلئے رجوع کریں: الموسوعۃ الفقہیہ ج28/88 صوم التطوع ------ الفتح الربانی ج9/280 مذاہب الائمۃ فی تبییت نیۃ الصیام من اللیل، ۱۲ منہ۔

نفلی روزہ کا دن میں افطار کرنا :-

اس پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ جس شخص کا نفلی روزہ ہو اس کے لئے جائز ہے کہ دن ہی میں اسے افطار کر لے اگرچہ اسے پورا کرنا افضل ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن آپ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں کچھ حیس (ایک کھانے کی چیز) تحفہ میں ملی ہے۔ فرمایا: مجھے دکھاؤ، میں نے تو روزہ کی حالت میں صبح کی تھی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے وہ حیس تناول فرمائی۔ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم النافلۃ بنیۃ من النھار قبل الزوال)

جو شخص نفلی روزہ دن ہی میں افطار کرے اس کے ذمہ کوئی قضاء نہیں ہے۔

تاہم اس مسئلہ میں بھی فقہاء امصار کے مابین اختلاف ہے۔ چنانچہ امام مالک اور ان کے اصحاب، امام ابو حنیفہ اور امام ابو ثور رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک جو شخص نفلی روزہ جان بوجھ کر افطار کرے تو ایسے شخص کے ذمہ قضاء لازمی ہے جب کہ امام شافعی اور ان کے اصحاب، امام احمد، امام اسحٰق بن راہو یہ کے نزدیک مستحب یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ افطار ہی نہ کرے اور اگر کر لے تو اس کے ذمہ کوئی قضاء نہیں ہے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: التمہید لابن عبد البر ج 72/12، ۱۲منہ۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نہم

ممنوع روزے

ممنوع روزوں میں سے کچھ ایسے ہیں کہ جن کا رکھنا مطلقاً حرام ہے اور کچھ ایسے ہیں جو صرف مکروہ ہیں، چنانچہ سطور ذیل میں ہم ان سب کا مجملاً جائزہ لیتے ہیں۔

وہ ایام جن کا روزہ رکھنا حرام ہے :-

وہ دن جن کا روزہ رکھنا شریعت میں حرام ہے مندرجہ ذیل ہیں۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ :-

اس پر اجماع ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا حرام ہے خواہ یہ روزہ نذر کا ہو یا نفلی یا کفارہ کا یا کوئی اور۔ (1)

اس کی تائید حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت سے ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (2)

اسی مفہوم کی ایک روایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (3)

ایام تشریق :-

ایام تشریق سے مراد عید الاضحیٰ کے بعد کے تین دن ہیں یعنی 11، 12

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور 13 ذوالحجہ۔ جمہور صحابہ کرام وائمہ عظام کے نزدیک ان تین دنوں میں بھی روزہ رکھنا حرام ہے خواہ وہ نذر کا روزہ ہو یا نفلی یا کفارہ کا یا کوئی اور۔ (4)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث عبد اللہ بن حذافۃ یطوف فی منی ان لا تصوموا ھٰذہ الایام فانھا ایام اکل وشرب وذکر اللہ عز وجل۔ (5)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن حذافہ کو بھیجا کہ منیٰ میں گھوم کر یہ اعلان کر دیں کہ ان دنوں میں (یعنی تشریق کے دنوں میں) روزہ نہ رکھو اس لئے کہ یہ کھانے پینے اور اللہ کو یاد کرنے کے دن ہیں۔

حج میں ایسے شخص کے لئے جسے قربانی کا جانور نہ ملا ہو تشریق کے دنوں میں روزہ رکھنے کے متعلق اختلاف ہے، چونکہ یہ اس مسئلہ کی تبیین کا محل نہیں اس لئے احکام کی کتب سے رجوع کریں، واللہ ولی التوفیق۔ (6)

عورت کا اپنے شوہر کے اذن کے بغیر نفلی روزہ رکھنا:-

جمہور کے نزدیک عورت کا اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا حرام ہے۔ (7)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصم المرأۃ یوماً واحداً وزوجھا شاھدٌ الا باذنہ الا رمضان۔ (8) یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر ایک دن بھی روزہ نہ رکھے سوائے رمضان کے۔

وصال کے روزے:-

وصال سے مراد یہ ہے کہ اس طرح دن رات مسلسل روزہ رکھا جائے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان میں نہ سحری کھائی جائے اور نہ افطاری کی جائے۔

اکثر ائمہ (جن میں امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ شامل ہیں) کے نزدیک وصال کے روزے رکھنا حرام ہیں۔ (9)

نبی ﷺ سے اگرچہ روزے میں وصال ثابت ہے۔ (10) لیکن اپنی امت کو آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

اس بارے میں متعدد احادیث روایت کی گئی ہیں تاہم انسبات کے خوف سے صرف ایک روایت درج کی جارہی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والوصال مرتین قیل انك تواصل قال انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی فاکلفوا من العمل ما تطیقون۔ (11)

یعنی آپ ﷺ نے فرمایا کہ روزے میں وصال سے بچو، روزے میں وصال سے بچو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ خود تو وصال فرماتے ہیں۔ فرمایا: اس بارے میں تم میری طرح نہیں ہو، میں اس طرح رات بسر کرتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے، لہٰذا تم اتنا ہی کام کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔

اس باب میں اس کے علاوہ اور احادیث بھی روایت کی گئی ہیں۔ (12)

وہ ایام جن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے :-

وہ دن جن کا روزہ رکھنا شریعت میں مکروہ قرار دیا گیا ہے مندرجہ ذیل ہیں۔

صرف جمعہ کا روزہ رکھنا :-

ہفتہ بھر میں صرف جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی شخص اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے کا بھی یا اس کے بعد کے دن کا بھی روزہ رکھے یا کوئی شخص اپنی عادت کے مطابق روزے رکھ رہا ہو اور ان میں جمعہ کا دن آجائے یا جمعہ کے دن عرفہ یا عاشوراء کا دن آجائے تو ان صورتوں میں جمعہ کے دن روزہ مکروہ نہیں ہے۔ (13)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یصو من احدکم یوم الجمعۃ الا یومًا قبلہٗ او بعدہٗ۔ (14)

یعنی میں نے آپ ﷺ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ تم میں سے کوئی جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ تم اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھو۔

صرف ہفتہ کا روزہ رکھنا :-

جمہور (جن میں امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل شامل ہیں) کے نزدیک صرف ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا بھی مکروہ ہے۔ (15)

ان حضرات کا استدلال حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت سے ہے: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصوموا یوم السبت الا فیما افترض علیکم۔ (16) یعنی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو مگر اس دن کوئی فرض روزہ آجائے۔

شک کے دن کا روزہ :-

اس دن کے روزہ سے متعلقہ مباحث باب سوم کے ذیل میں گزر چکے ہیں۔

ہمیشہ روزہ رکھنا :-

امام اسحٰق اور ایک روایت میں امام احمد بن حنبل کے نزدیک ہمیشہ روزہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھنا مطلقاً مکروہ اور امام ابن حزمؒ کے نزدیک مطلقاً حرام ہے۔ (17)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صام الدھر ضیقت علیہ جھنم وقبض کفہٗ۔ (18)

یعنی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا اس پر اس طرح جہنم تنگ کر دی گئی، یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلی کو بھینچا۔

اس کے علاوہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لا صام من صام الابد لاصام من صام الابد لا صام من صام الابد۔ (19)

یعنی جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ ہی نہیں رکھا (یعنی مطلق ثواب نہ پایا)، جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ ہی نہیں رکھا، جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ ہی نہیں رکھا۔

حواشی

(1)...... الفتح الربانی 137/10 زوائد الباب ومذاہب الائمۃ فی حکم صوم یومی العیدین۔

(2)...... صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم یوم الفطر۔

(3)...... مرجع سابق۔

(4)...... صحابہ کرام میں سے ابن عمر، ابو طلحہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم اور تابعین میں سے اسود بن یزید اور ابن سیرین رحمہما اللہ کے نزدیک ایام تشریق میں روزہ رکھنا جائز ہے اور اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ ان حضرات کو ممانعت کی احادیث نہیں ملیں۔

شافعیہ کے نزدیک ایام تشریق میں ایسا روزہ رکھا جا سکتا ہے جس کا کوئی سبب ہو جیسے نذر یا کفارہ یا قضاء کا روزہ۔ اس مسئلہ میں مزید توضیح کے لئے دیکھئے: الفتح الربانی 143/10، 144 اختلاف مذاہب فی حکم ایام التشریق ——— نیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الاوطار 4/277، 278 کتاب الصیام، تحریم صوم ایام تشریق، ۱۲ منہ۔

(5)...... مسند احمد کتاب الصیام باب النھی عن صوم ایام التشریق۔

(6)...... الفتح الربانی 10/143 ---- مرعاۃ المفاتیح 7/71، 72 کتاب الصیام باب صیام التطوع۔

(7)...... الفتح الربانی 10/163 کتاب الصیام زوائد الباب ومذاھب العلماء فی حکم صوم المراۃ تطوعاً وزوجہا حاضر بغیر اذنہ۔

(8)...... مسند احمد کتاب الصیام باب لا تصوم المراۃ تطوعاً وزوجہا حاضر بغیر اذنہ۔

(9)...... حنفیہ کے نزدیک وصال مکروہ ہے حرام نہیں، اسی طرح امام احمد، امام اسحٰق، امام ابن منذر اور ابن خزیمہ اور بعض مالکی علماء کے نزدیک بھی وصال مکروہ ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھئے: کتاب الفقہ علیٰ مذاہب الاربعہ ج 1 کتاب الصیام ۱۲ منہ۔

(10)...... صحیح بخاری کتاب الصوم باب الوصال۔

(11)...... مصدر سابق، باب التنکیل لمن اکثر الوصال۔

(12)...... صحیح بخاری کتاب الصوم میں وصال کے روزوں سے متعلقہ ابواب۔

(13)...... ظاہریہ میں سے امام ابن حزم رحمہ اللہ کے نزدیک جمعہ کے دن روزہ رکھنا صرف مکروہ نہیں بلکہ حرام ہے اور ابن حزم اور ابن منذر رحمہما اللہ نے اس کی ممانعت کے متعلق مسلک حضرت علی، حضرت ابو ہریرہ، حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے جب کہ امام شافعی، امام احمد، امام ابو یوسف اور بعض حنفیہ کے نزدیک صرف جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ ان سب کے علی الرغم امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک صرف جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ نہیں بلکہ بلا کراہت جائز ہے۔ تاہم امام مالک رحمہ اللہ کے صاحب داودی کے بیان کے مطابق امام مالک کو ممانعت کی احادیث ملی ہی نہیں اور اگر انہیں یہ روایات مل جاتیں تو وہ اپنے مسلک سے رجوع فرما لیتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مندرجہ بالا مسئلہ کی کماحقہ توضیح کے لئے ملاحظہ ہو : الفتح الربانی 150/10، 151 مذاہب الائمۃ فی حکم صیام یوم الجمعۃ مفردا، کتاب الصیام ----- مرعاۃ المفاتیح 74/7، 75 ----- نیل الاوطار 264/4، 265 ----- علماء نے صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی کراہت کے متعلق چند اسباب بھی بیان کئے ہیں جن سے آگاہی کے لئے ملاحظہ ہوں مذکورہ بالا مراجع، ۱۲منہ۔

(14)...... صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم یوم الجمعۃ فاذا اصبح صائما یوم الجمعۃ فعلیہ أن یفطر۔

(15)...... امام مالک اور بعض دوسرے ائمہ کے نزدیک صرف ہفتہ کا روزہ رکھنے میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ دیکھئے : الفتح الربانی 152/10

(16)...... مسند احمد کتاب الصیام باب النھی عن افراد یومی الجمعۃ والسبت بالصیام۔

(17)...... امام ابن حزم رحمہ اللہ کا مطاوع مسلک مالکیہ میں سے ابن العربی کا ہے۔ مزید دیکھئے : نیل الاوطار 269/4، 270 ----- مرعاۃ المفاتیح 55/7 کتاب الصوم، ۱۲منہ۔

(18)...... مسند احمد کتاب الصیام باب النھی عن صوم الأبد یعنی الدھر، اس حدیث کی اسناد جید ہیں۔ دیکھئے : الفتح الربانی 154/10

(19)...... صحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن صوم الدھر لمن تضرر بہ۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دھم

اعتکاف

معنی :-

اعتکاف کا لغوی معنی اپنے آپ کو کسی چیز سے روکے رکھنے کا ہے اور یہ ع ک ف مادہ سے ثلاثی مزید فیہ کے باب افتعال کے وزن پر ہے۔ (1)

شریعت میں اعتکاف کا معنی ''نیت کے ساتھ مسجد میں رکے رہنا'' کا ہے۔ (2)

مشروعیت :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للمساجد اوتادًا الملئکۃ جلساؤھم ان غابوا یفتقدوھم وان مرضوا عادوھم وان کانوا فی حاجۃ اعانوھم۔ (3)

یعنی آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسجدوں کے لئے کچھ کھونٹے ہیں (یعنی ایسے لوگ ہیں جو مسجدوں میں بیٹھے رہنا اور عبادت میں مشغول رہنا پسند کرتے ہیں)، ایسے لوگوں کے ساتھی کچھ فرشتے ہوتے ہیں، اگر وہ مسجد (Mosque) میں موجود نہ ہوں تو وہ (فرشتے) انہیں تلاش کرتے ہیں اور اگر بیمار ہوں تو ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر انہیں کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ اسے پورا کرنے میں ان کی مدد کرتے ہیں۔

یہ حدیث اگرچہ سند کے لحاظ سے ضعیف ہے اور اعتکاف کی فضیلت میں نبی ﷺ کی کوئی دوسری قولی حدیث بھی صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں ہے لیکن

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ آپ ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں ہر سال مسجد میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے جیسا کہ ابھی ذکر ہوگا، اس لئے اس کی مشروعیت اور استحباب واستحسان پر تقریباً تمام ائمہ کا اتفاق ہے۔ (4)

وقت :-

اعتکاف کے لئے کوئی وقت یا مدت (Period) متعین نہیں ہے۔ جس وقت اور جتنی مدت کے لئے کوئی چاہے اعتکاف کر سکتا ہے، البتہ مسنون یہ ہے کہ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کیا جائے۔ (5)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاواخر من رمضان۔ (6)

یعنی آپ ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

تقریباً اسی مفہوم کی ایک روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتیٰ توفاہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہٖ۔ (7)

یعنی آپ ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں برابر اعتکاف کرتے رہے یہاں تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو اٹھا لیا، پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج اعتکاف کرنے لگیں۔

وہ کام جو اعتکاف کے لئے ضروری ہیں :-

نیت : نیت کے ضروری ہونے میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (8)

مسجد : اعتکاف خواہ مرد کرے یا عورت، اس کا مسجد میں ہونا ضروری ہے گھر یا کسی دوسری جگہ اعتکاف نہیں ہو سکتا۔ (9)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِد۔ (10) یعنی جب تم مسجدوں میں اعتکاف کئے ہوئے ہو تو (اپنی) بیویوں سے مجامعت نہ کرو۔

اس کے علاوہ دیگر احادیث سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ ﷺ، امہات المومنین اور صحابہ کرام نے مشقت کے باوجود ہمیشہ مسجد ہی میں اعتکاف کیا اور اگر گھروں میں اعتکاف کرنا جائز ہوتا تو آپ ﷺ یا ازواج مطہرات یا صحابہ کرام بطورِ اسوہ گھروں میں ضرور اعتکاف کرتے۔ (11)

جمہور ائمہ کے نزدیک اعتکاف ہر مسجد میں ہو سکتا ہے۔ (12)

روزہ: اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے اور اگر روزہ نہ ہو تو اعتکاف نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ ﷺ سے روزہ کے بغیر اعتکاف کرنا ثابت نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ .... السنة .... ولا اعتکاف الا بصوم۔ (13)

یعنی "سنت یہ ہے کہ روزے کے بغیر اعتکاف نہیں ہے۔" دریں اثناء اللہ تعالیٰ نے بھی اعتکاف کا ذکر روزے کے ساتھ ہی کیا ہے۔ (14)

مستحباتِ اعتکاف :-

اس پر اجماع ہے کہ اعتکاف کے دوران نفل نماز، تلاوتِ کلام پاک اور اللہ کا ذکر کرنے میں مستغرق و منہمک رہنا مستحب ہے۔ (15)

وہ کام جو اعتکاف میں جائز ہیں :-

(1)۔۔۔۔ معتکف کے لئے جائز ہے کہ وہ اعتکاف کی حالت میں اپنی بیوی سے اپنا سر دھلوائے، کنگھی کروائے اور اس غرض سے اپنا سر مسجد سے باہر نکالے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے : کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یُصغی الی رأسه وھو مجاور فی المسجد فارجله وانا حائض ۔ (16)
یعنی آپ ﷺ مسجد میں اعتکاف کئے ہوتے اور اپنا سر میری طرف جھکا دیتے، میں اس میں کنگھی کردیتی اور میں حیض سے ہوتی تھی۔

(2)۔۔۔۔ معتکف کے لئے یہ جائز ہے کہ مسجد میں اپنے لئے خاص جگہ متعین کرے اور اس پر پردہ ڈال لے تاکہ اسے تنہائی اور خلوت میسر ہو بشرطیکہ اس سے مسجد میں جگہ تنگ نہ پڑ جائے اور نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے :ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکف فی قبه ترکیة علیٰ سدتها قطعة حصیر ۔ (17)
یعنی آپ ﷺ نے ایک ترکی خیمہ میں اعتکاف فرمایا جس کے دروازے پر چٹائی کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا تھا۔

(3)۔۔۔۔ علماء امصار کا اس پر اجماع ہے کہ معتکف کے لئے بول وبراز اور غسل جنابت کے لئے مسجد سے نکلنا اور اپنے گھر میں داخل ہونا جائز ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے : وکان لا یدخل البیت الا لحاجة اذا کان معتکفا ۔ (18) یعنی آپ ﷺ جب معتکف ہوتے تو بغیر کسی ضرورت (پیشاب وپاخانہ) کے گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے۔

دوسری ضروریات .... جیسے مریض کی عیادت اور جنازہ میں شرکت کے بارے میں اختلاف ہے۔ (19)

(4)۔۔۔۔ اس پر بھی اجماع ہے کہ اگر انسان ایسی مسجد میں معتکف ہو جہاں جمعہ نہ ہوتا ہو تو جمعہ میں شرکت کے لئے اسے مسجد سے نکلنا ضروری ہے۔ البتہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ آیا اس کا اعتکاف باقی رہے گا یا ختم ہو جائے گا۔ (20)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کام جو اعتکاف میں ممنوع ہیں :-

(1)۔۔۔۔ معتکف کیلئے حالت اعتکاف اپنی بیوی سے مباشرت کرنا ناجائز ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِد۔ (21) یعنی جب تم مسجدوں میں اعتکاف کئے ہوئے ہو تو (اپنی) بیویوں سے مجامعت نہ کرو۔

(2)۔۔۔۔ اس پر بھی اجماع ہے کہ معتکف تجارت یا کوئی بھی دوسرا کاروبار نہیں کر سکتا۔ (22)

اعتکاف کی قضاء :-

اس بارے میں اختلاف ہے کہ اگر معتکف اپنا اعتکاف پورا کئے بغیر درمیان ہی میں چھوڑ دے تو کیا بعد میں اس کے ذمہ اس کی قضاء ضروری ہے یا نہیں؟ (23)

عورتوں کا اعتکاف :-

(1)۔۔۔۔ اگر عورت اعتکاف کرنا چاہے تو اس کے لئے اپنے شوہر سے اجازت لینا ضروری ہے، اگر عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف کرے گی تو اسے (شوہر کو) روکنے کا اختیار ہے۔ (24)

(2)۔۔۔۔ عورت حیض کی حالت میں اعتکاف نہیں کر سکتی لیکن استحاضہ کی حالت میں اعتکاف کر سکتی ہے۔ (25)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے : اعتكفت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة من ازواجه مستحاضة فكانت ترى الحمرة والصفرة فربما وضعنا الطست تحتها وهي تصلي۔ (26)

یعنی آپ ﷺ کے ساتھ ایک بی بی (27) نے اعتکاف کیا اور وہ استحاضہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مبتلا تھیں، ہمیشہ سرخی اور زردی دیکھتی رہتیں اور بعض اوقات ہم ان کے نماز پڑھنے کے دوران ان کے نیچے لگن رکھ دیتے۔

قیام رمضان :-

جیسا کہ صفحات گزشتہ میں تصریح ہو چکی ہے کہ رمضان المبارک میں قیام کرنا مشروع ہے اور اس کے عامل کے متعلق آپ ﷺ کی یہ بشارت بھی ہے کہ اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے گئے۔

اس کے بعد واضح ہو کہ اصل مقصود قیامِ رمضان ہے نہ کہ تعدادِ رکعات، یہی وجہ ہے کہ جو شخص رکوع و سجود، قومہ و جلسہ اور قرأتِ قرآن میں تحسین و ترتیب اور تجوید کا التزام کرتا ہے اصل ثواب اسی کے لئے ہے اور جس کے قیام رمضان میں یہ صفات ندارد (Disappear) ہوں تو وہ چاہے آٹھ رکعات پڑھے یا بیس، اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ اصل مقصود نماز کی روح کا سنت نبوی سے مطابقت کرنا ہے اور اگر وہی نہیں جیسا کہ آج کل ہماری تراویح میں ہوتا ہے تو ایسی نماز کا کیا فائدہ؟

بناء بریں علماء حق کا یہ ہمیشہ سے وتیرہ رہا ہے کہ انہوں نے اس قسم کے مباحث میں پڑنے کی بجائے کہ تراویح آٹھ ہیں یا بیس اس کی اصل کی کماحقہ ادائیگی پر زور دیا ہے۔

شبینہ :-

منجملہ ان مسائل کے عصر حاضر میں ایک اور بدعت شنیعہ وجود میں آئی ہے جس کو شبینہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور اس میں حفاظ کرام ناواقفیت کی وجہ سے قرآنِ حکیم کی ایسے انداز میں تحقیر کرتے ہیں کہ الامان الحفیظ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا قرأتِ قرآن کے متعلق اُسوہ کتب احادیث میں موجود ہے جس سے واضح طور پر یہ تصریح ہوتی ہے کہ آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب کس قدر آرام وسکون سے قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے تھے۔

"شبینہ" کے متعلق مولانا خالد سیف اللہ رحمانی (فاضل دیوبند، صدر مدرس دارالعلوم سبیل السلام، حیدر آباد دکن) رقم طراز ہیں: "ان قباحتوں میں ایک بڑی قبیح رسم شبینہ کی ہے، بعض حضرات کا خیال ہے کہ سہ شنبی شبینہ میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ جس میں کم از کم تین دنوں میں ختم قرآن کا حکم ہے، مگر یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ حدیث میں یہ حکم ان لوگوں کے بارے میں ہے جو انفرادی طور پر قرآن پاک کی تلاوت کریں۔ اگر جماعت کے ساتھ اس طرح اور اس مقدار میں قرآن پڑھنے کی اجازت ہوتی تو ضروری تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے استحباب یا جواز بتانے کے لئے ایسا شبینہ پڑھا ہوتا، واللہ اعلم۔" (28)

حواشی

(1)...... دیکھئے مختلف کتب لغت بذیل مادہ ع ک ف۔

(2)...... دیکھئے الفتح الربانی 238/10 ----- التمہید لابن عبد البر 325/8 ----- اوجز المسالک از مولانا زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ 5/195 کتاب الاعتکاف ----- مرعاۃ المفاتیح 142/7 باب الاعتکاف

(3)...... مسند احمد کتاب الصیام باب فضل الاعتکاف وبیان زمانہ ومکانہ۔

(4)...... فقہ السنہ از محمد عاصم الحداد رحمہ اللہ 216/2

(5)...... معلوم رہے کہ معتکَف (جہاں اعتکاف کیا جاتا ہے، کاف کی نصب کے ساتھ) میں داخل ہونے کے وقت میں ائمہ کے مابین اختلاف ہے۔ چنانچہ امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوزاعی، امام سفیان ثوری، امام لیث بن سعد اور امام زفر کے نزدیک معتکف میں داخل ہونے کا وقت 20 رمضان کی فجر کے طلوع سے پہلے کا ہے جب کہ ائمہ اربعہ (امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم) کے نزدیک یہ وقت غروبِ آفتاب سے پہلے کا ہے۔ مزید دیکھئے الفتح الربانی 245/10 ----- التمہید لابن عبدالبر 196/11 ----- وہی کتاب 23/55، 56 ۱۲ منہ۔

(6)...... صحیح مسلم کتاب الاعتکاف۔

(7)...... صحیح بخاری باب الاعتکاف فی العشر الاواخر۔

(8)...... بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد 315/1، کتاب الاعتکاف۔

(9)...... یہ امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہم اور جمہور کا مذہب ہے جب کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اعتکاف کیلئے مسجد کی شرط صرف مرد کیلئے ہے عورت اپنے گھر ہی میں اعتکاف کرے کیونکہ وہی اس کی نماز کی جگہ ہے۔ مزید دیکھئے الفتح الربانی 241/10، 242 ----- التمہید لابن عبدالبر 195/11 ۱۲ منہ۔

(10)...... سورۃ البقرہ آیت 187

(11)...... الفتح الربانی 241/10 ----- المغنی لابن قدامہ، کتاب الاعتکاف فصل .... وللمراۃ ان تعتکف فی کل مسجد۔

(12)...... یہ امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کا مذہب ہے جب کہ امام ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ کے نزدیک اعتکاف صرف اس مسجد میں ہو سکتا ہے جس میں تمام نمازیں (فرائض و سنن) پڑھی جاتی ہوں۔ دیکھئے الفتح الربانی 242/10

(13)...... سنن ابی داؤد کتاب الصیام باب المعتکف یعود المریض۔

(14)...... یہ مذہب ہے حضرت ابنِ عباس و ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ائمہ میں سے امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام اوزاعی اور امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہم کا جب کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، امام حسن بصری، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک اعتکاف کیلئے روزہ شرط نہیں ہے، ان کے دلائل سے آگاہی کیلئے دیکھئے الفتح الربانی 253/10 اختلاف المذاہب فی اشتراط الصوم لصحۃ الاعتکاف ----- التمہید لابن عبدالبر 199/11، 200 ۱۲ منہ۔

(15) ..... امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک اعتکاف کے دوران حدیث و فقہ کی کتب پڑھنا مستحب ہے جب کہ امام مالک اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک حدیث و فقہ کی کتابوں کے پڑھنے میں مشغولیت مستحب نہیں ہے کیونکہ اعتکاف کا مقصد اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا اور لو لگائے رکھنا ہے، لہٰذا ہر وہ چیز جس سے اس میں کمی آجائے مستحب نہیں ہے۔ دیکھئے الفتح الربانی 254/10، 255 ۱۲ منہ۔

(16) ..... صحیح بخاری ابواب الاعتکاف باب الحائض ترجل المعتکف۔

(17) ..... سنن ابن ماجہ ابواب ما جاء فی الصیام باب الاعتکاف فی خیمۃ فی المساجد

(18) ..... صحیح بخاری ابواب الاعتکاف باب المعتکف لا یدخل البیت الا لحاجۃ۔

(19) ..... امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام عطاء اور امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک مریض کی عیادت اور جنازہ میں شرکت کی غرض سے معتکف مسجد سے نہیں نکل سکتا جب کہ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل، امام سفیان ثوری اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک اگر معتکف شروع ہی میں یہ شرط عائد کرے کہ وہ ان معاملات میں معتکف سے نکلے گا پھر تو جائز ہے اور اگر نہ کرے تو پھر مباح نہیں ہے۔ مزید دیکھئے الفتح الربانی 252/10 ----- تیسیر الباری از علامہ وحید الزماں 342/2 ۱۲ منہ۔

(20) ..... امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک اس کا اعتکاف باقی رہے گا اور باطل نہیں ہوگا۔ دیکھئے الفتح الربانی 252/10 ----- اوجز المسالک 202/5 کتاب الاعتکاف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(21)...... سورۃ البقرہ آیت 187

(22)...... الفتح الربانی 255/10

(23)...... امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کے نزدیک اعتکاف کی قضاء واجب ہے جب کہ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ کے نزدیک اعتکاف کی قضاء واجب نہیں ہے۔ مزید دیکھئے الفتح الربانی 246/10----- مرعاۃ المفاتیح 156/7

(24)...... امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شوہر ایک مرتبہ اجازت دے کر اجازت واپس نہیں لے سکتا۔ دیکھئے الفتح الربانی 10/ 258 کتاب الصیام، مذاہب العلماء فی مشروعیۃ الاعتکاف النساء وآدابہ وجوازہ للمستحاضۃ۔

(25)...... مصدر سابق۔

(26)...... صحیح بخاری ابواب الاعتکاف باب اعتکاف المستحاضۃ۔

(27)...... اس بارے میں علماء نے اختلاف کیا ہے کہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے یہ کون تھیں؟ بعض نے کہا کہ زینب بنت جحش اور بعض نے کہا سودہ بنت زمعہ اور بعض نے کہا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہن۔ آخری قول زیادہ صحیح ہے، ان کا نام سعید بن منصور نے اپنی روایت میں ذکر کیا ہے۔ دیکھئے الفتح الربانی 10/ 257 کتاب الصیام، اختلاف العلماء فی تعیین من اعتکف من ازواج النبی ﷺ مستحاضۃ، ۱۲ منہ۔

(28)...... جدید فقہی مسائل از مولانا خالد سیف اللہ رحمانی ص 108 ناشر حرا پبلی کیشنز لاہور، طبع اول اکتوبر 1989ء

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابیات

کتابیات کی تحریر سے ایسے مصادر و مراجع کا اظہار مقصود ہوتا ہے کہ جن سے نہ صرف اس کتاب کے ہوامش (Sources) میں مدد لی گئی ہو بلکہ موضوع سے متعلقہ موزوں مباحث بھی بآسانی مل سکیں۔ چنانچہ سطورِ ذیل میں ان کتب کی نشاندہی کی گئی ہے کہ جن سے اس کتاب کی تالیف میں استفادہ کیا گیا ہے۔

تفاسیر قرآنِ حکیم

(1) احکام القرآن
مصنف : قاضی ابوبکر جصاص
ناشر : سہیل اکیڈمی لاہور

(2) احکام القرآن
مصنف : مولانا ظفر احمد عثمانی
ناشر : ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی

(3) اصدق البیان
مصنف : مولانا محمد صادق خلیل
ناشر : صادق خلیل اسلامک لائبریری فیصل آباد، طبع اول

(4) تدبر قرآن
مصنف : مولانا امین احسن اصلاحی
ناشر : مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور، طبع سوم

(5) تفسیر القرآن العظیم
مصنف : علامہ ابن کثیر دمشقی
ناشر : نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی (مترجم)

(6) تفسیر ماجدی
مصنف : مولانا عبدالماجد دریابادی
ناشر : تاج کمپنی لمیٹڈ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(7) تفہیم القرآن — مصنف : سید ابو الاعلیٰ مودودی
ناشر : مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور، پندرھواں ایڈیشن

(8) فی ظلال القرآن — مصنف : سید قطب شہید
ناشر : ادارہ منشوراتِ اسلامی لاہور، اشاعت سوم

(9) معارف القرآن — مصنف : مفتی محمد شفیع صاحبؒ
ناشر : ادارۃ المعارف کراچی، طبع مارچ 1998ء

کتبِ احادیث

صحاح ستہ کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا :

(1) التمہید لما فی الموطا من المعانی والاسانید — مصنف : علامہ ابن عبد البر قرطبی
ناشر : المکتبۃ الاثریہ شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ

(2) الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی — مصنف : احمد عبد الرحمٰن البناء
ناشر : دار الشہاب قاہرہ

(3) المسویٰ من احادیث الموطا — مصنف : شاہ ولی اللہ دہلویؒ
ناشر : المطبعۃ السّلفیہ، مکہ مکرمہ، حجاز

(4) اوجز المسالک الی موطا مالک — مصنف : مولانا محمد زکریا کاندہلویؒ
ناشر : ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان

(5) بلوغ المرام — مصنف : علامہ ابن حجر عسقلانیؒ
ناشر فاروقی کتب خانہ ملتان

(6) ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین — مصنف : امام محی الدین ابی زکریا یحیٰی بن شرف النوویؒ
ناشر : مکتبہ انس بن مالک، مکہ مکرمہ، حجاز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(7) صحیح ابن خزیمہ — مصنف : امام محمد بن اسحٰق بن خزیمہؒ
ناشر : المکتب الاسلامی بیروت

(8) عون المعبود لحل مشکلات سنن ابی داوٗد — مصنف : مولانا شمس الحق عظیم آبادی
ناشر : فاروقی کتب خانہ ملتان

(9) مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح — مصنف : شیخ عبید اللہ رحمانی
ناشر : مکتبہ الرحمٰن السّلفیہ سرگودھا

(10) مظاہر حق شرح مشکوٰۃ — مصنف : علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلویؒ
ناشر : دار الاشاعت کراچی

(11) موطا امام مالک — مصنف : امام مالکؒ
ناشر : اسلامی اکادمی لاہور

(12) نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار — مصنف : امام محمد بن علی بن محمد الشوکانیؒ
ناشر : انصار السنۃ المحمدیہ لاہور

کتب فقہ

(1) آسان فقہ — مصنف : محمد یوسف اصلاحی
ناشر : اسلامک پبلی کیشنز لاہور، اشاعت جون 1993ء

(2) المحلی بالآثار — مصنف : امام ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی
ناشر : دار الکتب العلمیہ بیروت

(3) المغنی — مصنف : امام محمد بن قدامہ حنبلی
ناشر : دار عالم الکتب الریاض

(4) الموسوعۃ الفقہیہ — اصدار : وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیہ
الکویت الطبعۃ الاولیٰ 1993ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(5) بداية المجتهد ونهاية المقتصد — مصنف: ابن رشد قرطبی

(6) جدید فقہی مسائل — مصنف: مولانا خالد سیف اللہ رحمانی
ناشر: حرا پبلی کیشنز لاہور

(7) فقہ السنۃ — مصنف: محمد عاصم الحداد
ناشر: ادارہ معارف اسلامی لاہور، طبع چہارم

(8) فقہ النساء — مصنفہ: محمد عطیہ خمیس
ناشر: ادارہ معارف اسلامی لاہور طبع پنجم

(9) کتاب الفقہ علیٰ مذاہب الاربعہ — مصنف: عبد الرحمٰن جزیری
طبع مصر

کتب اسرار الشریعۃ

(1) احیاء علوم الدین — مصنف: امام غزالی رحمہ اللہ
ناشر: دار الاشاعت کراچی

(2) حجۃ اللہ البالغۃ — مصنف: شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ محدث دہلوی
ناشر: مکتبہ رحمانیہ لاہور

(3) کشف المحجوب — مصنف: سید علی ہجویری رحمہ اللہ
ناشر: اسلامک پبلی کیشنز لاہور

کتب لغات

(1) القاموس الاصطلاحی — مصنف: مولانا وحید الزماں کیرانوی
ناشر: دار الاشاعت کراچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(2) القاموس الجدید	مصنف : مولانا وحید الزمان قاسمی کیرانوی ناشر : ادارہ اسلامیات لاہور
(3) القاموس الفرید	مصنف : مولانا وحید الزماں کیرانوی ناشر : صابری دار الکتب لاہور
(4) المعجم	مصنف : مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی ناشر : دار الاشاعت کراچی
(5) المفردات فی غریب القرآن	مصنف : امام راغب اصفہانی ناشر : نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی
(6) المنجد	مصنف : لویس معلوف ناشر : دار الاشاعت کراچی
(7) بیان اللسان	مصنف : قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی ناشر : دار الاشاعت کراچی
(8) قاموس القرآن	مصنف : قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی ناشر : دار الاشاعت کراچی
(9) لسان القرآن	مصنف : مولانا محمد حنیف ندوی ناشر : ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور
(10) لغات الحدیث	مصنف : علامہ وحید الزماں ناشر : میر محمد کتب خانہ کراچی
(11) لغات القرآن	مصنف : مولانا عبد الرشید نعمانی ناشر : عمر فاروق اکیڈمی لاہور
(12) لغات القرآن	مصنف : تاج محمد دہلوی ناشر : مکتبہ خیر کثیر کراچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متفرق کتب

(1) اردو دائرہ معارف اسلامیہ زیر اہتمام: دانش گاہِ پنجاب لاہور

(2) تزکیۂ نفس — مصنف: مولانا امین احسن اصلاحی
ناشر: ملک سنز کارخانہ بازار فیصل آباد

(3) تلبیس ابلیس — مصنف: علامہ ابن جوزیؒ
ناشر: میر محمد کتب خانہ کراچی

(4) خطبات — مصنف: مولانا ابو الاعلیٰ مودودی
ناشر: اسلامک پبلی کیشنز لاہور، چالیسواں ایڈیشن

(5) روزہ — مصنف: افرائیم اختر میتھیو
مقام اشاعت: 127/B مری روڈ راولپنڈی

(6) مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ — مصنف: چودھری غلام رسول
ناشر: علمی کتاب خانہ لاہور

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اسی مصنف کے قلم سے دیگر کتب
جو بحمد اللہ مطبوع ہیں

(1)...... گلدستۂ حدیث

(2)...... مجموعہ احادیث نبویہ

(3)...... اسلام اور سودی نظام

(4)...... نماز کی بعض اہم کوتاہیاں

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔۔ لاہور
نمبر 14295

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یا حیّ — یا قیوم

تالیف و تراجم
غلام احمد حریری (مرحوم) ایم اے
صدر شعبہ اسلامیات زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

عربی مصنفین ، مصر ، شام ، لبنان

علمی و تحقیقی تالیفات

یہ کتابیں گورنمنٹ پاکستان سے باضابطہ رجسٹرڈ شدہ ہیں:

علوم القرآن — ترجمہ: غلام احمد حریری ایم اے
رسول کا صحیح مقام — ترجمہ: غلام احمد حریری ایم اے
علوم الحدیث — ترجمہ: غلام احمد حریری ایم اے
تاریخ التفسیر و مفسرین — تالیف: غلام احمد حریری ایم اے

تزکیہ نفس — تصنیف: مولانا امین احسن اصلاحی
اسلامی مذاہب — ترجمہ: غلام احمد حریری ایم اے
حیات امام احمد بن حنبل — ترجمہ: غلام احمد حریری ایم اے
حیات امام ابو حنیفہ — ترجمہ: غلام احمد حریری ایم اے

گلشن بنگلہ
سیرت
عربی بول چال — تصنیف: مولانا سجاد مرحوم
ہادی کونین

مکتبۃ کشمیر

جنیوٹ بازار ۔ فیصل آباد ۔ پاکستان ، ٹیلیفون ۔ ۶۴۰۳۲۰